اعلحضرت بندگان عالی سلطان دکن مدظلہ العالی

مجموعۂ سپاسنامجات و ارشادات خسروی

بتقریب جشن سیمین ہمایونی

بماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ م فروردی سنہ ۱۳۴۵ف م فبروری سنہ ۱۹۳۶ء

مرتبہ دفتر معتمد باب حکومت سرکار عالی

مطبوعۂ دار الطبع سرکار عالی

فهرست مضامین مجموعه سپاسنامجات پیش شده
بتقریب جشن سیمین مبارك مع ارشادات خسروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش نامہ

اعلیحضرت فخر سلطنت مصلح حکومت محب ملت مطلوب رعیت بندگان عالی میر عثمان علیخان بہادر سلطان العلوم شمس الملۃ والدین سلطان دکن و برار۔ مدظلہم العالی کی سریر آرائی سلطنت پر (۲۵) سال کا عرصہ بخیر و عافیت مکمل ہونے کی وجہ جشن سیمین جوبلی مبارک ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ میں پائے تخت اور جملہ ممالک محروسہ میں جوش و عقیدت کے ساتھ منایا گیا اور وہ ایک مہتم بالشان اور نہ فراموش ہونے والا تاریخی واقعہ ہے۔

یکم ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ بذریعہ جریدۂ غیر معمولی زندہ جاوید پیام میمنت فرجام جان نثار وفاشعار باشندگان مملکت و رعایائے سلطنت شائع ہوا جو اعلحضرت بندگانعالی کی کسر نفسی۔عظمت۔ہمت اور خلق اللہ کی محبت کے جذبات کا پورا حامل اور خصوصیات ذات شاہانہ کا سچا آئینہ ہے۔

اسی تاریخ عامہ رعایا کی جانب سے سپاسنامہ گزرانا گیا جو رعایا کے جذبات وفاداری و محبت اور (۲۵) سالہ عہد میمنت مہد کی ترقیوں کا عکس ہے۔

گھر بار جواب ایڈریس کلام الملک ملک الکلام کا مصداق ہے - مابعد کی تاریخوں میں مختلف طبقات رعایا نے اپنے اپنے جذبات عقیدت واخلاص و ترقیات سلطنت کے لحاظ سے سپاس نامے گزرانے اور اُن کے جواب میں بھی ارشادات گھر بار فرمائے گئے حضرت بندگانعالی مدظله العالی کے یہ تمام ارشادات فصاحت انتساب تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور مقبول خاص و عام ہر پست و بلند ہو گئے ہیں -

ان مایۂ روزگار جواہر پاروں کو مع سپاس ناموں صفحات تاریخ پر محفوظ رکھنے کے مد نظر اجلاس باب حکومت سے یہ طے پایا کہ ان کو معتمدی باب حکومت سے طبع کرا دیا جائے - اور پیشگاہ ملازمان خسروی سے بکمال عطوفت اس کی منظوری بھی شرف نفاذ پائی ہے - جس کی تعمیل میں اس مجموعہ کی طباعت کا انتظام کیا گیا -

حضرت بندگانعالی مدظلہم العالی کے منشاء مبارک کے مد نظر باب حکومت نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سپاس ناموں کی مندرجہ استدعاؤں اور اُن کے متعلقہ ارشادات خسروی کی نسبت خاص طور پر عملی کارروائی عمل میں لائی جائے حسبہ سررشتہ جات متعلقہ اس بارے میں حسب مناسب کارروائی کرینگے اور بالآخر وہ بجائے خود جشن سیمین جوبلی مبارک کی بہترین اور پائندہ یادگار ہو گی -

خواجہ معین الدین انصاری

معتمد صدر اعظم بہادر و باب حکومت

ترجمہ

نقول تار

نئی دہلی ۱۲ - فبروری سنہ ۱۹۳۷ ع

ہز اگزالٹڈ ہائینس دی نظام آف حیدرآباد اینڈ برار حیدرآباد دکن

مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ہز مجسٹی کنگ ایمپرر کا حسب ذیل پیام آپ کو پہونچاؤں آغاز "یور اگزالٹڈ ہائینس کی سلور جوبلی کی تقریب کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ کی دور حکومت کے پچیس سال کی تکمیل پر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور آپ کی ذات اور آپ کی ریاست کی آئندہ بہبودی اور شادمانی کا مخلصانہ خواہشمند ہوں" ختم

وائسراے

حیدرآباد مورخہ ۱۳- فبروری سنہ ۱۹۳۷ء

ہزاکسلنسی وائسرائے - وائسرے ہوس - نئی دہلی

یورا کسلنسی کا ممنون ہوں گا جو آپ ہزمجسٹی کنگ ایمپرر کے میری سلور جوبلی کے موقعہ پر مخلصانہ پیام کی نسبت جس سے میری عزت افزائی فرمائی ہے میرا التعظیمانہ اعتراف پہونچادیں۔

نظام

نئی دہلی ۱۲- فبروری سنہ ۱۹۳۷ء

ہزاگزالٹڈ ہائینس دی نظام آف حیدرآباد اینڈ برار

یوراگزالٹڈ ہائینس کی دورحکومت کے پچیس سال پورے ہونے کی تقریب میں میری نہایت مخلصانہ تبریک اور آپ کی ذات اور آپ کے خاندان اور آپ کی ریاست کی مسرتوں کے لئے میری بہترین خیرطلبی کو قبول فرمائے۔

وائسرائے

حیدرآباد ۱۳- فبروری سنہ ۱۹۳۷ء

ہزاکسلنسی وائسرائے - وائسرائے ہوس - نئی دہلی

یورا کسلنسی کے میری سلور جوبلی کے موقعہ پر مبارکباد کے عنایت تار کیلئے بہت ممنون ہوں اور جن نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے اُن کی بہت قدر کرتا ہوں۔

نظام

لندن (۴۰۹) مورخہ ۱۲- فبروری سنہ ۱۹۳۷ ع

ہزاگزالٹڈ ہائینس دی نظام آف حیدرآباد حیدرآباد دکن

یوراگزالٹڈ ہائینس کی سلور جوبلی پر دلی مبارکباد اور آئندہ کے لئے خیر طلبی ۔

زٹلنڈ

حیدرآباد دکن مورخہ ۱۳- فبروری سنہ ۱۹۳۷ ع

دی رائٹ آنریبل لارڈ زٹلنڈ سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا

میری سلور جوبلی کے موقعہ پر آپ کی عنایت آمیز تبریک اور خیر طلبی کا ممنون ہوں ۔

نظام



نقول ٹیلیگرام

COPIES OF TELEGRAMS.

New Delhi dated 12th February 1937.

To

His Exalted Highness the Nizam's of
Hyderabad and Berar, Hyderabad Deccan.

I am commanded to transmit to Your Exalted Highness the following message from His Imperial Majesty the King Emperor, begins "I welcome the occasion of the celebration of Your Exalted Highness' Silver Jubilee to convey my congratulations on the completion of 25 years of your rule and my sincere wishes for the future happiness and well-being of yourself and your State George RI" ends.

Viceroy.

Hyderabad 13th February 1937.

To

His Excellency Viceroy,
Viceroy's House,
New Delhi.

I should be grateful if Your Excellency will kindly convey my respectful acknowledgment to His Imperial Majesty for his gracious message on the occasion of my Silver Jubilee with which he has honoured me.

Nizam.

New Delhi dated 13th February 1937.

His Exalted Highness the Nizam of
Hyderabad and Berar, Hyderabad Deccan.

Please accept my very sincere congratulations on the completion of 25 years of Your Exalted Highness' rule and my best wishes for the future happiness and prosperity of yourself your family and your State.

Viceroy.

Hyderabad dated 13th February 1937.

To

His Excellency Viceroy,
Viceroy's House,
New Delhi.

I am very grateful for Your Excellency's kind telegram of congratulations and good wishes on my Silver Jubilee which I greatly appreciate.

Nizam.

London 409 dated 12th February 1937.

H.E.H. the Nizam of Hyderabad,
Hyderabad Deccan.

Hearty congratulations on Your Exalted Highness' Silver Jubilee and best wishes for the future.

Zetland.

Hyderabad Deccan dated 13th February 1937.

The Right Honourable Lord Zetland,
Secretary of State for India,
London.

Grateful for kind congratulations and good wishes on the occasion of my Silver Jubilee.

Nizam.

پیام

منجانب آصفجاہ سابع ساعی خدمت خلق اللہ بنام باشندگان وخیر طلبان سلطنت آصفیہ

آج کا دن مین اپنے حق میں مبارک و مسعود خیال کرتا ہوں کہ الحمد للہ والمنہ ازروئے سنہ ۱۸۸۶ ع مین اپنی عمر کے (۵۰) منازل طے کر چکا ہوں جس میں سے کامل (۲۵) سال میرے دور حکومت کے مہتم بالشان واقع ہوئے ہیں اور اس عرض مدت میں۔ مین نے اپنے فرائض منصبی کو جو کہ ایک والئی ملک سے تعلق رکھتے ہیں اپنی بساط کے موافق انجام دیا ہے۔ چنانچہ جو مسرت و بہجت اس سلسلہ میں ہرطرف دکھائی دے رہی ہے یہ خاص اُسی کا سبب ہے۔ دوسری طرف میری عزیز رعایا، برایا نے اس خاص مدت میں جو غیر متزلزل طریقہ پر بہی خواہی وخیر سگالی کا ثبوت دیا ہے وہ بلا شک آپ اپنی نظیر ہے جس کو نہ میں صرف قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں بلکہ تمام عمر فراموش نہیں کرسکتا۔ اللھم زد فزد۔

الحاصل درگاہ مجیب الدعوات سے ملتجی ہوں کہ وہ جب تک اس بار گراں کو میرے کمزور دوش پر رکھنا پسند کرے گا تو اُسکے ساتھ ہی مجھکو اُسکا متحمل بنانے میں فراخدلی سے کام بھی لیتا رہیگا تاکہ مین مخلوق خدا کی خدمت کماحقہ ادا کرکے اپنے بعد اپنے ملک وخاندان کیلئے ایسی یادگار چھوڑ جاؤں

جوکہ میرے آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے باعث صد فخرو نازش و قابل تقلید بن سکے۔

زیادہ ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والسلام علیکم بالمجد والتکریم۔

شرحد ستخط مبارك اعلحضرت بندگا نعالی متعالی مد ظلہم العالی

یکم ذیحجة الحرام سنه ۱۳۵۵ھ



سپاسنامہ عامہ رعایا

جس کو ہزاکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر نے

جوبلی ہال باغ عامہ میں

بتاریخ یکم ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ پیش کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بشرف عرض معدن عدل واحسان مخزن بذل وعطا، رونق عزو وقار کشور آرائی حضور پرنور عالم پناہ مظہر شان خدا ظل اللہ - رستم دوراں، ارسطو زمان سپہ سالار ہزاگزالٹیڈ ہائینس آصفجاہ مظفرالملک والممالک نظام الملک نظام الدولہ میر عثمان علی خان بہادر فتح جنگ سلطان العلوم سلطان دکن و برار دام اقبالہم وضاعف اجلالہم -

خدائے برتر ولایزال کے نام پاک سے اس معروضہ کا آغاز اور حضرت ظل اللہ کے کلام ملوکانہ کو زیبندۂ ناصیہ کرتے ہوئے-

اے خوشا دور حکومت کہ تو داری امروز　　بست وہم پنج شد از رحمت باری امروز

جوش عشرت چہ بگوئیم بہ ہر چہرہ شد است　　مستی و سرخوشی وعیش کہ طاری امروز

باوفور طرب از جامۂ خود بیرون است　　لالہ و نرگس وہم فصل بہاری امروز

ہم فدویان عقیدت سرشت و ارادت مندان اخلاص نہاد بصد ادب و احترام پیشگاہ والاصفات حضرت بندگانعالی مد ظلہ العالی میں اس مسرت بار و طرب انگیز

موقع پر جب کہ حضرت جہاں پناہ کے عہد حکومت کے پچیس سال بفضلہ تعالی بخیر و خوبی تکمیل پانے کی بناء پر جو دراصل اعلحضرت کے دور حکومت کے عہد شباب کا آغاز ہے، جشن سیمین کی بہار آرائی و زمزمہ پردازی جاں بخش اور روح پرور ہو گئی ہے - حضرت بندگان عالی مدظلہ العالی کی ایک کروڑ بیالیس لاکھ وفا شعار - اطاعت گزار جان نثار - خیر اندیش رعایاء کی جانب سے جس میں جملہ مذاہب - جملہ ملل - جملہ اقوام بلالحاظ طبقات و درجات ایک دل - ایک زبان - ایک خیال ہیں - عقیدت مندانہ و مخلصانہ عرض تہنیت و تبریک کی سعادت حاصل کرتے ہیں -

جہاں پناہ

باشندگان دکن کی سرشت میں تخت شاہی کے ساتھ غیر منفک ارادت عقیدت - محبت - وفاداری شامل ہے - اور ان ہی جذبات لطیفہ کا اقتضاء ہے کہ شاہ و رعیت میں کوئی مغائرت و علحدگی نہیں ہے - رعیت اپنے بادشاہ پر پروانہ وار فدا اور بادشاہ کی راحت و مسرت کو اپنی راحت و مسرت - تکلیف و رنج کو اپنی تکلیف و رنج سمجھتی ہے - مملکت آصفیہ میں دو صدیوں سے ان خصوصیات و روایات کی ایک کے بعد دوسری نسل حامل چلی آرہی ہے اور جن کی تفصیلات ملازمان سلطانی پر بہ نفس نفیس روشن ہیں -

اللہ تعالی جل شانہ کے فضل و کرم اور مشیت سے حضرت مغفرت مآب آصفجاہ اول طاب ثراہ نے دکن میں تخت آصفی کی بنیاد - رعایا کے ساتھ شفقت - محبت - بے تعصبی اور رعایا کے ہی فائدہ کے لئے حکومت کے زرین اصول پر

قائم فرمائی اور دو صد سالہ عہد آصفیہ میں ہمیشہ استواری کے ساتھ ان ہی اصول پر فرمان فرمائی کا سلسلۃ الذہب قائم ہے کہ:—

جتنی یاں قومیں ہیں سب رکھتی ہیں باہم میل جول
بے تعصب بے تکلف بے تصنع بے ریا

ایک کے تہوار میں بے عذر ہیں سارے شریک
ایک کی تقریب میں ہمدم ہیں سب اور ہم نوا

دولت عالی نے حق سب کو برابر ہیں دیئے
ایک پر ترجیح کچھ رکھتا نہیں یاں دوسرا

پارسی ہندو مسلماں یا مسیحی کوئی ہو
ہے دکن کو ہر کوئی اپنی ولایت جانتا

حضرت بندگانعالی مد ظلہ العالی کی سریر آرائی کے جشن سیمین نے رعایا کے قلوب میں خوشی و مسرت کی مقناطیسی لہریں ذات شاہانہ کے ساتھ موجزن کردی ہیں رعایا کی مسرت و بہجت میں صد گونہ اضافہ اس وجہ سے ہوگیا ہے کہ حضرت بندگانعالی نے بکمال شفقت ملوکانہ رعایا کو جشن منانے اور اپنی بارگاہ رفعت پناہ میں نمائندگان رعایا کو شرف حضوری و عزت عرض تہنیت و تبریک و پیشکشی سپاس نامہ سے ممتاز فرمایا ہے۔ انعقاد جشن ہمایون میں اللہ تعالی کا فضل و کرم بھی اس طرح شامل حال ہوگیا ہے کہ ممالک محروسہ کے اکثر اضلاع میں قحط کا جو مہیب خطرہ پیدا ہوگیا تھا وہ حالیہ بارش سے رفع ہوگیا۔

جہاں پناہ

دور حکمرانی سرکار کے پچیس سال کامل عافیت کے ساتھ گزر چکے ہیں - پچیس سالہ دور اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے جو خوش اقبال فرمانرواؤں کو حاصل ہوتا ہے - عقیدت شعار رعایا اس امر کا مسرت سے اعتراف کرسکتی ہے کہ حضرت بندگانعالی کی ہمہ تن توجہ عالی اس امر کی طرف مرکوز رہی کہ شاہ و رعایا کے تعلقات کے بُعد اور مغائرت کو کم کردیا جائے اور جس قدر بھی ممکن ہو رعیت کا اتصال آستان شاہی سے قریب تر کیا جائے -

ہمارے لئے یہ امر بھی باقبال سرکار باعث نازش و ابتہاج ہے کہ جس وقت سرکار سریر آرائے سلطنت ہوئے تو دنیا میں اعلیحضرت ہز ہائینس دی نظام آف حیدرآباد بالقابہم سے ملقب تھے اور اب حضرت بندگان عالی ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام آف حیدرآباد و برار اور شہزادہ ولیعہد سلطنت ہز ہائینس پرنس آف برار سے ملقب ہیں اور شہزادگان بلند اقبال جنرل ہز ہائینس والاشان اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار اور آنریری جنرل والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر بفضل خدا جل شانہ تعلیم و تجربہ عملی نظم و نسق سلطنت و سیاحت یوروپ و ہندوستان کے بعد اعلیحضرت بندگان عالی کے زیر سایہ عاطفت نظم و نسق مملکت کی ذمہ داریوں میں حصہ لے رہے ہیں - شہزادگان عالی مقام کی شادی خانہ آبادی قدیم شہنشاہی خانوادۂ ترکان عثمانی میں ہوئی جو ایک عظیم تاریخی واقعہ ہے - شہزادہ مکرم جاہ بہادر اپنے جد عالی قدر اور والد گرامی منزلت کے نور بصر ہیں - رزیڈنسی کا رقبہ سرکار عالی

کو مسترد ہوا - ملک برار زیر نگین سلطنت آصفیہ آیا -

رعایائے آصفی کے لئے یہ یادآوری باعث فخر و اطمینان ہے کہ اس ممتد مدت میں سرکار کی وسیع مملکت میں امن و عافیت کا دور دورہ رہا - گزشتہ پچیس سال میں دنیا میں انقلابات عظیم رونما ہوئے - عالمگیر جنگ - عالمگیر کساد بازاری نے دنیا کے امن و امان میں مہیب اختلال پیدا کیا - حالات زمانہ میں بہت بڑے تغیرات ہوئے تقریباً ہر ایک حکومت کا مالیہ مرکز ثقل سے ہٹ گیا عظیم تخفیف - گرانباری محاصل عامہ - لا متناہی مشکلات بے روزگاری سے ملکوں اور قوموں کو تکلیف دہ سابقہ پڑا لیکن اعلحضرت بندگان عالی مد ظلہ العالی کا سایہ ہماپایہ آج جس خوش نصیب ملک پر جلوہ فگن ہے وہ بفضلہ ہولناک قدرتی آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہا - ایسے انقلابات و مشکلات سے بھی بچارہا جو رعایا کے تکالیف اور مصائب کی وجہ ناگزیر پیدا ہو جاتے ہیں - اس فیضان الہیٰ کی بدولت ایک جانب حکومت کے ہر ایک شعبہ نظم و نسق میں بلند تر پیشروی ہوئی تو دوسری طرف رعایا کے معاشی و معاشرتی حالات میں بھی ہر قسم کی اصلاحیں اور ترقیاں رونما ہیں اسی امن و امان اور اسی دور ترقی کا نتیجہ تھا کہ حکومت اور ملک نے اُن روایات کو قائم رکھا جو حضرت غفران مکان علیہ الرحمہ کے اس بلیغ شعر میں مرکوز ہیں -

سرکار دونوں رکھتے ہیں باہم جو اتفاق
یہ دوستی ہے سارے زمانہ پر آشکار

جنگ عظیم اور ہندوستان کی سیاسی مشکلات میں حکومت اور رعایا نے

جو کچھ امدادی حصہ لیا اُس کا اعتراف بارہا ہو چکا ہے - سرکار عالی کے دوستانہ تعلقات جو تاج برطانیہ کے ساتھ قائم ہیں جو اوقات آزمائش میں سرکار عالی کی جانب سے ایثار و اخلاص کے ساتھ قائم کئے گئے جس کی معترف حکومت برطانیہ رہی اُس کا شاکرانہ احساس ہمیشہ عقیدت شعار رعایا کو بھی رہتا ہے -

اعتراف نعمت شکر گزاری نعمت کی عملی صورت ہے اس لئے ہم فدویان عقیدت نہاد و منت شناس نظم و نسق کی نمایاں پیشروی کا کچھ تذکرہ اس موقع طرب انگیز پر برمحل سمجھتے ہیں -

عہد عثمانی کی زرین اور نمایاں پیشروی تنظیم باب حکومت ہے جس کی وجہ نظم و نسق کی ذمہ داری مشترکہ طور پر صدر اعظم باب حکومت و صدر المہامان صیغہ کے تفویض فرمائی گئی ہے -

ریاست کے نظم و نسق میں سررشتہ فوج نمایاں امتیاز رکھتا ہے - اور دوسرے شعبہ جات کے مقابل اس جان نثار سررشتہ کو یہ ترجیح حاصل ہے کہ جنرل ہز ہائینس والاشان پرنس آف برار اس کے "کمانڈر انچیف" ہیں اس تقدم کے لحاظ سے اسی سررشتہ کے حالات کے تذکرہ سے ابتدا کی جاتی ہے :-

الف - سررشتہ نظم جمیعت جس پر آج کل تقریباً (۲۷,۰۰,۰۰۰) لاکھ سالانہ صرف ہوتے ہیں اس ریاست ابد مدت کا ایک قدیم سررشتہ ہے - اس سررشتہ کے موجودہ موروثی جان نثاروں کے اسلاف نے دولت آصفی کی جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ دکن میں ہمیشہ یادگار رہینگی - موروثی

حقوق کو واجبی طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے ہز ہائینس والاشان پرنس آف برار کمانڈر انچیف بہادر اس سررشتہ کی تنظیم جدید کی جانب متوجہ ہیں اور متعدد اصلاحی تجاویز زیر غور ہیں - انشاء اللہ تعالی وہ دن دور نہیں کہ سررشتہ نظم بھی زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق ایک منظم اور ترقی یافتہ سررشتہ متصور ہو گا -

(ب) اعلیحضرت بندگانعالی کی سریر آرائی کے وقت فوج باقاعدہ کے سالانہ مصارف (۲۹,۰۰,۰۰۰) لاکھ کے قریب تھے - اب (۵۵,۰۰,۰۰۰) لاکھ تک پہنچ گئے ہیں سنہ ۱۹۱۴ع کی جنگ عظیم میں بندگانعالی کی فوج نے جو نمایاں خدمات انجام دیں وہ اظہر من الشمس ہیں -

ہز ہائینس والاشان پرنس آف برار کے زیر قیادت فوج باقاعدہ میں اہم اصلاحات ہوئی ہیں - مختلف رجمنٹوں کے لئے جدید بیارکس کی تیاری اور گھوڑوں اور سازوسامان کی سربراہی پر لاکھوں روپیہ صرف ہوا ہے - علاقہ انگریزی کے انتظامات کے نمونہ کے مطابق تنظیم جدید کی تکمیل ہو چکی ہے اور ہر ایسے امر میں جس سے فوج کی کارگزاری وابستہ ہے نمایاں ترقی ہوئی ہے فوج باقاعدہ اب جدید اسلحہ سے آراستہ ہے اور برطانوی افواج کے دوش بدوش آزمائشی محاربوں میں ہمیشہ خراج تحسین حاصل کرتی ہے - یہ خصوصیت بھی قابل عرض ہے کہ فوج باقاعدہ کے افسروں کی خدمات بعض اوقات بیرون ممالک محروسہ فوجی اسکولوں یا ٹریننگ کے مرکزوں میں بحیثیت انسٹرکٹر مستعار لی جاتی ہیں اور ان افسروں کی کارگزاری کی نسبت عہدہ داران افواج انگریزی نے اچھے الفاظ میں تعریف کی ہے - افسران باقاعدہ کی تعلیم و تربیت

کی طرف خاص توجہ مبذول کی جارہی ہے - اور جدید قواعد سے جن کی نسبت پیشگاہ خسروی سے منظوری حاصل کی گئی ہے بہترین نتائج ظہور پذیر ہورہے ہیں -

فوج باقاعدہ اور سررشتہ نظم جمعیت دونوں طبقوں کے ملازمین ملک و مالک کے لئے روایتی جذبات جاں نثاری پر مستحکم ہیں اور جوش وفاداری وعقیدتمندی سے ان کے قلوب لبریز ہیں -

سررشتہ آرائش بلدہ جس کی رہنمائی والاشان آنریری جنرل شہزادہ معظم جاہ بہادر فرمارہے ہیں حضرت کے عہد میمنت مہد اور حضرت بندگانعالی کی خاص توجہ اور حوصلہ افزائی کی برکت ہے - اس سررشتہ کا مقصد گنجانی کو دور کرنا - آبادی کو توسیع دیناسڑکوں کو وسیع کرنا - غرباء کے لئے مکانات فراہم کرنا - اور شہر کی آرائش اور صحت کو ترقی دینا تھا - اس سررشتہ کا صرفہ سنہ ۱۳۲۲ف سے اس وقت تک دو کروڑ سے زائد ہوا ہے اور اس کی بدولت بلدۂ حیدرآباد کو ہندوستان کا عروس البلاد کہنا درست ہوسکتا ہے - اس سررشتہ نے غربا اور کم استطاعت افراد کے لئے متعدد خوش وضع جدید محلے حفظان صحت کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوے آباد کئے ہیں - جس میں (۲۴۸۵) مکان تعمیر ہوے ہیں جابجا پارک اور بچوں کے لئے ورزش اور کھیل کے میدان مہیا کئے ہیں - سرکاری قرضہ جات کی مدد سے بلدہ فرخندہ بنیاد اور مستقرہاے اضلاع پر اکثر افراد نے خوشنما بنگلوں - باغوں اور عالیشان کاروباری عمارات سے جو رونق شہر کو دی ہے وہ بھی بندگانعالی کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ حال ہی میں اعلحضرت نے بنجارہ ہل کی آبادی کو اس جشن مبارک کی تقریب ہمایونی میں نہ صرف جوبلی ہل کا نام

عطا فرما کر اس جدید آبادی کی عزت افزائی فرمائی ہے بلکہ اس آبادی کو مضافاتی بلدیہ کی حیثیت بھی عطا فرمائی ہے۔ وسیع و مانع گرد سڑکوں سے جن میں خاص طور پر بس روڈ قابل ذکر ہے آمدورفت میں جو سہولت ہوئی ہے وہ شہر کے ہر حصہ میں نمایاں ہے۔

شعبہ جات نظم و نسق میں سررشتہ تعلیمات نے عظیم ترقی کی ہے اور اس کی جانب حضرت بندگانعالی کا خاص رجحان رہا ہے۔

سنہ ۱۳۲۰ف میں سررشتہ تعلیمات کے مصارف علاقہ شاہی دس لاکھ سے کم تھے ہر قسم کے مدارس اور طلباء کی تعداد علی الترتیب ایک ہزار چھتیس اور چھیاسٹھ ہزار چار سو چوراسی تھی۔ سنہ ۱۳۴۴ف میں جملہ مصارف تعلیمات علاقہ شاہی ایک کروڑ سات لاکھ سالانہ ہو چکے ہیں۔ تعداد مدارس چار ہزار تین سو چھتیس اور تعداد طلباء دو لاکھ نو ہزار ایک سو بیانوے ہے۔ زیادتی مصارف تعلیم و تعداد مدارس و طلباء کو فی نفسہ بڑی اہمیت ہے مگر یہ اہمیت بدرجہا زیادہ ہو جاتی ہے جب اس کی نوعیت و نتائج کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ پچیس سال قبل کے تعلیمی نتائج نہایت ناقابل تشفی تھے۔ کوئی علٰحدہ مستقل تعلیمی پالیسی کی بنیاد ملک میں قائم نہ تھی۔ مدراس یونیورسٹی سے تعلیمی ادارے ملحق تھے۔ مدراس یونیورسٹی کے سخت معیار کی وجہ طلباء کی ایک معتدبہ تعداد برٹش انڈیا کی دوسری یونیورسٹیوں میں تعلیم و امتحانات کے لئے باہر چلی جاتی تھی فنی تعلیم کے لئے بھی باہر جانا ناگزیر تھا۔ مڈل اسکول کے امتحان میں کامیاب طلباء کی تعداد دو ڈھائی سو کے اندر رہتی تھی۔ گراجویٹوں کی تعداد

انگلیوں پر شمار کی جاتی تھی اور آج ملازمان سرکار کے اقبال و رہنمائی سے تقریباً ہر قسم کی اعلیٰ تعلیم ممالک محروسہ میں حاصل کی جاسکتی ہے - نہ صرف ذکور بلکہ اناث بھی اعلیٰ تعلیم کی برکتوں سے مستفید ہو رہے ہیں - جامعہ عثمانیہ اور اسکے ملحقہ شعبہ دار الترجمہ نے عملاً ہندوستان کی کالجی تعلیم میں کامیاب انقلاب عظیم کی بنیاد قائم کر دی ہے - برٹش انڈیا سے قطع نظر یوروپ و ایشیا کے تعلیمی اداروں سے جامعہ عثمانیہ پر تنقیدی نظریں ڈالی جا رہی ہیں - اس کی تعریف میں مشرق و مغرب کے ماہران تعلیم رطب اللسان ہیں - جامعہ کے تحت کلیات فنون ذکور و اناث - کلیات طب مغربی - ہندسہ - قانون - اور فن تعلیم کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں - جامعہ کی عظیم اور رفیع عمارات کیمبرج - آکسفورڈ - امریکہ - جاپان کی تعلیمی و اقامتی سرگرمیوں کا نمونہ بن رہی ہیں - جامعہ عثمانیہ سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ ہندی اور مغلیہ کلچر کو مغربی کلچر کے امتزاج کے ساتھ مستحکم کر سکیگا اور قرطبہ و بغداد کی تعلیمی رونق تازہ ہو جاسکیگی - تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں عثمانیہ ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ اور جاگیر دار کالج کا نام بھی لیا جاسکتا ہے - کتب خانہ آصفیہ - دائرۃ المعارف مدرسہ نظامیہ کو بھی بہت کچھ فروغ ہوا ہے -

حال ہی میں سرکار نے ثانوی تعلیم کا بورڈ مقرر فرمایا ہے جو ملک میں ابتدائی تعلیم کو عام اور لازمی قرار دینے کا پیش خیمہ ہے - پست اقوام میں تعلیم کی ترقی پر خاص توجہ مبذول کی گئی ہے - بائز اسکوٹ - گرل گائیڈ اور ورزش ہائے جسمانی کی بھی سر رشتہ تعلیمات سرپرستی کر رہا ہے -

تعلیمات کی طرح سر رشتہ تعمیرات نے بشمول اپنی مختلف شاخوں کے

نمایاں ترقی کی ہے اور ملک کو بیحد فائدہ پہنچایا ہے - سنہ ۱۳۲۰ ف میں سررشتہ تعمیرات و آبپاشی کے حقیقی مصارف پچاس لاکھ کے اندر تھے - اندرون ملک سڑکوں کی تعداد بہت محدود تھی - ندیوں - نالوں پر پلوں کا وجود نہ تھا - آبپاشی کا کام بڑی حد تک سابقہ تعمیر شدہ تالابوں کی مرمت پر محدود تھا - سرکاری محکمہ اور اداروں کے لئے موزوں و مناسب عمارات بہت کم تھے مگر آج سررشتہ کی حالت بالکل جداگانہ ہے - سنہ ۱۳۴۴ ف میں مصارف حقیقی سررشتہ تعمیرات کے مختلف شعبوں پر تقریباً ایک کروڑ ترتالیس لاکھ ہوے - اس پچیس سال کے عرصہ میں تین ہزار پچیس میل کی سڑکیں جن میں اکثر پختہ ہیں تیار ہوئی ہیں - ہر موسم میں شب و روز ہر قسم کی گاڑیاں دوڑ سکتی ہیں - اکیس پل بڑی بڑی ندیوں پر اور دو سو اٹرتالیس چھوٹے پل نالوں پر تعمیر ہوے جس کی وجہ عبور و مرور کی مشکلات خواب و خیال ہوگئی ہیں - سولہ بڑے بڑے کارہائے آبپاشی مثل نظام ساگر - پالیر - ویرا - فتح نہر وغیرہ مکمل ہوچکے ہیں - قدیم اور مشہور تالاب ہائے کلاں لکھناورم - رامپا - پاکھال - پوچارم وغیرہ کے ذرائع آبپاشی کی تجدید و توسیع عمل میں آئی ہے جس سے تین لاکھ ایکر سے زیادہ کا حصہ مزروعہ تری کا رقبہ بن گیا ہے - نظام ساگر اور اُس کی نہریں نیز عثمان ساگر و حمایت ساگر ہندوستان کے بڑے بڑے کارہائے آبپاشی میں شامل ہیں - عثمانیہ جنرل ہاسپٹل - عثمانیہ شفاخانہ یونانی - عدالت العالیہ - کتب خانہ آصفیہ - معظم جاہی مارکٹ - میوزیم - جوبلی ہال وغیرہ کی عمارتوں کے علاوہ سینکڑوں عمارات دفاتر سرکاری - مدارس - شفاخانوں کی تمام ممالک محروسہ میں تعمیر ہو چکی ہے - اور ہر سررشتہ

کی عمارات نیز تمام ممالک محروسہ کے لئے سڑکوں ۔ پلوں کے سلسلہ کو مکمل کرنے کا پروگرام بنالیا گیا ہے ۔ جابجا مسافر بنگلے ۔ رسٹ ہاوس تعمیر ہوگئے ہیں ۔ دارالحکومت سے قطع نظر مستقر صوبہ جات ۔ اضلاع ۔ تحصیل میں سرکاری عمارات اُس مقام کی خوبی و خوشنمائی رونق و زینت نیز اُن کے استفادہ کا باعث ہوگئی ہیں ۔ گزشتہ پچیس سال میں سررشتہ تعمیرات نے معمولی مصارف کے علاوہ جو رقم بڑے کارہائے تعمیر پر صرف کی ہے وہ حسب ذیل ہے:-

عمارات	(۶,۹۶,۰۰,۰۰۰) روپے
عام کارہائے آبپاشی	(۴,۱۸,۰۰,۰۰۰) "
اہم کارہائے آبپاشی	(۵,۴۲,۰۰,۰۰۰) "
کارہائے انسداد طغیانی رود موسیٰ	(۱,۴۸,۰۰,۰۰۰) "
کارہائے آبرسانی	(۱,۴۶,۰۰,۰۰۰) "
سڑکیں	(۸,۰۷,۰۰,۰۰۰) "

پچیس سال قبل دارالحکومت حیدرآباد میں بھی کارہائے آبرسانی کا سلسلہ کافی وسعت نہ رکھتا تھا ۔ اکثر حصہ ہائے شہر یا تو نلوں کے پانی سے محروم تھے یا کافی مقدار میں میسر نہ تھا ۔ اب عثمان ساگر کی بدولت حیدرآباد و سکندرآباد اور مضافات میں آب شیریں کی جو افراط و سہولت ہے وہ برٹش انڈیا کے بڑے بڑے شہروں میں بھی نہیں ہے ۔ اضلاع میں صرف اورنگ آباد میں نہروں کا قدیم سلسلہ اور نظام آباد میں مختصر سلسلہ آبرسانی تھا۔ شہری آبادی میں میسری آب کی تکالیف ناقابل برداشت ہوگئی تھیں ۔ اب اورنگ آباد و نظام آباد کے سلسلہ آبرسانی کی توسیع کے علاوہ گلبرگہ ۔ رائچور

جالنہ - پربھنی - لاتور - محبوب نگر - ناندیڑ میں ملازمان خسروی کے بطور خاص التفات شاہانہ کی وجہ آب شیریں و مصفا بآسانی مل رہا ہے - ورنگل کے لئے جو دارالحکومت کے بعد ممالک محروسہ کا سب سے بڑا شہر ہے بیس لاکھ روپے کی اسکیم منظور ہوئی ہے اور کام آغاز ہو چکا ہے - اور باقی مستقرہائے اضلاع و ڈویژن پر اس کی تجاویز زیر ترتیب ہیں اُن مواضعات میں جہاں پینے کے پانی کی سخت قلت تھی علاقہ لوکلفنڈ سے باؤلیاں کھدوائی گئی ہیں مجلس قحط کے تحت ایک خاص صیغہ نے رائچور - گلبرگہ کے اُن دیہات میں جہاں پانی کی شدت سے تکلیف رہتی تھی باؤلیاں کھدوانا شروع کیا ہے - ضلع رائچور میں پندرہ سو باؤلیاں اور ضلع گلبرگہ میں آٹھ سو کھدوائی گئی ہیں یا ازسرنو مرمت ہوی ہیں -

بندگانعالی نے دفاتر معتمدین کے یکجا تعمیر کئے جانیکا حکم محکم اور رقمی منظوری صادر فرمادی ہے جس سے مستقبل قریب میں انصرام کارسرکاری میں بڑی سہولت حاصل ہو جائیگی - بلدہ کے حفظان صحت کی اہم ضرورت کو پورا کرنے ڈرنیج کا سررشتہ قائم ہوا جس نے (۱۱۷) میل کا سلسلہ بدررو مکمل کر دیا ہے اس سررشتہ کے اخراجات کا تخمینہ ایک کروڑ چھبیس لاکھ روپے ہے - عرصۂ قریب میں آبادی کا بڑا حصہ اس سے مستفید ہونے لگیگا - اسی سررشتہ نے بلدۂ حیدرآباد میں علاوہ اُن سڑکوں کے جو آرائش بلدہ نے تعمیر کی ہیں (۲۸) میل سمنٹ کی ایسی مستحکم سڑکیں اٹھائیس لاکھ روپے کے صرفہ سے مکمل کر دی ہیں جن سے بلدۂ حیدرآباد کو تمام ہندوستان میں خاص امتیاز حاصل ہو گیا ہے - آمدورفت میں آسانی اور گردوغبار سے تحفظ کے جو فوائد ہوئے ہیں وہ عیاں ہیں -

یہی سررشتہ فصلہ آب سے زراعتی کاروبار میں مدد لینے کا تجربہ کر رہا ہے اور کامیابی امید افزا ہے - حیدرآباد میں رود موسیٰ کی صفائی اور منظر کو خوشنما بنانے کی اسکیم بھی مرتب کرلی گئی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد مکمل ہو جائیگی جس سے حیدرآباد دنیا کے خوش منظر اور پرفضا شہروں میں شامل ہو جائیگا - بلدہ کے ساتھ اضلاع میں بھی آرائش اور ڈرنیج کے کاموں کو ہاتھ میں لے لیا گیا ہے -

ممالک محروسہ میں برقی روشنی کی فراہمی بھی اسی عہد مسعود کا کارنامہ ہے حیدرآباد میں اس کو کافی وسعت حاصل ہو چکی ہے - مستقرہائے اضلاع اورنگ آباد - رائچور - نظام آباد - ورنگل میں جاری ہو چکی ہے - گلبرگہ میں بھی کام آغاز ہو گیا ہے - باقی اضلاع کیلئے بھی تجاویز زیر غور ہیں -

عہد مسعود میں (۷۲۹) میل ریلوے لائن کی توسیع ہوئی - اس کے لئے کسی بیرونی سرمایہ کی مطلق ضرورت نہ پڑی کل رقم خزانہ عامرہ سے مہیا کیجاتی رہی - اب جملہ سلسلہ ریلوے لائن (۱,۳۵۵) میل علاوہ اُس حصہ کے ہے جو برٹش انڈیا کی ریلوے لائنوں کے تفویض ہے اور مزید توسیع کا سلسلہ جاری ہے - نظام اسٹیٹ ریلوے کو کمپنی سے کامل واجب الادا قیمت دیکر سرکاری انتظام واہتمام میں لے لیا گیا ہے - اس رقم کی بروقت فراہمی کے خیال سے حضرت بندگانعالی کے حکم سے ایک علحدہ سرمایہ محفوظ ہرسال کی رقم سلک سے کچھ لیکر قائم کرلیا گیا تھا - صرف شدہ سرمایہ ریلوے پر کافی منافعہ مالیہ سرکارعالی کے استحکام کا ذریعہ بن گیا - اسٹیٹ ریلوے نے (۴,۰۰۰) میل بس سرویس کا

سلسلہ بھی ممالک محروسہ کے اکثر حصوں میں کامیابی کے ساتھ قائم کردیا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے کاروبار کو کافی ترقی اور وسعت حاصل ہوچکی ہے اسکے نتائج پر برٹش انڈیا کی ریلوے کمیشن نے بھی نظر استحسان ڈالی ہے۔ اب وہ برٹش انڈیا کے لئے قابل تقلید نمونہ بن گیا ہے۔ اسٹیٹ ریلوے لائن کے ساتھ اس کا سلسلہ تاربرقی بھی سرکار عالی کا ہوچکا ہے۔ ہوائی جہاز رانی کیلئے سررشتہ پروازو کلب بھی سرکار کے عہد میں قائم ہوا۔ شہنشاہی ہوائی جہازرانی کا اتصال ممالک محروسہ میں ہوتا ہے اور اندرون ملک ہوائی جہازرانی کا انتظام اسٹیٹ ریلوے عنقریب مکمل کردیگی۔

سلسلہ ٹیلیفون کو بھی بڑی وسعت نہ صرف بلدہ بلکہ اضلاع میں بھی ہوئی ہے۔ لاکھوں روپیہ کا صرفہ سرکار عالی نے برداشت فرمایا ہے۔ بلدہ کے علاوہ اورنگ آباد۔ جالنہ۔ رائچور۔ ورنگل۔ بھونگیر۔ جنگاؤں۔ آلیر میں ٹیلیفون قائم ہے۔ ٹرنک لائن حیدرآباد سے ورنگل اور اورنگ آباد سے جالنہ تک قائم ہے اور دوسرے مقامات میں بھی قائم ہونے کے تجاویز زیر غور ہیں۔ برٹش انڈیا کے ٹرنک ٹیلیفون سے ممالک محروسہ کا الحاق بھی زیر غور ہے۔

سررشتہ ٹپہ کو بھی بڑی وسعت ہوئی۔ ٹپہ خانے (۳۸۶) سے بڑھ کر (۸۱۹) ہوگئے۔ اشیائے تقسیم شدہ کی تعداد ایک کروڑ اکتیس لاکھ سے تین کروڑ اٹھائیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ منی آرڈر تقسیم شدہ کی مالیت بائیس لاکھ سے تقریباً نو دلاکھ ہوگئی۔ وی پی پارسل اور سیونگ بنک کا کام سرکار کے عہد مسعود میں سررشتہ نے رائج کیا اور (۹۷,۰۰,۰۰۰) روپیہ سیونگ بنکوں میں جمع ہے۔

تعمیرات اور ذرائع رسل و رسائل کی وسعت نے ممالک محروسہ کے کاروبار تجارت کو براہ راست بڑی امداد پہنچائی ہے۔ سنہ ۱۳۲۰ ف میں تجارت درآمد و برآمد کی مجموعی مالیت سترہ کروڑ چوالیس لاکھ روپے تھی۔ سنہ ۱۳۴۴ ف میں باوجود کساد بازاری چھبیس کروڑ چودہ لاکھ روپے تھی۔

طبابت و حفظان صحت کی جانب بھی کامل توجہ مبذول ہے۔ ہر تعلقہ میں دواخانہ قائم ہو گیا۔ اضلاع میں انتظام رہائش مرضا اور انسداد تحفظ امراض وبائی کے سلسلہ کو وسعت دیجا رہی ہے۔ عثمانیہ جنرل ہاسپٹل اور سکندرآباد سیول ہاسپٹل سے رعایا کو سہولت و آرام میسر ہوا۔ چھوٹے پیمانہ کے مدرسہ طبابت کو ترقی دیکر عثمانیہ میڈیکل کالج بنایا گیا۔ سررشتہ طبابت یونانی کو بھی وسعت دیگئی اور جدید تنظیم پیش نظر ہے۔ ڈچپلی میں دارالمجذومین سرکاری و پبلک امداد سے قائم ہوا۔ نیز امراض دق وسل کے لئے سیناٹوریم کا قیام عمل میں آنے والا ہے۔ سررشتہ طبابت پر سالانہ اٹھائیس لاکھ کے قریب صرف ہو رہے ہیں حالانکہ پچیس سال قبل ساڑھے آٹھ لاکھ سے کم روپے صرف ہوتے تھے۔

کارہائے صفائی بلدہ و اضلاع ولوکلفنڈ میں پیشروی کا سلسلہ قائم رہا۔ محکمہ بلدیہ میں عامہ خلائق کی نمائندگی کا اصول رائج کیا گیا۔ بلدیہ کی تنظیم قانون بلدیہ کے نفاذ کے ساتھ عمل میں آئی۔ اضلاع کے شہروں۔ قصبوں میں مجالس صفائی قائم ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جو حقوق قانون بلدیہ کے تحت باشندگان بلدہ کو عطا ہوے ہیں اُن کو اضلاع کی حد تک وسعت دیجائیگی۔ امور لوکلفنڈ کے متعلق بھی

نمایاں اصلاحات عمل میں آرہی ہیں - دیہات سدھار کے کام کو بھی ہاتھ میں لے لیا گیا ہے -

ملک کی تجارت اور صنعت و حرفت کے فروغ کے مدنظر خاص فرمان خسروی کے ذریعہ معتمدی تجارت و حرفت قائم فرمائی گئی اور اس کے تحت سررشتہ ہائے زراعت - صنعت و حرفت - امداد باہمی - بائلر انسپکشن و تنقیح کارخانہ جات بھی حضرت بندگانعالی کے عہد مبارک میں وجود میں آئے - سررشتہ علاج حیوانات و معدنیات کی وسیع پیمانہ پر تنظیم عمل میں آئی -

سررشتہ زراعت نے حیدرآباد اور ہر صوبہ میں وسیع پیمانہ پر مزرعے قائم کئے ہیں اور ان سرکاری مزرعوں کے علاوہ امدادی فارم بھی جابجا رکھے گئے ہیں - نہایت وسعت کے ساتھ مختلف زرعی پیداواروں کی نسبت تحقیقاتی کام امپریل کونسل آف اگری کلچرل ریسرچ اور انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی کے تعاون کے ساتھ عمل میں آرہا ہے - پٹنچرو میں دیہات سدھار کا کام اس سررشتہ کے ذریعہ بھی ہو رہا ہے - زرعی - فلاحتی - مویشی - پولٹری کے مظاہرات رعایا کے استفادہ کے لئے ہوتے رہتے ہیں - اس سررشتہ کا سالانہ موازنہ نولاکھ روپے سے زیادہ ہوگیا ہے -

زراعتی پیداوار کی فروخت میں مزارعین کی سہولت کے لئے تنظیم بازارات کا معقول انتظام کیا گیا ہے - قانون نافذ ہوا - مارکٹنگ افسر مامور کیا گیا - اضلاع میں متعدد مقامات پر بازاروں کی نگرانی کیجاتی ہے جس سے رعایا کو پیداوار کی واجبی قیمتوں کے پانے کے مواقع حاصل ہوگئے ہیں -

سررشتہ صنعت و حرفت بھی کام میں مصروف ہے۔ وقتاً فوقتاً صنعتی نمائشیں کی جاتی ہیں۔ بیرون ملک کی نمائشوں میں یہاں کے مصنوعات بھیجے جاتے ہیں دستی پارچہ بافی کی اصلاح و ترقی کے لئے کاٹیج انڈسٹریل انسٹیٹیوٹ کھولا گیا اور مصنوعات ملک کی فروخت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ نواح بلدہ میں حرفتی کاروبار کے لئے ایک بڑا رقبہ اعظم آباد کے نام سے مخصوص کیا گیا ہے۔ بیدر۔ پٹن۔ اورنگ آباد۔ نرمل۔ کریم نگر۔ ورنگل کی قدیم صنعتوں کے بقا کے لئے توجہ کی گئی ہے۔ انڈسٹریل لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے۔ سرکار عالی کے توجہات کا اثر ملک پر بھی ہوا ہے اس عرصہ میں متعدد پارچہ بافی کی گرنیاں نیز سمنٹ و دیاسلائی کے عظیم کارخانے قائم اور کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ کارخانہ شکر سازی قائم ہو رہا ہے کارخانہ کاغذ سازی کی تجویز زیر غور ہے۔

کارخانوں میں بائلر اور آلات نیز مزدوروں کے عام حالات کی نگرانی و تنقیح کے لئے قوانین و قواعد نافذ یا ترمیم ہوئے اور انسپکٹروں کا تقرر عمل میں آیا تا کہ بعد معائنہ مالکان کارخانہ جات کو ہدایات اور مشورے دے سکیں۔

برکات عہد عثمانی سررشتہ امداد باہمی نے (۲۲) سال کی مدت میں تین ہزار بنکوں اور انجمنوں کو ممالک محروسہ میں پھیلا دیا ہے۔ ان میں ایک لاکھ اراکین شریک ہیں۔ سرمایہ مجتمعہ اور سرمایہ زیر کاروبار علی الترتیب ایک اور ڈھائی کروڑ روپے ہے۔ ابتک پانچ کروڑ روپے قرض دیا گیا جس کے منجملہ ساڑھے تین کروڑ روپے وصول ہو چکے ہیں اور اس کا مستقبل ملک کی معاشی ترقی کے متعلق نہایت امید افزا ہے۔

سررشتہ علاج حیوانات نہ صرف معالجہ مویشی کے متعلق متوجہ ہے بلکہ عمدہ گھوڑوں اور مویشی کی نسل کو ترقی دینے میں بھی مصروف ہے - سررشتہ اعراس اور جاترا کے مواقع پر عمدہ مویشی کے مظاہرات بھی کیا کرتا ہے -

معدنیات سے استفادہ بھی زیادہ ہوتا جارہا ہے - مزدوروں کی اصلاح کے لئے قانون نافذ ہوا ہے -

سررشتہ آثار قدیمہ بھی عہد عثمانی کی برکت ہے جس نے مختلف قدیم آثاروں کا تحفظ کیا - عثمانیہ میوزیم بھی کھولا گیا - اس سررشتہ نے یوروپ - امریکہ - جاپان میں اجنٹہ ایلورہ وغیرہ کی جانب توجہ منعطف کرادی ہے - دنیا کے سیاحوں کی بڑی تعداد یہاں آنے لگی ہے - نشریات کے انتظامات بھی ہوے ان سب کا عمدہ اثر ملک کی تعلیمی ترقی اور پیشروی پر پڑ رہا ہے - ان جدید سررشتوں کے ساتھ ساتھ نظم ونسق کے جو سررشتے پہلے سے کامیابی کے ساتھ قائم ہیں وہ رفتار ترقی میں سرگرم ہیں - سررشتہ طباعت کو بھی بہت فروغ دیا گیا اس سررشتہ نے نستعلیق ٹائپ کے اجراء میں حصہ لیکر اس کا کاروبار بھی قائم کیا ہے اور یہ بھی عہد عثمانی کا ممتاز کارنامہ ہے اس سررشتہ نے دفاتر سرکار عالی کے لئے فراہمی صادر کا کام بھی اپنے ذمہ لیا ہے -

مشخصہ محصولات مالگزاری کی مقدار پیشتر ڈھائی کروڑ کے اندر تھی - اب تین کروڑ سے زائد ہے - کساد بازاری کی وجہ چند سال سے فی روپیہ دو آنے یا اس سے زائد کی بھی عام معافی عطا کیجارہی ہے - سقامت ہنگام کے وقت رقبہ متاثرہ میں وصول مالگزاری کو معاف یا ملتوی کیا جاتا ہے - انسداد قحط میں

فیاضانہ انتظامات بیدریغ روپیہ صرف کرکے عمل میں لائے جارہے ہیں۔ زراعت پیشہ آبادی کی سود و بہبود پر کامل توجہ منعطف ہے ریکارڈ آف رائٹس و منتقلی اراضی کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں اور قواعد و قوانین بھی نافذ کیے گئے۔ بیگار کو مسدود کردیا گیا۔ زراعت پیشہ رعایا کو قرضہ کی گرانباری سے سبکدوش کرانے کے امکانات پر وسیع تحقیقات عمل میں لائی جارہی ہیں۔ حضرت بندگانعالی کے زراعت پیشہ قانع و خاموش طبقہ رعیت کو آبادی میں اکثریت حاصل ہے۔ یقین ہے کہ وہ سہولتیں اور آسائشیں جو اس کے لیے ضروری خیال فرمائی جارہی ہیں اور سرکار عالی کے زیر غور رہیں جلد حاصل ہوجائینگی۔ جاگیرداروں کو سرکاری قرضہ دیکر گرانبار قرضہ سے سبکدوش کیا جارہا ہے۔ کروڑگیری سے محصول جنگی کو دائماً اٹھا دیا گیا اور محصولات کروڑگیری پر نظر ثانی کی گئی۔ راسواری محصول کے طریقے کے بجائے مقدار مالیت کے اصول کو اختیار کیا گیا جسکی وجہ لاکھوں روپیہ کی کمی محصول کروڑگیری میں ہوکر تجار اور رعایا کو فائدہ بخش سہولت حاصل ہوئی۔ سررشتہ جنگلات کے استفادہ کو وسیع کرنے اور رعایا کو سہولت پہنچانے کے لیے مناسب انتظامات و قواعد نافذ ہوے۔ محصول بنجرائی کو دواماً اٹھا دیا گیا۔ آبکاری کے متعلق کم از کم استعمال منشیات اور سخت ترقیود و افزائش قیمت کے اصول کو رائج کیا گیا ہے۔ تحریک امتناع مسکرات کی سرپرستی کی جارہی ہے خانگی بھٹیات کشید شراب بند کرادی گئیں۔ سرکاری ڈسٹلریاں بلدہ و نظام آباد وغیرہ میں قائم ہوئی ہیں۔ نظام آباد کی ڈسٹلری کے نتائج نمایاں ترقی کو ظاہر کرتے ہیں۔ سررشتہ بندوبست میں بھی اصلاحات کا سلسلہ قائم ہے۔

سررشتہ عدالت نے بھی نمایاں طور پر عام ترقی کی ہے - عدالت العالیہ کو وسعت دی گئی تصفیہ مطالبات خفیفہ کے لئے بلدہ میں علٰحدہ عدالت قائم ہوئی اور اضلاع میں منتخب نظماء عدالت کے ذریعہ اسی اصول پر ایسے مقدمات کے تصفیہ کا قاعدہ رائج کیا گیا - پیشتر فوجداری کا کام حکام مال سے متعلق تھا - اور دیوانی کا کام بھی بجز صوبہ اورنگ آباد اور چند دیگر تعلقات کے تحصیلداروں سے لیا جاتا تھا - اب تمام ممالک محروسہ میں حکام مال کو فوجداری و دیوانی کے کام سے سبکدوش کر دیا گیا - ہر تعلقہ - ضلع و صوبہ میں علٰحدہ عدالتیں قائم ہیں جو دیوانی و فوجداری کا کام مجموعتاً انجام دیتی ہیں - یہ ترقی برٹش انڈیا پر سبقت رکھتی ہے اور اس سے کامیاب نتائج حاصل ہوئے - جوڈیشل کمیٹی کی تنظیم ہوئی اور مزید اصلاحات زیر غور ہیں - جاگیری عدالتوں کے اقتدارات محدود اور تابع عدالت العالیہ کر دئے گئے - حکام عدالت اور وکلاء کے معیار قابلیت کو بڑھایا گیا اور عدالتوں کے وقار و اثر کو تقویت دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جارہی ہے - اور یہ توقع کی جارہی ہے کہ ان اصلاحات سے مقدمات کا دوران کم اور تعمیل فیصلہ جات بعجلت ممکنہ ہوسکیگی -

سررشتہ کوتوالی نے امن و امان کو ترقی دینے اور دیگر متعلقہ فرائض کو حسن و خوبی سے انجام دینے اور برٹش انڈیا کے انتظامات کے پہلو بہ پہلو خود کو رکھنے میں ہر ایک ممکن کوشش کی ہے - بلدہ میں فائر برگیڈ قائم کیا گیا -

مجلس وضع قوانین نے بہت سے مفید اور اصلاحی قوانین نافذ کئے ہیں اور وسیع پیمانہ پر اس کی تنظیم فرمان خسروی کی بناء پر زیر غور ہے - امید ہے

کہ وہ سرکار کے الطاف شاہانہ سے جلد تر تکمیل کو پہنچ جائینگے۔

سررشتۂ امور مذہبی نے بھی ترقی کی اور یہ سررشتہ مختلف طبقات رعایا کو باہم یکجہتی اتحاد اور رواداری کی رہنمائی کرتا رہا ہے۔ اوقاف عامہ کے تحفظ کی طرف بھی کوشاں ہے مملکت آصفیہ کو اس امر کا فخر و امتیاز ہے کہ اس میں قومی منافرت اور مذہبی نزاعات کی گرم بازاری نہیں ہے۔

تمام ملازمین کے مشاہرہ میں کافی اضافہ عمل میں آیا۔ ملازمین سرکار کے معیار قابلیت کو بڑھایا گیا اور عام طور پر ملازمت کا حصول تعلیمی کامیابی پر منحصر کردیا گیا ہے۔ سیول سروس کلاس قائم ہوئی تاکہ اعلیٰ خدمات سرکاری پر بہترین تعلیم یافتہ نوجوانان ملک امتحان مقابلہ کے ذریعہ بلالحاظ سعی و سفارش منتخب ہوں۔ دیگر شعبہ ہاے ملازمت سیول و فوج کے لئے بھی تعلیمی قابلیت اور امتحان کو اہمیت دیدی گئی ہے۔

تمام اصلاحات اور ترقیاں جو عمل میں آئی ہیں وہ ناممکن ہوتیں اگر سرکار عالی کا مالیہ نہایت درخشاں حالت میں نہ رہتا۔ سررشتۂ فینانس کی کامیابی عہد عثمانی میں نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

سنہ ۱۳۲۰ف میں حقیقی آمدنی و خرچ حسب ذیل تھا

آمدنی

ابواب سرکاری	(۵۲۲۳۵۸۸۲) روپے
ابواب غیر سرکاری	(۵۱۴۶۴۴۱۲) "

خرچ

ابواب سرکاری (۳۹۴۷۶۰۱۷) روپے

ابواب غیر سرکاری (۴۱۳۷۹۸۶۰) 〃

خریدی اسٹاک و اخراجات

سرمایہ از سلک (۱۸۶۵۸۷۵۲) روپے

سنہ ۱۳۴۴ف کے اعداد حسب ذیل ہیں

آمدنی

ابواب سرکاری (۸۶۲۲۱۲۰۷) روپے

ابواب غیر سرکاری (۸۸۵۶۷۵۱۰) 〃

مصارف

ابواب سرکاری (۸۴۲۹۷۱۶۴) روپے

بچت حسب اصول سبیل بندی

برائے مصارف سال آئندہ (۹۸۱۶۸۵۵) روپے

اخراجات سرمایہ (۲۱۴۹۰۶۰) 〃

انوسٹمنٹ (۹۴۵۰۰) 〃

ابواب غیر سرکاری (۶۹۳۹۵۵۹۹) 〃

اسی مالیہ کے استحکام کا نتیجہ ہے کہ سرکار عالی تعلیم۔ تعمیرات۔ آبپاشی اور دیگر جملہ سررشتہ جات نظم و نسق پر وافر رقم صرف فرماسکی ہے۔ تعلیم و تجارت و تعمیر مکانات کے لئے قرضہ عطا فرماتی ہے اور بیرون ملک کے مفید

اداروں کو بھی وقتاً فوقتاً گراں بہا مالی مدد عطا فرماتی رہی ہے۔اس کا احسانمندی کے ساتھ ہمیشہ اعتراف کیا گیا ہے اور اس سے مفید نتائج بھی پیدا ہوئے ہیں۔ابتک زمانہ حال کے عام اصول مالیہ پر معتد بہ مقدار سلک امپیریل بنک وغیرہ میں کاروبار عامہ کو مدد دینے کے لئے رکھی جاتی رہی ہے۔آئندہ اسٹیٹ بنک کے قیام کا مسئلہ زیر غور ہے۔یہ توقع کی جاتی ہے کہ ملک کے ساہوکاروں اور عامہ رعایا کا سرمایہ مجوزہ بنک کے کاروبار میں شامل ہوکر سودمندی کے ساتھ کام میں آئیگا اور اس سے مقامی تجارت میں نمایاں ترقی حاصل ہوگی۔

مالیہ سرکار عالی کے ضمن میں قاعدہ سبیل بندی اور اجرائی سکہ قرطاس محکمہ فینانس کا شاندار اور قابل فخر کارنامہ ہے۔اسی طرح محکمہ فینانس نے ادائی قرضہ۔انتظامات قحط۔ترقی صنعت وحرفت۔استقامت سکہ ہائے سیم وقرطاس کے لئے علحدہ محفوظات رکھے ہیں۔ان سب کا سرمایہ تمسکات نفع آور میں لگایا گیا ہے۔موازنہ سنہ ۱۳۴۶ ف سے ظاہر ہے کہ دس کروڑ چھیالیس لاکھ روپے کی رقم تمسکات میں لگائی گئی ہے اور سکہ قرطاس کا تحفظ جس قدر نقدی اور تمسکات کے ذریعہ کیا گیا ہے اُنکی مالیت بارہ کروڑ پینتالیس لاکھ ہوتی ہے۔ملازمان سرکار کی وفاشعار رعایا حضرت جہاں پناہ کے عہد حکومت کی ان نمایاں برکتوں کا بصدق دل اعتراف کرتی ہے۔اور ان سے ہر طرح متمتع و مستفید ہو رہی ہے۔

نظم ونسق کی خوبی اور پیشروی کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ رعایا بھی ہر شعبہ ترقی میں گامزن ہے۔آبادی میں ترقی ہو رہی ہے حضرت بندگانعالی کے

جلوس کے وقت ممالک محروسہ کی آبادی ایک کروڑ چونتیس لاکھ تھی - بعد کی مردم شماری میں بلحاظ قحط و طاعون و جنگ وغیرہ دس لاکھ کا انحطاط آبادی میں ہوگیا - حالیہ مردم شماری میں ایک کروڑ بیالیس لاکھ کی آبادی ہوگئی ہے - برار کے زیرنگین تاج آصفی آجانے سے حضرت بندگانعالی کی رعایائے برار کی تعداد تقریباً (۳۵) لاکھ ہے - عام پبلک میں بیداری پیدا ہوگئی ہے - تعلیم میں ترقی کرنے اور معاشرتی اصلاح کا میلان ہر جگہ پیدا ہوگیا ہے - ہر قسم کی انجمنیں اور ادارے قائم ہو رہے ہیں - ان میں خصوصیت کے ساتھ نسوانی اصلاح اور بیداری کا تذکرہ کیا جاسکتا ہے - اخبارات و رسائل اور عام علمی مشاغل کی ترقی بھی حوصلہ افزا ہے پبلک کی جانب سے جو خیراتی کام انجام دئے جاتے ہیں اُن کی ہمیشہ سرکار کی جانب سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے سرکار کی توجہات شاہانہ سے یقین ہے کہ اس خصوص میں اور بھی ممکنہ امداد اور آسانیاں بہم پہنچائی جائینگی -

حضرت جہاں پناہ نے بھی بالواسطہ عامہ رعایا اور خاصکر طبقہ جاگیرداران و امراء کی ہر قسم کی ترقی و فلاح میں عظیم الشان حوصلہ افزائی فرمائی ہے - خاص کر معاشرت اور رسم و رواج کی اصلاح میں ذات شاہانہ کی کامیاب کوششیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں -

ہندوستان کیلئے اصلاحات اور فڈریشن کا عملی اجراء عنقریب عمل میں آنیوالا ہے - یہ امر وفادار رعایا کے لئے باعث اطمینان خاطر ہے کہ سرکار عالی کا مطمح نظر یہ ہے کہ فڈریشن میں سرکار عالی کی شرکت اُسوقت تک نہ ہو جبتک اس امر کا اطمینان نہ ہوجائے کہ اس کے موجودہ ذرائع آمدنی میں کسی قسم کی

کسی عمل میں آئے بغیر داخلی خود اختیاری اور امتیازات ریاست بدستور باقی رہینگے۔

بالآخر فدویان عقیدت سرشت بارگاہ ھمایونی میں صمیم قلب سے تہنیت عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا فضل و کرم ہمیشہ شامل حال رہے حضرت بندگانعالی کا عہد میمنت مہد دیرگاہ قائم رہے۔ ہراگزالٹیڈ ہائینس علیا حضرت دولہن پاشاہ دیرگاہ سلامت رہیں۔ شہزادگان والا شان ذات شاھانہ کے قوت بازو بنیں۔ ہر ہائینس پرنس درشہوار دردانہ بیگم صاحبہ اور ذی رفعت پرنسس نیلو فر فرحت بیگم صاحبہ بامراد اور سرکار کے فدائی طبقہ نسوان کی صلاح و فلاح کی مشعل ہدایت اور معاشرتی ترقی کے رہبر رہیں و دیگر شہزادگان بلند اقبال و شہزادہ مکرم جاہ بہادر و شہزادیان فرخ فال سلامت رہیں۔ حضرت بندگانعالی کی ہمت میں برکت۔ عزم میں رسوخ۔ اقبال میں بلندی۔ ارادوں میں استواری۔ فرمانروائی میں کامیابی ہمیشہ قرین رہے۔ تخت آصفی پائندار رہے۔

برائے شاہ زیزدان طلب کنم شش چیز   بصد ہزار تضرع و روئے عجز و نیاز
تن درست و دل شاد و طالع فرخ   شکوہ وافر و ملک وسیع و عمر دراز



English translation of the Address presented by the Public to His Exalted Highness.

In the name of the Almighty and doing ourselves the honour of commencing this Address with Your Exalted Highness's own eloquent verses :—

> "How happy the reign that you enjoy to-day which, by the grace of God, has seen the completion of its twenty-fifth year! How can the happiness, the pride and delight which are shining in every face to-day be described adequately! The tulip and the narcissus, nay, even the spring itself all are beside themselves with joy to-day."

YOUR EXALTED HIGHNESS,

We, representing the 14 million faithful, loyal and loving subjects of Your Exalted Highness, irrespective of nationality, religion, caste or class, are united in tendering our sincere and loyal felicitations on this happy and auspicious occasion of the Silver Jubilee of Your Exalted Highness's reign.

YOUR EXALTED HIGHNESS,

Profound loyalty, deep devotion and faithful allegiance to their sovereign are ingrained in the very nature of the inhabitants of Your Exalted Highness's Dominions, and it is these very feelings that tend to bridge the distance between the ruler and the ruled. The subjects are so deeply devoted to their sovereign that they consider his happiness their happiness, his sorrow their sorrow.

During the two hundred years' rule of the Asafia dynasty, these characteristics and traditions, of which Your Exalted Highness has had ample testimony, have been handed down to us from generation to generation.

By the grace and dispensation of the Almighty, His Highness Asaf Jah I, the founder of the Asafjahi dynasty, laid the foundation of his kingdom in the Deccan on the golden principles of mercy, benevolence, love and affection for his subjects, governing them solely in their interest and

holding the scales even between class and class, creed and creed. During the 200 years' rule of the Asafjahi dynasty, these golden principles of administration have been unswervingly maintained, these golden links have held firm.

As the poet Hali says, "all people that live here live in perfect amity; being tolerant, true, sincere and friendly to one another. All participate freely in one another's festivals, enjoying them all to their heart's content. Under the benign government, they all enjoy equal rights, none having preference. Whether he be Parsi, Hindu, Muslim, or Christian, he looks upon the Deccan as his own mother country."

The Silver Jubilee of Your Exalted Highness's rule has filled the hearts of your subjects with intense delight and stirred their deepest feelings. The happiness of Your Exalted Highness's subjects has been increased a hundredfold by the gracious permission accorded to them of celebrating the occasion and sending their representatives into your august presence personally and through their loyal addresses to convey to Your Exalted Highness the people's respectful and heartfelt felicitations. We see, in the recent rains, which have completely averted the dire famine which had threatened most of the districts in Your Exalted Highness's Dominions, the mysterious workings of Providence in affording this much-wished-for relief and making the Jubilee celebrations doubly auspicious.

YOUR EXALTED HIGHNESS,

The twenty-five years of Your Exalted Highness's rule have been attended by all-round peace and security. It is given only to a few fortunate monarchs to chronicle so glorious a record of their twenty-five years' rule. It is with feelings of the deepest gratitude that Your Exalted Highness's devoted subjects will bear witness to the one conspicuous aim Your Exalted Highness has constantly pursued of removing the gulf existing between the rulers and the ruled and of being pleased yourself most graciously to draw Your Exalted Highness's subjects into the closest possible contact with your august person.

It is a matter of pride and rejoicing to see our august sovereign, who ascended the *Masnad* as 'H. H. the Nizam,'

designated now as 'H.E.H. the Nizam of Hyderabad and Berar.' It is also gratifying that Your Exalted Highness's Heir-Apparent will henceforward be styled 'H.H. the Prince of Berar.' Our Royal Princes, General H.H. Walashan, Nawab Azam Jah Bahadur, the Prince of Berar, and Honorary General Walashan, Prince Nawab Moazzam Jah Bahadur, who received their education and administrative training under Your Exalted Highness's care and guidance, have visited Europe and the different parts of India and are now engaged in shouldering the responsibilities of the administration of the State. The Royal Princes have been allied by matrimonial bonds of happy omen to the ancient Imperial family of the Ottoman Turks. This constitutes an event of great historical importance. We are now blessed with the young Prince, Nawab Mukarram Jah Bahadur, who is a source of joy and comfort alike to his father, H.H. the Prince of Berar, and his illustrious grandfather. Other significant events to be mentioned are the retrocession of the area administered by the Residency and the restoration of the Province of Berar under Your Exalted Highness's undisputed sovereignty.

It is a source of deep gratification and exultation for us to call to mind the fact that during this whole period, complete peace and tranquillity have prevailed throughout our vast Dominions. The past twenty-five years have witnessed great upheavals all the world over. The Great War and the world-wide economic depression shook the very foundations of peace and order throughout the world. The existing order of things was completely revolutionised, and the finances of almost every country in the world were shattered. While the other countries and peoples had to face severe retrenchment, heavy taxation and unending troubles due to unemployment, it is our great good fortune, under Your benevolent rule and protection and by the grace of the Almighty, to have been spared not only these natural calamities but even those that are the unavoidable result of the people's extreme sufferings. It must, therefore, be attributed to Providential dispensation that while, on the one hand, unprecedented progress has been made possible in every department of the Government, there have followed, on the other, all varieties of reform and improvement in the social and economic condition of the people. It was a natural corollary of this period of peace and

progress that the Government as well as the people could keep alive those traditions which are expressed in the following eloquent couplet of His late Highness :—

> " The close tie that binds the ruler and the ruled,
> Is a fact well known and acknowledged by all."

The services rendered and the contributions made by our Government and people in the Great War and during political crisis in British India, have, time and again, received due acknowledgment. The friendly relations that subsist between our Government and the British Crown, which had been frequently put to the test and were maintained with great sincerity and at considerable sacrifice on the part of our Government, have not only been acknowledged by the British Government but thankfully appreciated by Your Exalted Highness's loyal subjects.

The acknowledgment of favours is the practical expression of their enjoyment. It is, therefore, meet and proper that we, the loyal and grateful subjects of Your Exalted Highness, should deem it appropriate, on this happy occasion, to enumerate some of the more prominent achievements of Your Exalted Highness's progressive rule.

The inauguration of the Executive Council is the most outstanding feature of Your Exalted Highness's rule. By this gracious dispensation, the responsibility of administration has been jointly entrusted to the President of the Executive Council and the Departmental Ministers.

The Military Department holds a conspicuous place in the administration of the State. In comparison with the other departments, this loyal and most devoted branch of the administration occupies a more honoured place by reason of the fact that its Commander-in-Chief is no other than His Highness, General Walashan, the Prince of Berar. In view of this precedence, an account of this department is given pride of place.

The Nazm-e-Jamiat (Department of Irregular Forces), which is maintained at an expenditure of about Rs. 27 lacs, is an old institution of this State. The invaluable services rendered to the Asafjahi dynasty by the ancestors of the present loyal incumbents of this department, will always be

enshrined in the annals of the Deccan. His Highness Walashan, the Prince of Berar and Commander-in-Chief of the Army, has in hand the scheme for the reorganisation of this department and is paying close attention to the different aspects of reform needed therein, without detriment however, to the ancestral claims of those who are likely to be affected by the contemplated reorganisation. The day, I hope, is not far distant when this department too will come to be recognised as an up-to-date and well-disciplined department working on modern lines.

The annual expenditure of the Regular Forces at the time of Your Exalted Highness's accession to power amounted to nearly Rs. 29 lacs. It has now reached Rs. 55 lacs. The meritorious services rendered by the State forces during the Great War of 1914 are too self-evident to be mentioned.

Under the able leadership of H.H. Walashan, the Prince of Berar, great improvements have been brought about in the Regular Forces. Enormous sums, amounting to several lacs of rupees, have been spent in the construction of new barracks, purchase of horses and other necessary equipment of the various regiments. The reorganisation of the Forces on the lines of the British Forces has already been effected, and in all matters pertaining to the efficiency of the Forces, great progress has been achieved. The Regular Forces are now equipped with most up-to-date arms. In manœuvres, side by side with the British Forces, they have always earned a just meed of praise. It may also be mentioned here that the services of the officers of our Regular Forces are sometimes lent outside the State as instructors in military schools or training centres, and the officers of the British Forces have always sent commendable reports of the work done by these lent officers. Special attention is being paid to the training of the officers of the Regular Forces and, ever since the enforcement of new rules sanctioned by Your Exalted Highness, excellent results are becoming noticeable.

The rank and file of both the Regular and the Irregular Forces are imbued with the traditional feelings of the deepest loyalty and devotion to the person of their King and to their Country.

The City Improvement, started under the special atten-

tion and encouragement of Your Exalted Highness and now working under the able guidance of Walashan, Prince Moazzam Jah Bahadur, is a memorial of Your Exalted Highness's happy rule. The objects of this department are to relieve the congestion in the City, to spread out the population, to widen the roads, to provide residential quarters for the poor and to beautify the City and improve its sanitary conditions. The expenditure of this department since 1322 F. up till now has been over 20 crores of rupees. It is due to the labours of this department that Hyderabad can now be reckoned as one of the most beautiful cities of India and may well be called the "Queen" of Indian cities. This department, keeping in view the principles of sanitation, has provided many elegant modern houses for the poor and for persons of small means. There are 2485 such houses constructed in different parts of the City. In different places in the City, parks have been laid out and playing fields for children provided. With the help of government building loans, many people in the City of Hyderabad as also in the districts, by building fine houses, laying out gardens and constructing large commercial buildings, have adorned the City and the district towns. Your Exalted Highness's keen personal interest in the beautifying of the City is evidenced by Your Exalted Highness, on this auspicious occasion of the Silver Jubilee, conferring honour on the new Banjara Hill Extension by naming it the Jubilee Hill and giving it the privilege of Suburban Municipality.

The wide and dust-proof roads, among which the bus road is worthy of mention, have greatly facilitated traffic in the City.

Among the different departments of administration, the Department of Public Instruction, has received Your Exalted Highness's most favoured attention, as a result of which it has made rapid strides in all its branches. In the year 1320 F. the total government expenditure on this department amounted to a little under 10 lacs, and the number of different schools and scholars receiving instruction in them stood at 1036 and 66,484 respectively. In the year 1344 F. the expenditure rose to one crore and 7 lacs and the number of schools and scholars, respectively, to 4336 and 2,90,192. This increase in the expenditure on Education and in the number

of schools and scholars under instruction is indeed important in itself; but this importance assumes greater weight when the nature of the work turned out and the results accrued therefrom are taken into consideration. The results of Education as imparted 25 years ago were far from satisfactory. The education of the State was not then based on any clearly defined educational policy. The educational institutions were themselves affiliated to the Madras University. Owing to the somewhat high and inelastic standard of the Madras University, a large number of students used to migrate to other universities in British India for purposes of education as well as of examination. Moreover, such migration was inevitable for purposes of professional and technical training. The number of successful candidates at the Middle School Examination ranged between 200 and 250. The number of graduates could almost be counted on the finger-tips. But to-day, as the result of Your Exalted Highness's gracious patronage and personal guidance, it has been made possible to provide facilities for almost every type of higher education within the State. Not only the boys, but the girls also of this State are receiving the benefits of higher education. The Osmania University and its Bureau of Translation have revolutionised collegiate education in India by demonstrating in a practical manner the perfect feasibility and unquestionable success of the system followed in Hyderabad. The academical bodies of British India, as well as those of Europe and Asia, are watching with interest and appreciation the work now being carried on at the Osmania University. All educationists of renown, whether of the East or of the West, are eloquent in praise of our scheme. Arts colleges for men and women, and the Medical, Engineering and Law colleges —all are working satisfactorily, as constituent colleges of the Osmania University. The spacious and imposing buildings of the University are rapidly becoming models of the academical and residential institutions of Cambridge, Oxford, America and Japan. It is hoped that the Osmania University would, by bringing about a happy and firm blending of the Hindu and the Mogul cultures with the culture of the West, remind us of the educational glory of Cordova and Baghdad. In this connection, mention may also be made of the Osmania Central Technical Institute, the Jagirdars' College, the Asafia Library, the Dairat-ul-Maarif and the Madrasa-i-Nizamiah.

Very recently, the Government have sanctioned the establishment of a Board of Secondary Education, which bids fair to becoming the precursor of a scheme of universal and compulsory elementary education in the State. Special attention is being paid to the education of the depressed classes. The Department of Public Instruction is also sympathetically sponsoring the cause of the Boy Scout and Girl Guide Movements and of Physical Education.

Like the Department of Education, the Public Works Department in all its branches has shown great progress and has been of inestimable benefit to the Country. In the year 1320 F. the actual expenditure of the Public Works and Irrigation Departments was less than 50 lacs. The number of roads in the country was small; there were few bridges and culverts over rivers and streams. The work of the Irrigation Department was more or less limited to keeping the old tanks in a good state of repair. There were very few suitable buildings to accommodate the various government departments and institutions. To-day, the condition of the department is quite different. In 1344 F. more than one crore and 43 lacs was spent on the various branches of the P. W. D. During these 25 years, 3025 miles of roads, many of them metalled ones, have been constructed, vehicles of all kinds ply on these roads day and night in all seasons. Twenty-one bridges on large rivers and 248 smaller ones on streams have been constructed, on account of which the difficulties of crossing the rivers have disappeared. Sixteen large works of irrigation, like the Nizam Sagar, Palair, Veera, Fateh Canal and the like, have been completed. The extent of irrigation has been greatly enlarged by the renewal and repair of the old and famous tanks of Lakhwanram, Ramappa, Pakhal and Pocharam, thereby converting an area of over three hundred thousand acres of dry into cultivable land. The Nizam Sagar and its canals, as also the Osman Sagar and the Himayat Sagar, are considered among the great irrigation works of India.

Besides the imposing buildings in the City of Hyderabad, like the Osmania General Hospital, the Osmania Unani Hospital, the High Court, the Asafia Library, the Moazzam Jahi Market, the Museum, the Jubilee Hall, etc., hundreds of other buildings for Government officers, schools and dispensaries have been constructed throughout the Dominions. A

programme has been chalked out for the construction of buildings for all government departments, as also for the completion of roads and bridges in the Dominions. In many places in the districts, travellers' bungalows and rest-houses have been built. Apart from the buildings in the Capital, the headquarters of the subahs, the districts and the tahsils have been provided with government buildings which are of great benefit and form a feature of the place. During the last twenty-five years, the P. W. D., in addition to its ordinary expenditure, has spent the following amounts on large projects and works of construction :—

	Rs.
Buildings	6,96,00,000
General works of Irrigation ..	4,18,00,000
Important works of Irrigation ..	5,42,00,000
Works for the prevention of the Musi floods	1,48,00,000
Water Works	1,46,00,000
Roads	8,07,00,000

Twenty-five years ago, the provision for the supply of water even in the City of Hyderabad was inadequate; many parts of the City were either entirely deprived of running water or could not get a sufficient quantity of it. Now, thanks to the Osman Sagar, Hyderabad, Secunderabad and the environs are supplied with an abundant quantity of potable water: in this respect, Hyderabad can vie with the largest cities of British India. In the districts, only Aurangabad was provided with the old system of canals, and to a lesser extent Nizamabad. In the district towns, the discomfort due to an insufficient supply of drinking water had become almost unbearable; but now, thanks to Your Exalted Highness's special orders, besides the extension of the existing Water Works in Aurangabad and Nizamabad, the scheme of Water Works has been extended to Gulbarga, Raichur, Jalna, Parbhani, Latur, Mahboobnagar and Nander, and these district towns are now provided with a plentiful supply of filtered water. Recently, a scheme of twenty lacs has been sanctioned and the work started for the water-supply of Warangal which, after Hyderabad, is the largest city in the State. Water works schemes for the rest of the headquarters of the districts

and the divisions are under consideration. In those villages where there was great scarcity of drinking water, the Local Fund Committees have sunk wells. Under instructions from the Famine Relief Committee, a special department has undertaken the sinking of wells in those villages of Raichur and Gulbarga districts where the scarcity of drinking water was severely felt. Fifteen hundred wells in the Raichur district and eight hundred wells in the Gulbarga district have either been newly sunk or thoroughly repaired.

Your Exalted Highness has been pleased to order, and sanction the amount for, the construction of Secretariat buildings in one place, which, when completed in the near future, will greatly facilitate the dispatch of official work.

The important need of public health and sanitation has been satisfied by the establishment of the Drainage Department which has completed 117 miles of drains. The expenditure of this department has been estimated at one crore and 26 lacs of rupees. In the near future, a large portion of the City area will be able to take the fullest advantage of this scheme. It is this department which is responsible for completing 28 miles of cement roads at an expenditure of 28 lacs of rupees, thus giving a distinction to Hyderabad among the cities of India. This is in addition to the roads constructed by the City Improvement Board. The benefits to health and facility in traffic derived from these dust-proof cement roads are obvious. This department is also making experiments to utilise the effluent for agricultural purposes and it is expected that it will succeed in its attempts. A scheme for the clearance of the river side and for the beautifying of it has been prepared and will soon be completed, which, when finished, will make Hyderabad rank among the most beautiful cities of the world. The City Improvement and Drainage schemes for the districts also have been taken in hand.

The supply of Electricity in the Dominions was started in Your Exalted Highness's reign; its use in Hyderabad is widely established; it has also been extended to the headquarters of the districts of Aurangabad, Raichur, Nizamabad; it has just been started at Gulbarga also and its extension to other districts is under consideration.

During Your Exalted Highness's auspicious reign, the railway lines have been extended by 729 miles, for which no capital from outside the Dominions was employed; all expenditure entailed in this connection was met by the Government Treasury. The length of the railway lines in the Dominions now extends to 1355 miles, apart from that portion which is entrusted to British Indian Railways; further extension of the railway lines is being taken in hand. The Nizam's State Railway has been purchased from the Company on payment of the full price and is now under the management and control of Government. Under orders from Your Exalted Highness for the payment of the purchase-money at the due date, a sum has been earmarked from revenue receipts. The return on this capital investment on the railway has become a stable source of revenue to the Government. The State Railway has established a bus service, 4000 miles long, connecting most of the districts of the Dominions; in a very short time, this service has expanded and shown great progress in its working and has received its meed of praise from the Railway Commission of British India. It has now become an example for British India to follow. With the railway line, the electric supply line alongside of it has also been taken over by Government. Aviation has been started; an Aviation Department and a Club have been established in Your Exalted Highness's rule. The Dominions constitute an important link in the chain of the Imperial Airways Service, and it is expected that the State Railway Department will soon complete arrangements for aviation within the Dominions.

The telephone lines have expanded widely not only in the Capital but in the districts also for which the Government have expended large sums of money.

In addition to that in the City, the telephone is established now at Aurangabad, Jalna, Raichur, Warangal, Bhongir, Jangaon and Alair: a trunk line extends from Hyderabad to Warangal and from Aurangabad to Jalna. The scheme for further extension of trunk lines to other places is under consideration, as also the scheme of joining up the trunk line of the Dominions with that of British India.

The Postal Department has also expanded a great deal. The number of post-offices has increased from 386 to 819;

and number of articles delivered has risen from 1 crore and 31 lacs to 3 crores and 28 lacs; money orders gone up from 22 lacs to nearly 90 lacs; the system of value-payable parcels and savings banks was started in Your Exalted Highness's reign, and, to-day, there is a sum of 97,00,000 in the Savings Banks. The expansion of public works and means of communication has been directly responsible for the increase of trade in the Dominions. In 1320 F. the total income from imports and exports amounted to 17 crores and 41 lacs; in 1344 F. in spite of economic depression, it rose to 26 crores and 14 lacs.

Special and full attention is being paid to public health and hygiene. Every taluq is now provided with a hospital. In districts, arrangements are being extended for the nursing and housing of patients and successful campaigns are being carried on against epidemics. The Osmania General Hospital at Hyderabad and the Civil Hospital at Secunderabad provide all needed facilities to the people. The old Medical School has now been raised to the status of a Medical College affiliated to the Osmania University. The department of Unani medicine has also been extended and a scheme of reorganisation is under consideration. There is a lepers' asylum at Dichpally which was established with the mutual aid of Government and the Public. A sanitarium for consumptives is shortly to be opened. The annual expenditure of the Medical Department amounts to Rs. 28 lakhs, whereas, 25 years ago, it amounted to less than 8½ lacs.

The municipal works in the City and the districts, as well as the local fund works, have been making steady progress. The principle of public representation in the Municipal Corporation has already been given effect to. With the enforcement of the Municipal Act, the reorganisation of the Corporation has been brought about. In the headquarters of the districts and villages, Municipal Boards are being established and it is hoped that the rights that have been given to the people of Hyderabad City under the Municipal Act will be extended also to the inhabitants of the districts. Reforms are also being made in Local Fund affairs. The rural uplift work also has been taken in hand.

With a view to improving the trade, industry and commerce, the Secretariat of 'Commerce and Industry' was

established by virtue of Your Exalted Highness's firman. Under its control were placed the Departments of Agriculture, Industry and Commerce, Co-operative Societies, Boiler Inspection and Supervision of Mills. All these departments came into existence in Your Exalted Highness's rule. The Veterinary and Mining Departments were also thoroughly reorganised.

The Department of Agriculture has established large-scale model farms in Hyderabad and the subahs. In addition to these government farms, there have come into existence aided farms all over the country. In collaboration with the Imperial Council of Agricultural Research and the Indian Central Cotton Committee, researches on the various products of the country are being carried out. This department is also doing rural uplift work at Patancheru. Agricultural Welfare, Cattle and Poultry Shows are arranged for the benefit of the public. The annual budget of this department is over 9 lacs. Suitable marketing arrangements have been made to provide facilities to the farmers to dispose of their produce. Laws have been made, a marketing officer has been appointed and, in the districts, markets are being supervised so that the people may be able to buy the produce at reasonable prices.

The Department of Industry and Commerce also is progressing. Industrial exhibitions are organised from time to time. Our manufactures are sent to outside exhibitions. With a view to improving hand-made cloth, the Cottage Industries Institute has been opened and arrangements have been made to sell all manufactured goods. In the vicinity of the City, a suitable area under the name of Azamabad has been set apart for purposes of industrial works. Measures are being taken to preserve the old industries of Bidar, Patan, Aurangabad, Nirmal, Kareemnagar and Warangal. The Industrial Laboratory also is carrying on good work. The attention of Government in these matters has produced wholesome effects. Several weaving mills, cement and match factories have come into being and are working satisfactorily. A Sugar Factory is about to be established and a scheme for starting a Paper Mill is under consideration.

Rules and regulations for purposes of supervising the Boilers, Machinery and general conditions of the workers

were either formulated or suitably amended. Inspectors were appointed to inspect these and instruct or advise the proprietors. The Co-operative Department, which is a very great movement of the Osmania regime, has, during the last 22 years, established 3000 Societies and Banks in the State. These Societies and Banks have 1,00,000 members. The Paid-up and Owned Capital of these Societies amounts, respectively, to one crore and 2½ crores. So far, an amount of 5 crores has been lent to the members, out of which 3½ crores have been realized. The future of this department in the matter of economic progress of the Country is very hopeful.

The Veterinary Department is not only engaged in treating the cattle but in trying to improve the breed of horses and cattle. It also arranges for Cattle Shows at the time of urs and fairs. Mining also is becoming more profitable. Laws have been passed to better the conditions of the labourers.

The Archæological Department, which has succeeded in preserving so many historical relics, is another monument of Your Exalted Highness's benign rule. The Osmania Museum was also established during this period. The Archæological Department has done much to bring to the notice of Europe, America and Japan the ancient caves of Ellora and Ajanta. The tourists of the world have begun to pour in in large numbers to visit these places. Broadcasting has also been recently introduced. These manifold amenities have tended to accelerate educational progress and the general advancement of the country. The operations of the Printing Department have been greatly enlarged. The manufacture and popularising of the 'Nasta'lique' type and its employment and use on a commercial scale were rendered possible through the efforts of this department. This also is an outstanding achievement of Your Exalted Highness's rule. This department has also undertaken the supply of stationery to the various departments of Government.

In previous years, the amount of estimated Land Revenue was under Rs. 2½ crores. Now it exceeds 3 crores. On account of the agricultural depression for the past few years, a remission of 2 annas in the rupee and sometimes more is being made. During adverse seasonal conditions, the collection of land revenue in the affected areas is either wholly dropped or suspended. Liberal funds are being expended on famine

relief works. Great attention is paid to the welfare and prosperity of the agriculturists. Effective arrangements have been made for the maintenance of proper records of rights and for the transfer of lands. Rules and regulations have also been passed in this connection. Forced labour is now prohibited. An exhaustive enquiry is being conducted with a view to exploring the possibilities of relieving the agriculturists from the burden of indebtedness. The vast majority of Your Exalted Highness's population consists of agriculturists who are used to carrying on their avocation ungrudgingly and contentedly. It may be predicted with certainty that all those facilities and amenities which are deemed necessary for the welfare of the agriculturists and which are now under the consideration of Government, will soon be brought into effective operation. Large sums from the government funds are loaned out to jagirdars to liquidate their heavy indebtedness. *Octroi* duty has been abolished altogether and customs duties have been revised. *Ad valorem* duties have been substituted for *per capita* duties, as a result of which there has been a reduction of several lacs of rupees in the Customs revenue; but the change has proved of material benefit to the ryot and the traders and has afforded them great facilities. Proper rules and regulations have been framed and effective arrangements made for enabling the general public to enjoy appropriate facilities and the maximum benefit accruing from the Forest Department. Grazing cess has been totally abolished. In the matter of Excise, the policy followed by Government is to bring about a minimum of consumption by raising the prices of intoxicating liquors and drugs and imposing effective restrictions on their use. The Temperance Movement is being actively patronized by Government. Private stills are closed and Government distilleries are established in Hyderabad City and at Nizamabad and other places. The Distillery at Nizamabad is showing satisfactory results. The Settlement Department is similarly undergoing reforms and improvement.

There is a general and conspicuous progress recorded in the Judicial Department also. The jurisdiction of the High Court has been enlarged and a Small Causes Court has been established in the City. In the districts, select judges have been given powers to decide similar cases on the same lines. In

previous years, magisterial work used to be carried on by revenue officers, and, except in the Aurangabad Subah and some taluqs, the tahsildars used to decide even civil cases. The Revenue officers have now been relieved of all judicial work throughout the Dominions. Separate Law Courts have now been established in all taluqs, districts and subahs and administer justice in both civil and criminal cases. This is a great improvement on the system prevailing in British India, which has shown very beneficial results. The Judicial Committee has been reorganised and further improvements are under way. The powers of the Jagir Courts have been restricted and brought under the control of the High Court. The standard of ability of the Judicial officers as well as of the lawyers has been raised and no efforts are spared to raise the dignity and influence of the law courts. It is hoped that these improvements will go a long way to shorten the duration of cases in pendency, and judgments passed will be put into execution without undue delays.

The Department of Police has striven its utmost to improve peace and order, successfully to discharge its other duties and fully to keep pace with the more progressive conditions obtaining in British India. The City of Hyderabad is now provided with a Fire Brigade. The Legislative Council passed many beneficial and reformative laws. In view of Your Exalted Highness's firman, reorganisation of the Legislative Council on a broader basis is now under the consideration of Government.

The Ecclesiastical Department has also shown much improvement. This department has been guiding the various communities of the State to live in unison and harmony and to learn to be tolerant to one another. It has also been trying to take care of the Public Endowments. The crowning glory and the most distinguishing feature of the State is the entire absence of communal hatred and religious dissensions.

A substantial increase was effected in the salaries of all government servants. The standard of qualifications necessary for government service was also raised and appointments are now very largely governed by educational qualifications.

The Civil Service class was opened so that the best educated young men of the Country may be recruited for

higher appointments on their own merits, as judged by a competitive examination, without recourse to personal efforts and recommendations. In the other avenues of employment too, whether civil or military, special importance is attached to educational qualifications and success in examinations.

All these reforms and improvements would have been rendered impossible of achievement, had the finances of the State not been in a prosperous condition. The great success of the Finance Department is the most important feature of Your Exalted Highness's rule.

The actual receipts and expenditure for 1320 Fasli were as follows:—

1320 F.

Income	Rs.	Expenditure	Rs.
Govt. Heads ..	5,22,35,882	Govt. Heads ..	3,94,76,017
Non-Govt. Heads	5,14,64,412	Non-Govt. Heads	4,13,79,860
		Purchase, etc., and capital exp. out of balance ..	1,86,58,752

1344 F.

Income	Rs.	Expenditure	Rs.
Govt. Heads ..	8,62,21,207	Govt. Heads ..	8,42,97,164
Non-Govt. Heads	8,85,67,510	Savings under departmentalization rules for next year ..	98,16,855
		Capital Exp. ..	21,49,060
		Investment ..	94,500
		Non-Govt. Heads	6,93,95,599

It is due to this strong financial position of the State, that Government has been able to expend large sums on Education, Public Works, Irrigation and other administrative departments. Loans are sanctioned for purposes of higher education, for Commerce and for construction of houses. Such outside institutions also as are engaged in useful activities, continue to receive handsome financial aid from time

to time. The generous attitude of Government has always been acknowledged with gratitude and good results have accrued from it. In keeping with the generally accepted principles of Public Finance in modern times, large balances are deposited with the Imperial and other Banks for promoting public business. The question of starting a State Bank is under consideration. It is hoped that the capital of the sahukars of the State as well as of the general public which will be forthcoming will be added to the business of the proposed Bank and advantageously utilized. This will greatly help local commerce and industry. The departmentalization of the budget and the circulation of Paper Currency are the most conspicuous and praiseworthy records of achievement to the credit of the Finance Department. The Finance Department has created large reserves for Debt Redemption, Famine Relief, Commerce and Industries and Rupee Stablization in coin and paper. The capital of all these is invested in gilt-edged securities. The budget for the year 1346 F. reveals that a sum of 1046 lacs has been invested in such securities and the Paper Currency Reserve in the shape of cash and securities is valued at 1247 lacs.

Your Exalted Highness's loyal subjects cannot but acknowledge most sincerely the untold blessings showered upon them during Your Exalted Highness's benign rule from which they are deriving the utmost benefit. The results of this good administration and general advancement are reflected in the all-embracing progress of the people in every phase of activity. The population is also on the increase. At the time of Your Exalted Highness's accession, the population of the State was 1,34,00,000. In the subsequent census, a fall of 10,00,000 was recorded due to famine, plague, the Great War and other causes. In the latest census, the population has risen to 1,42,00,000. To this may be added 35,00,000 being the population of Berar which has now come under the sovereignty of Your Exalted Highness.

There are unmistakable signs abroad of a general awakening throughout the State. The tendency towards educational progress and social reform is evidenced everywhere. Associations and institutions of all kinds are springing up all over the State. Amongst these, special mention may be made of those associations which relate to the Women's Movement. It is

gratifying to note the advance made in journalistic and literary fields. The Government has always encouraged the starting of charitable works under private agencies. It is hoped that, with Your Exalted Highness's gracious attention, further aid and facilities in this direction will be forthcoming. Your Exalted Highness has also helped indirectly but magnificently every phase of welfare and progress not only of the people at large but of the jagirdars and nobles of the State. Particular mention must be made of Your Exalted Highness's successful efforts in the direction of social reform and the eradication of unnecessary rites and ceremonies.

The political reforms and the Federal Constitution are shortly to be inaugurated in India. It is a matter of profound satisfaction to Your Exalted Highness's loyal subjects to know that the aim resolutely pursued by our Government has been that our State shall not join the Federation unless and until it is satisfied that, by joining the Federation, it will not forfeit a particle of its present sources of revenue and that internal autonomy and the special privileges hitherto enjoyed by it will remain absolutely unimpaired.

Finally, the loyal subjects of Your Exalted Highness take this opportunity of offering their heartfelt felicitations and pray to the Almighty God that He would continued to shower His choicest blessings on their most gracious sovereign. It is their earnest prayer that the benign rule of Your Exalted Highness may continue long; that Her Exalted Highness, Hazaratha Dulhana Pashah may live long and happy; that the Princes Walashan may prove to be your Exalted Highness's right arm; and that Her Highness Princess Durre Shahwar Durdana Begum Sahiba and Princess Neelofer Farhat Begum Sahiba may always continue to be a source of inspiration in the matter of social reforms and the well-being of the loyal women of the State. We also pray the Almighty to confer upon the other Princes and upon Prince Mukarram Jah Bahadur and the Princesses His untold blessings.

We further pray that the Almighty, in His infinite mercy, may give to our august sovereign and master still greater courage and strength, glory and renown, extreme good fortune and success in everything. May the throne of the Asafjahis remain for ever firm and unshaken :

In the words of a famous poet:—

> "Six things do we humbly pray God Almighty to bestow upon our benign Ruler: sound health; a happy heart; good fortune; honours great; extensive sway and long life."



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب اڈرس سرکار دام ظلہ

جسکو کہ مہاراجہ سر یمین السلطنتہ نے عام رعایاء کے طرف سے
پڑھا تھا بمقام جوبلی ھال یکم ذیحجہ

سب سے پہلے میں اللہ تعالی جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہوں کہ میری تخت نشینی کے پچیس سال جو ختم ہوئے ہیں تو اس مدت میں مجھے اپنی عزیز رعایا کی فلاح و بہبود میں کوشاں رہنے کی توفیق بخشی گئی لہذا میں حضار محفل کو یقین دلاتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی اپنی عزیز رعایاء کی آسائش کے لئے وقف ہے اور خادم خلق اللہ ہونا میرا سب سے بڑا طرۂ امتیاز ہے اور از منہ گزشتہ سے میرے خانوادہ کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ رئیس وقت اپنی رعایاء کا دل سے خیر خواہ اور بلاتخصیص قوم و ملت انکی فلاح و بہبودی کو اپنی زندگی کا بہترین مقصد سمجھنے والا ہوتا ہے - میں بھی اپنے اس آبائی نقش قدم پر گامزن ہوں اور اگر میرے زمانہ میں ترقی کی رفتار معابلتہً کچھ تیز رہی ہے تو یہ بھی خدا کا فضل ہے - اور مجھے اگر تھوڑی بہت خدمت ملک کی حاصل ہوئی ہے تو اس کا سب سے بہتر صلہ میرے رعایاء کی قناعت اور خوشحالی ہے اور مجھکو کسی بات سے اتنی دلی مسرت اور خوشی حاصل نہیں ہوسکتی جتنی یہ دیکھکر ہوتی ہے کہ آج کے دن سپاسنامے اور تہنیت نامے پیش کرنے میں میری رعایاء کے ہر طبقہ کے لوگ بلا استثناء

مذہب و ملت اور بغیر امتیاز شریک ہیں یہ وہ نعمت ہے جو ہر ایک فرمانروا کو کم نصیب ہوتی ہے۔

ف ۲۔ اب میں اپنی عزیز رعایا کے اڈریس کا جواب دیتا ہوں۔

فوج کی کارگزاری اور میرے عساکر کا جدید اسلحہ سے مسلح اور باقاعدہ تربیت یافتہ ہونا اور ان میں سپاہیانہ جوش اور ولولے کا پیدا ہونا یہ سب ملک کے اطمینان اور استحکام کا باعث ہیں اور یہ میرے فرزند اکبر کی خوش قسمتی ہے کہ ان کو اسطرح سے اپنے ملک اور والد کی خدمتگزاری کا موقع ملا ہے۔ فوج نے جوان کے تحت ترقی کی ہے یہ امر بھی باعث مسرت ہے۔ بارکسوں کی تعمیر اور سپاہیوں کی آسایش کا دوسرا سامان مہیا ہونے سے مجھے ہمیشہ دلچسپی رہیگی۔

اس کے ساتھ فوج بے قاعدہ بھی جس کے اکثر سپاہی ایک جری اور جنگ آزما قوم کی نسل سے ہیں اپنی جانبازی اور فرض شناسی میں ممتاز رہے ہیں جن کو میں قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

سررشتہ آرائش کی کارگزاری سے بھی میں خوش ہوں جس نے شہر کے غرباء کے آرام کے لئے ارزاں کرایہ پر صحت بخش طرز کے مکانات تعمیر کئے اور میرے دارالخلافہ کو خوشنما بنایا یہ کام میرے فرزند خورد کو جو ولیعہد کے حقیقی بھائی ہیں اپنے مذاق کے مطابق ملا ہے۔ مجھے اس امر کو محسوس کر کے کہ غرباء کی آسائش کا کام خود میرے ایک فرزند سے متعلق کیا گیا ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

کوتوالی اضلاع اور کوتوالی بلدہ دونوں میں اصلاحات عمل میں آرہی ہیں جو ملک کے امن اور رعایاء کے جان ومال کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔

سررشتہ آبکاری کی جدید تنظیم جو عمل میں آرہی ہے اس میں یہ اصول مدنظر رکھا گیا ہے جس کو میں بھی پسند کرتا ہوں کہ حتی الامکان شراب خواری اور نشہ بازی کو ملک میں بڑھنے سے روکا جاے۔

تعلیم ہر ملک کی روح ہے اس کے بغیر ملک ایک بے جان قالب ہے۔ گو کہ میرے زمانہ میں اس نے ترقی کی ہے تاہم ابھی بہت کچھ گنجائش باقی ہے۔ میری خواہش بالخصوص یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم عام ہو۔ تحتانیہ مدارس اور انکی عمارتیں زیادہ ہوں اور لوکلفنڈ کے مجالس کے ذریعہ سے عوام کو ابتدائی تعلیم میں دلچسپی لینے اور اس کی ترقی میں کوشش کرنے کا زیادہ موقع دیا جاے۔

جامعہ عثمانیہ مجھ کو بہت عزیز ہے۔ اس کی ترقیاں سنکر میں محظوظ ہوا مگر میں چاہتا ہوں کہ نئی علمی تحقیقات اس کا نشان امتیاز ہو۔ نیز یہ کہ مردانہ کھیلوں اور اسپورٹس میں یہ زیادہ ترقی کرے۔

نظام ساگر اور دوسرے بڑے کارہاے تعمیر مثلاً پل وغیرہ اور وہ عالیشان عمارتیں جو اس شہر میں تعمیر ہوئی ہیں آنے والی نسلوں کے لئے میرے عہد کی مادی ترقی کی یادگار بنی رہینگی۔ اسیطرح مجھے امید ہے کہ آبرسانی اور ڈرینج کے انتظامات سے یہ ملک آئندہ قرنوں میں بھی مستفید ہوتا رہیگا کہ ملک کو ان کارہاے رفاہی پر ناز رہے۔

ریلوے کے حسن انتظام سے میں خوش ہوں کہ اب سب ریلیں سرکاری ہو گئی ہیں۔ اس سے ملک کو نفع اور اہل ملک کو روزی کا ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ براڈ گیج لائن کا سلسلہ اورنگ آباد تک پہونچانیکا مسئلہ محتاج غور ہے۔

ٹیلیفون جس حد تک قائم ہے گو موجب سہولت ہے مگر مجھے امید ہے کہ جس طرح ہندوستان کے بعض دوسرے شہروں میں یورپ سے اور دیگر دور دراز کے مقامات سے گفتگو کرنا ممکن ہو گیا ہے یہ سہولت حیدرآباد میں بھی جلد سے جلد بہم پہونچائے جائیگی تاکہ یہ شہر اس ذریعہ تار برقی میں پیچھے نہ رہے -

مجھے امید ہے کہ لاسلکی کا بڑا مرکز جلد قائم ہو گا - اور میدان پرواز میں بھی ہمارا ایرو کلب جلد ترقی کریگا -

سررشتہ طبابت اور حفظان صحت کی کارگزاری سے میں خوش ہوں مگر میں امید کرتا ہوں کہ دواخانہ مریضان شش - دواخانہ اطفال اور دارالمجانین جدید اصول پر جلد وجود میں آئیگا -

مشرقی طب سے مجھ کو ہمیشہ شغف رہا ہے کیونکہ یہ طریقہ علاج عوام الناس کو مرغوب اور بہت مفید ہے اور مجھے امید ہے کہ خاص دواؤں کے تیار کرنے اور اس قدیم فن کو از سر نو زندہ کرنے اور حاذق حکماء کو جمع کرنے کی طرف صیغہ متعلقہ خاص توجہ کریگا کہ اس کی اسوقت یہاں سخت ضرورت ہے -

عدالت کے صیغہ میں انفصال مقدمات میں پہلے کے مقابل میں تیزی سے کام ہوتا ہے اس سے نیز عدالتوں کے معائنہ کے انتظام سے میں خوش ہوں اور مجھے عہدہ داران عدالت کی فرض شناسی سے یقین ہے کہ میری عزیز رعایاء کی سہولتوں کے لئے آئندہ سرعت سے کام چلتا رہیگا -

سررشتہ تجارت و حرفت کو بیرونی نمایشوں میں جو انعامات ملے ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں تاہم میں چاہتا ہوں کہ یہ سررشتہ صنعت کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا کہ

جس جس قسم کی صنعت ملک کے اندر ممکن ہو قائم کی جائے جدید تنظیم تعلیم میں جو صنعت سکھائی جائیگی تو اس اسکیم کی کامیابی بڑی حد تک ملک میں مختلف قسم کی صنعتوں کے قائم ہونے اور فروغ پانے پر منحصر ہے -

امداد باہمی رعایا کو قرض اور زیر باری سے بچانیکا بہترین ذریعہ ہے مجھے اس تحریک کی ترقی دیکھکر مسرت ہوی ہے اور امید ہے کہ دیہی صنعتوں اور زرعی ترقیات میں تحریک امداد باہمی کا فیض ہر حصہ ملک میں پھیلے گا -

مزارعین کے سود و بہبود اور ان کے مشکلات کا مجھے پورا احساس ہے اس طبقہ کی معاشی اور معاشرتی ترقی کا میری گورنمنٹ کو اور مجھے خاص طور پر خسال اور اس طبقہ سے مجھے گہری دلچسپی ہے اس تقریب کے موقع پر جملہ بقایاء مالگزاری و تقاوی قحط چالیس لاکھ روپے کی حد تک اور سنہ ۱۳۴۲ ف کے ختم تک باستثناء بقایا پیشکش و تقاوی مال و متفرقات و بعض مدات بقایائے وجوہاتی کے معافی کا اعلان کرتا ہوں -

خدا کا شکر ہے کہ ملک کی مالی حالت باوجود اس عام کساد بازاری کے جو گزشتہ چند سال سے تمام عالم میں پھیلی ہوی ہے بہت تشفی بخش ہے - اور باوجود ان کثیر مصارف کے جو ہر ایک صیغہ میں عائد ہوے ہیں اور جو ملک کی ترقی کیلئے ناگزیر ہے ریاست کا خزانہ معمور اور اس کا ساکھ بڑھا ہوا ہے اور یہ صدر المہام فینانس سر اکبر حیدری کی ان تھک کوشش اور ملک و مالک کی خیر سگالی کا نتیجہ ہے جس میں کہ انہوں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کیا ہے - ورنہ ظاہر ہے کہ بغیر مالی استحکام کے کسی قسم کی ترقی کسی ملک میں ممکن نہیں ہوسکتی لہذا میں محکمہ متعلقہ کی اس کارگزاری کو بہت قابل قدر

سمجھتا ہوں اور ریاست کی مالی حالت سے مطمئن ہوں جسکی وجہ سے ترقیاں ہر شعبہ میں ممکن الوجود ثابت ہوی ہیں -

برار کے مسئلہ کا جو تصفیہ ہوا ہے اور سیاسی تغیرات کے سلسلہ میں جو گفت و شیند ہو رہی ہے اس میں حیدر آباد کے موجودہ اصول حکومت کی برقراری اور اس ملک کی دوسری خصوصیات کے تحفظ کی جو کوشش کی گئی ہے اور کی جارہی ہے اس سے میں مطمئن ہوں اور یہ کام (External Relation Committee) کے سپرد ہے جسکے پریسیڈنٹ سر حیدر نواز جنگ ہیں جن کے خدمات سے ملک ناواقف نہیں ہے -

الحاصل اب میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا بلکہ ریاست کے ادن سب چھوٹے اور بڑے عہدہ دارونکی کارگزاری کی قدر کرتا ہوں جنھوں نے اپنے اپنے سررشتوں میں محنت اور جانفشانی سے کام لیکر ترقی دکھائی ہے -

کونسل کے صدر اعظم مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنتہ ملک کے قدیم خاندان اور بہی خواہ ریاست امیر ہیں جو پرانے روایات کے حامل اور قدم وضع کے پابند ہیں جن کے دیرینہ اور خیر خواہانہ خدمات کی میں دل سے قدر کرتا ہوں -

کونسل کی کارگزاری سے میں خوش ہوں اور اپنے جملہ وزراء پر اعتماد رکھتا ہوں مجھے امید ہے کہ کونسل دیہی اصلاح اور دیہاتی زندگی کو خوشگوار بنانے کی جلد تر کوشش کریگی - لیکن جو کچھ ترقیاں ہوی ہیں اُن سے ابھی بہت زیادہ ہونا باقی ہے - پس مجھے امید ہے کہ میرے سب عہدہ دار میری خواہش اور ہدایت کے مطابق اپنے اپنے صیغوں کی حد تک ترقیوں کے عمل میں لانے کی کوشش کرینگے اور ملک کی خدمت کرنے میں مجھکو اپنی حد تک مدد دینگے -

بالآخر میری عزیز رعایا، و برایا، نے جوبلی کی تقریب منانے کیلئے ایک معتد بہ رقم جو بطور چندہ جمع کی ہے یہ اسکے خلوص و عقیدت کا بین ثبوت ہے جسے میں بنظر استحسان دیکھتا ہوں۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا ہے کہ رقم مجتمعہ میں سے ایک حصہ ایسے کام میں صرف کیا جائے جس سے تمام رعایا، ممالک محروسہ مساوی طور پر مستفید ہوسکے اسلئے اس رقم پر پہلا بار مرضا، امراض شش کیلئے ایک قیام گاہ اور شفاخانہ کا ہوگا جس کی نگہداشت اور سالانہ مصارف کیلئے سرکارعالی گنجایش مہیا کریگی۔

الحاصل جوش عقیدت اور فرط مسرت سے میری رعایا، کے مختلف طبقوں نے میری جوبلی کی تقاریب میں حصہ لیا ہے اس کی میں دل سے قدر کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اس وفاشعاری اور جان نثاری سے مجھکو اپنے فرائض کی ادائی میں تقویت ہوگی اور میرے اہل ملک کی ترقی اور فلاح و بہبودی کی مزید کوششوں میں شغف پیدا کریگی اور خدا سے مجھے امید ہے کہ میری عزیز رعایا امن و آسودگی سے زندگی بسر کریگی اور یہ ریاست جو مجھ تک میرے اسلاف سے وراثتاً پہونچی ہے حق تعالی کی مہربانی اور بہی خواہان ریاست کی دعا اور اشتراک عمل سے دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے رہیگی جس سے بڑھکر کسی وائی ملک کو دوسرے قسم کی نعمت حاصل نہیں ہوسکتی جسکی پاسبانی کیلئے جبکہ قدرت نے خود اُس کا انتخاب کیا ہو۔

بقول حدیث شریف

كُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سپاسنامہ

فوج باقاعدہ

جو ۲- ذیحجۃ سنہ ۱۳۵۰ھ کو بمقام بلاوسٹا گزرانا گیا

ADDRESS OF THE COMMANDER-IN-CHIEF ON BEHALF OF THE ARMY

YOUR EXALTED HIGHNESS,

On this auspicious occasion of the Silver Jubilee celebrating Your Exalted Highness 25 years' beneficent rule over us, I have the honour, as Commander-in-Chief, to beg you to accept the sincere congratulations of your loyal Army and to receive this small casket as a token of our loyalty and devotion to your Person and Throne.

This unique celebration of the Silver Jubilee is one of more than usual interest to the devoted and loyal subjects of Your Exalted Highness, for it occurs soon after the adequate recognition of your sovereignty over BERAR by His Imperial Majesty's Government.

Your Exalted Highness has now ruled over us for more than quarter of a Century and during this period the progress of your Dominion has been greater than at any other period of its History. This continued progress has nowhere been more marked than in the development of your Regular State Forces.

The Hyderabad Army has inherited great traditions from the past.

In the early part of Your Reign on the outbreak of the Great War, Your Exalted Highness, as the traditional Faithful Ally of the British Government, placed the resources of your State and Troops at the disposal of His Majesty the King-Emperor.

A composite regiment formed from the 2 Regiments of the Hyderabad Imperial Service Troops, designated the 1st Lancers Hyderabad Imperial Service Troops was despatched to Egypt. Your Exalted Highness Officers and men acquitted themselves creditably as soldiers and received praise and thanks from His Imperial Majesty. On their return to Hyderabad after a period of 5 years' Active Service, Your Exalted Highness was gracious enough to acknowledge their services and bestow honours and rewards.

During the last 25 years many reforms and improvements have been made in the Army. The old Silladari system has ceased. The Army has been reorganised and the larger part of it has been permanently embodied under the Indian State Forces Scheme and is armed and equipped on a scale approaching that of the Indian Army.

Pay and allowances for officers and men have been substantially increased.

Several units live now in up-to-date and sanitary barracks and it is hoped that the time is not far distant when whole Army will be properly housed.

The auxiliary services, Medical, Veterinary and Transport have been reorganised.

Free rations have been sanctioned in the majority of units.

A Cantonment administration is in process of formation to ensure the better administration of the Military areas.

Thanks to the foresight shown by Your Exalted Highness in the reorganisation of the Army and to the continued interest which you have shown in the welfare of officers and men, units may soon be expected to reach a high standard of efficiency. All ranks of Your Exalted Highness' Army are happy and contented.

On this auspicious occasion, it is the sincere prayer of all ranks of your loyal and devoted Army that Your Exalted Highness may be spared to rule over us, your subjects, for many many years to come.

سپاسنامہ

نظم جمعیت سرکارعالی

جو بتاریخ ۲ - ذیحجة الحرام بمقام بیلا دسٹا گزرانا گیا

جہان پناہ - کی افواج دو حصوں میں منقسم ہیں ایک وہ جن کو افواج نظم جمعیت کہا جاتا ہے - اور دوسری وافواج باقاعدہ کہلاتی ہیں - افواج نظم جمعیت ملک کی وہ قدیم فوج ہے جس کی تاریخ سلطنت آصفیہ کے ابتدائی عہد سے شروع ہوتی ہے اور جس کے کارنامے شاہانہ آصفیہ کے ہر وقت پسندیدہ رہے ہیں جب سے میں نے باتباع فرمان مبارک افواج نظم جمعیت کی سپاہ سالاری کا جائزہ حاصل کیا ہے - یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس سررشتہ کے جمعدار اور سپاہی اپنی آبائی وفاداری اور تاریخی جان نثاری کے جذبات کے حامل ہیں - یہ فوج آج بھی اُسی ابتدائی حالت میں ہے جس کا ذکر قدیم تواریخ دکن میں پایا جاتا ہے ضرورت ہے کہ عہد حاضرہ کی ترقیات کے لحاظ سے اسکو بھی آراستہ کیا جائے اور اس کے جوہر وفاداری کو چمکایا جائے تاکہ یہ بھی زمانہ کا ساتھ دیتے ہوئے بوقت ضرورت اپنی خاندانی اوریات کو تازہ کرسکے اور ملک ومالک کیلئے کارآمد ثابت ہو جس طرح ان کے بزرگ تھے اسی لحاظ سے مین نے اس کام کو شروع کردیا ہے اور یقین ہے کہ ظل اللہ کے مراحم خسروانہ سے یہ کام قریب میں انجام کو پہنچے گا -

مین اس قدیم تاریخی فوج اور محکمہ نظم جمعیت کی طرف سے مودبانہ مبارکباد عرض کرتا ہوں اور ان کی سرکار کے ساتھ جان نثاری اور وفاداری کا یقین دلاتا ہوں اور اس مبارک تقریب کی یادگار میں اُن کی طرف سے ایک قبضہ شمشیر جواہرنگار پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدائے پاک جہان پناہ کو ہمارے سرون پر تاقیامت صحت و اقبال کے ساتھ قایم رکھے آمین -



*5

COPY OF HIS EXALTED HIGHNESS THE NIZAM'S SPEECH AT BELLA VISTA ON 14TH FEBRUARY, 1937

Bara Saheb,

I am very glad to receive your address on behalf of the Military Department and much appreciate the sentiments expressed therein. I note with pleasure the various improvements effected in the Department during the 25 years of my rule. But I will be still more happy when I see that its progress continues unabated under your command, assisted as you are by an able staff and experienced officers, to the happiness and contentment of the Army placed under your charge.

Now to the Irregular Troops, I need hardly allude to its past meritorious achievements, as they find place in the annals of Deccan history, but I would only say that the memory of its glorious past will stimulate the present generation of Jamadars and sepoys to rise to the occasion and join hand in hand with their comrades of the Regular Army if we just educate them to the requirements of modern time and I am sure they will prove worthy of our trust.

سپاسنامہ

مجس آرائش بلدہ

جو بتاریخ ۴- ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ بمقام ھل فورٹ گزرانا گیا

To

Lieutenant-General His Exalted Highness, Rustum-i-Dowran,
Arastu-i-Zaman, Sipah Salar, Asaf Jah, Muzaffar-ul-
Mulk-wal-Mamalik, Nizam-ul-Mulk, Nizam-ud-Dowlah,
NAWAB SIR MIR OSMAN ALI KHAN, BAHADUR,
Fateh Jung, Sultan-ul-Ulum, G.C.S.I., G.B.E.,
Faithful Ally of the British Government,
Nizam of Hyderabad and Berar.

YOUR EXALTED HIGHNESS,

It is my proud privilege as President of the City Improvement Board to welcome you and to tender our sincere congratulations for the successful termination of 25 years of Your Exalted Highness' eventful and august rule. And our earnest prayer—a prayer which is in the heart of every one of your subjects—is that you may long continue to be at the helm of this great State and to guide the destinies of the millions that inhabit it.

Soon after your accession, Your Exalted Highness was pleased to order the formation of the City Improvement Board with a view to ameliorate the living conditions of the citizens of Hyderabad. During these 24 years, the Board has been able to supply a great many wants of a modern city to your capital and to effect various improvements in all directions at a cost of about two crores of rupees. And this could not have been achieved but for the keen interest which Your Exalted Highness has shown in working of the Board.

After the floods of 1908, the river banks presented an appalling sight. One of the first steps taken by the City

Improvement Board was to make them beautiful and useful by laying out gardens and constructing roads along them to serve as drives. A long park of about 16 acres so urgently needed for city dwellers was made on the north bank of the River from Musallam Jung Bridge to the Afzul Ganj Bridge; and our humble request now is that permission may graciously be given to name it "Osmania Jubilee Park" in commemoration of Your Exalted Highness' Silver Jubilee.

The most important work of slum clearance, which means the demolition and the replanning of overcrowded and insanitary areas, has been carried on steadily. The Firman of Your Exalted Highness dated 15th Rabiulawal 1343 Hijri, issued after the slum improvement of the Nampally area, has given a great impetus to this side of the Board's activities. About 14 localities have been improved at a cost of about sixty lakhs of rupees covering an area of about 700 acres.

Very great care has been used in these operations to safeguard the comforts of people dishoused in the slum areas. Open places round the city have been acquired and sanitary houses have been built and given out on rents varying from Rs. 10-8-0 to one rupee per mensem. About 2500 houses have been constructed in 11 centres at a cost of thirty lakhs of rupees where about 10,000 citizens are living happily and blessing Your Exalted Highness. I may take the liberty of pointing out here that your city of Hyderabad is perhaps in advance of other cities of India in having successfully solved the problem of housing the poor.

I have great pleasure in mentioning that Maharaja Sir Kishen Pershad Bahadur, Sadr-e-Azam of Your Exalted Highness' Executive Council, has been supporting the cause of Child Welfare with generous sympathy and has given large sums for constructing Infant Welfare Centres, Children's Parks fitted with play appliances; and at his instance bathrooms for women of the depressed class have been provided. The Board has given free sites and constructed these works which have added to the happiness of children and women and raised the level of their outlook on life.

The general wants of middle-class people have also received due attention. Suburbs have been developed by constructing roads and drains, and plots demarcated where

such people have built their dwelling-houses in some places under the guidance of the Board. In this way some healthy suburbs have sprung up, enhancing the beauty of the capital.

The needs of merchants with whom the prosperity of the country rests have not escaped our attention. Pathergatti, the trade centre of the city, has been reconstructed with imposing shops and arcades; the widening and dust-proofing of the main road through the Chaderghat area has greatly encouraged business, and has established a shopping centre of great value near the Station Road. Muazzam Jahi Market which was opened by Your Exalted Highness will ultimately prove of great value to the city.

Direct roads have been constructed connecting important centres of the city, and main roads have been made dust-proof to relieve the public from the inconvenience of modern fast traffic. An unique feature of the road from the Grain Market to the Railway Station is the separation of the fast traffic from the slow by providing separate sections.

The Public Gardens given in the charge of the Board by your command have been greatly improved by providing lights, widening roads, improving swanneries and giving runs for lions and tigers, etc.

Lately the City Improvement Board had the honour to carry out the commands of Your Exalted Highness and rebuild the Nabi Khana of Moulvi Khair-ul-Mubin at Pathergatti, and I am glad to be able to say that the Board as builders have been of great assistance to other departments and bodies in the construction of important buildings. In short, every endeavour has been made by it to fulfil the objects for which Your Exalted Highness thought it necessary to create it as a special department. And I may claim that the work done by the Board during the last 24 years has resulted in the general improvement of the social, moral and physical conditions of the citizens.

MUAZZAM JAH.

HILL FORT,
4th Zilhajja 1355 *Hijri*
16*th February* 1937

ارشاد خسروی

بجواب سپاسنامه مجلس آرائش بلده

مترشده ۴ - ذیحجة الحرام سنه ۵۵ ه بمقام هل فورٹ

REPLY OF HIS EXALTED HIGHNESS TO THE CITY IMPROVEMENT BOARD ADDRESS

I have listened to your Address with great interest and am pleased with the achievements of the City Improvement Board during the 24 years of its existence which coincide very nearly with the period of my own rule. The improvements effected in my Capital speak for themselves as they are plain to anyone who visits the city. For Hyderabad owes its present beauty to a great extent to your Board. More important still is the care which your Board has bestowed on the housing of the poor, and it is a source of satisfaction to me to learn that my Capital is in advance of other Indian cities in the way it has dealt with this difficult problem.

The restoration of the areas devastated by the flood of 1908, and the laying out of parks and gardens is an achievement which reflects credit on your Board.

I am specially pleased with the good work done in forming centres of child welfare, and the provision of baths for women of the poorer classes. This philanthropic work owes much to the generosity of Maharaja Sir Kishen Pershad Bahadur, the President of my Council, and his well-known sympathy with the poor.

In appointing you as the President of the City Improvement Board, I knew that the work of city improvement would be congenial to your temperament. I am glad to see that this expectation has been fulfilled, and that you, with the able assistance of your officers, and Members of the Board, have carried out your duties to my satisfaction.

Let me conclude by saying that the City Improvement Board should see that its time and resources are devoted more to the clearance of slums and the better housing of the poor than to works that are intended for mere show or display. I wish your department great success in this useful work.

سپاسنامہ

مجلس بلدیہ

جو بتاریخ ٥۔ ذیحجۃ الحرام سنہ ١٣٥٥ ھ
بمقام جوبلی حال باغ عامہ گزرانا گیا

ظل اللہ۔ ہم وفا کیش سب سے پہلے صمیم قلب سے خدا ے بزرگ و برتر کا شکرا دا کرتے ہیں کہ اُس نے ہم وابستگان دامن دولت شاہی کو حضور والا کے شاندار (٢٥) سالہ دور فرمانروائی کے نقروی جشن کی مسرتوں سے حصہ پانے کا موقع عطا فرمایا اور پھر اعماق قلب سے خدا مان بندگان اقدس کی شکرگزاری بھی اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ بکمال مکرمت خسروانہ ہم فدایوں کو سلطنت کے اس عظیم ترین جشن مسرت کے موقع پر سپاسنامہ پیش کرنے کی عزت عطا فرمائی گئی۔

خسروا۔ ہم جان نثار جانتے ہیں کہ ذات شاہانہ کو کثیر مصروفیتوں سے دو چار ہونا اور اس طرح اپنی عزیز رعایا کے مختلف طبقوں کو اپنے بخت کی رسائی پر فخر و ناز کرنے کا موقع مرحمت فرمایا ہے اس لئے اس موقع پر ہمیں اپنے جذبات کے بحر متلاطم کو اس سپاسنامہ کے ذریعہ اس طرح پیش کرنا ہے کہ اس سمائی ”کوزے“ کی وسعتوں سے آگے نہ بڑھے تاکہ وہ وجود محترم جو اپنی عزیز رعیت کے خوش رکھنے اور اس کو راحت پہونچانے کی خاطر راحت و آرام کا ذرہ برابر خیال کئے بغیر برابر (٢٥) سال سے مصروف کار ہے آج

جبکہ ان عظیم الشان کارناموں پر ہر طرح اظہار مسرت بے پایان ہو رہا ہے کسی قسم کی زحمت محسوس نہ فرمائے تاہم ان کارناموں کی کثرت ہے جو اس (۲۵) سالہ مدت میں ذات والا صفات کی رعیت پرورانہ مساعی کی بدولت انجام کو پہونچ چکے ہیں اور جن کی نظیر تاریخ حکومت آصفیہ میں نہیں ملسکتی اگر ان سب کو مختصراً ہی بیان کرنے کی کوشش کیجائیگی تو سپاسنامہ کی گنجایش ''کوزے'' کی جسامت اختیار کرنے سے انکار کر دیگی۔

شاہا۔ رعایائے حضور پرنور کی زندگی کا کونسا شعبہ ایسا ہے جس کی ایک دن کی عہد میمنت مہد کی ترقیاں بھی ضخیم جلدوں کی طالب نہوں۔ باب حکومت جامعہ عثمانیہ۔ زراعت۔ تجارت و حرفت۔ ڈرینج۔ امداد باہمی۔ آرایش بلدہ آثار قدیمہ۔ جیسے وسیع اور قوم ساز جدید سررشتوں کا قیام حضور والا ہی کی روشن دماغی و ضرورت شناسی کا پرتو ہیں اور نظم و نسق کے قدیم سررشتوں اور خصوصاً تعمیرات و آبپاشی اور عدالت کی وسعت و ترقی حضرت حکیم السیاست ہی کے اشارہ چشم کی مرہون منت ہیں قدرت سے اسی لئے آنکھیں عطا کی گئی ہیں کہ اس مبارک عہد عثمانی کی ہر جہتی ترقیوں اور ملکی گوناگوں کرشمہ سازیوں کو دیکھیں اور دل اسی لئے مرحمت ہوے ہیں کہ ان سے متاثر اور خوشی سے مرہون اور ہمارے جذبہ شاہ پرستی میں ممنونیت و احسان مندی بھی شامل ہو جائیں۔

کرم گسترا۔ ہم فدا کاروں میں ان تمام (۲۵) سالہ برکات دور عثمانی کو گنوانے اور ان سے جو جو فائدے ملک کو پہونچ رہے ہیں ان کا احصاء

کرنے کا یارا نہیں ہے - ہمیں ڈر ہے کہ اس کثرت میں ہم کھو جائینگے - حالانکہ اس مبارک تاریخی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم جان نثاروں کو سب سے پہلے اپنے ہی وجود پر نظر ڈالکر یہ محسوس کرنا ہے کہ حضور والانے بلدیئہ میں توسیع عطا فرما کر مقامی شہریت کا مقام کس درجہ بلند فرما دیا ہے -

اعلحضرتا - سنہ ۱۳۴۴ف سے قبل بلدیہ بلدیہ نہ تھا بلکہ مجلس صفائی جہاں انتخابی اصول پر پبلک کے نمایندے کو اس مجلس میں بیٹھنے کا کوئی حق نہ تھا مگر سنہ ۱۳۴۴ف میں اولین انتخابات عمومی عمل میں آئے مجلس صفائی بلدیہ کہلائی اور اہل شہر نے حیدرآباد اور محکمہ صفائی کی پوری تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنے وکیل بھیجے بعض خاص طبقوں کو نمائندگی کا حق ملا اور بعض خاص اغراض کی حفاظت نمائندگی کے ذریعہ ہوئی - مجلس صفائی کی یہ ترقی اسی روز سے متوقع تھی جبکہ بندگان اقدس نے تخت آصفی کو زینت بخشنے کے بعد ہی ایک فرمان واجب الاذعان کے ذریعہ اپنے عزیز رعایا کو بلا طلب عصری مقتضیات کے بموجب ترقی پذیر طریق حکومت سے سرفراز فرمانے اور اس کو زیادہ سے زیادہ اعتماد میں لینے کی بشارت سنائی تھی - ہم فدائی ہی کیا ممالک محروسہ سرکار عالی کا ہر ایک فرد انتہائی ممنونیت کے ساتھ یہ محسوس کر رہا ہے کہ عوام کو اسی روز سے اس نئے طرز کے اعتماد کے قابل بھی بنایا جا رہا ہے - حضور شاہانہ کی انہیں مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا اور اس میں خودداری اور فرض شناسی کا احساس بڑھتا جا رہا ہے اور یہ احساس بھی برابر ترقی پذیر ہے کہ ملک کو خود مکتفی بنایا جائے - اس شاہانہ سرپرستی و رعیت نوازی کا ادنی کرشمہ ہے کہ

مجلس صفائی مجلس بلدیہ ہوگئی اور بلدیہ کی یہ انتہائی خوش نصیبی ہے کہ جشن سیمیں کی اس دلنواز تقریب میں اسں کو جدید حقوق یافتہ شہر کی جانب سے سپاسنامہ گذرانیے کا طلائی موقع منجانب اللہ عطا ہوا۔

شاہا۔ ہم وفاکیش بکمال عقیدت عرض پرداز ہیں کہ اسں وقت بھی جبکہ مجلس مجلس صفائی ہی تھی خسرو فلک رکاب کے لطف عمیم سے شہریوں کی بہرہ اندوزی جاری تھی حاجتیں روا ہوتی رہتی تھی مگر جب سے ہم ذروں کو خورشیدی پرتو کیساتھ بلدیے میں جگہ حاصل کرنے اور شہر کی ضرورتوں کی تکمیل میں سرکاری عہدہ داروں کا ہاتھ بٹانے کا موقع عطا فرمایا گیا ہے ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ حضرت حکیم السیاست کا یہ عمل حکمت و دانائی سے مملو ہے ۔ طریق انتخاب کے رواج سے قبل ارباب کار کو شہری ضروریات کا نہ تو زیادہ سے زیادہ علم ہو سکتا تھا اور نہ مجلس کے کاموں کو تیز ترکرنے کے لئے اسں میں کوئی طاقت اور قوت محرکہ موجد تھی اور پھر عوام کو اپنے ضروریات کے حکام تک پہونچانے میں دقت درپیش ہوتی تھی مگر اب یہ بات نہیں رہی ہے اراکین بلدیہ کا اپنی اپنی سمت یا طبقہ کی ضروریات سے آگاہ رہنا اور ان کو پورا کرانیکی حتی الامکان کوشش کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ان کی رفتار و گفتار پر ان سمتوں یا طبقوں کی برابر نظر ہوتی ہے جن کی وہ نمایندگی کر رہے ہیں اور چونکہ وہ ان کے آگے مسؤل ہوتے ہیں اس لئے انہیں یقین ہوتا ہے کہ اگر ان سے ادائی فرائض میں کوئی کوتاہی ہوگی تو وہ اپنے منتخبین کا اعتماد کھودینگے اسں لئے اب بلدیے کے کاموں میں حکام سرکاری اور مختلف نمائندوں کے خوشگوار تعاون میں امکانی عجلت اور خوبی پیدا کر دی ہے اور

ہمیں یقین ہے کہ اگر اس یادگاری تقریب میں ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی وہ تخفیف بحال فرما دی جائے جو حکومتی امداد کی رقم میں بہ عمل آئی ہے تو حیدرآباد کے شہریوں کی حاجت روائیاں جلد جلد ہونے لگیں گی۔

شاہا۔ اپنی حکومت کی فیاضانہ سرپرستیوں کے باوجود مجلس بلدیہ اس قابل نہیں ہوئی ہے کہ اہل شہر کی صحت و سلامتی سے راست تعلق رکھنے والی ضروریات کی بھی تکمیل کر سکے۔ اسی درماندگی کا نتیجہ ہے کہ شہر کے اکثر بیشتر حصوں میں نہ موریوں کا کافی انتظام ہو سکا ہے نہ سڑکوں کا اور نہ برقی روشنی کا۔ اگر اس مبارک تقریب میں مجلس بلدیہ کو اپنی فیاض و رحمدل حکومت سے مزید مالی امداد حاصل ہو جائے تو نہایت اہم ضرورتیں ایک نہایت قلیل عرصے میں پوری ہو جائیگی اور حضور شاہانہ کی عزیز رعایا ان گوناگوں پریشانیوں اور ان مختلف الانواع مصیبتوں سے جلد نجات حاصل کریگی۔ جن سے اس کو مجلس بلدیہ کی بے مائیگی و بے بضاعتی کے باعث دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔

آخر میں اس معروضہ کو ختم کرتے ہوئے ہم وفاکیش جان نثار بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ ہمارے شاہ ذیجاہ کی عمر و اقبال میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو۔ یہ شہزادگان بلند اقبال و شہزادیاں فرق نال واراکین خانوادہ آصفیہ تادیرگاہ سلامت باکرامت رہیں اور مملکت اپنی تاریخی عظمت و رفعت کے ساتھ تاقیام قیامت قائم رہے اور خدائے ذوالجلال و والاکرام اپنے فضل بے حساب سے اعلیحضرت بندگان عالی کی طلائی والماسی جوبلی کی شادمانیاں بھی نصیب کرے۔ آمین۔

سپاسنامہ

جاگیرداران جو بمقام جوبلی ھال

بتاریخ ٥ - ذیحجۃ الحرام سنہ ١٣٥٥ھ گزرانا گیا

بہ بارگاہ سلطان جہاں پناہ حضرت ظل اللہ خورشید مطلع عظمت وجاہ
اعلیحضرت سلطان العلوم شہریار دکن خلداللہ ملکہ و سلطنتہ

جہاں پناہ

ہم جان نثاران موروثی و نمک خواران قدیم کیلئے جن کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کا ایک ایک قطرہ خانوادۂ آصفی کے ساتھ جذبات عقیدت و جان سپاری سے معمور ہے آج کا دن بلاشبہ و بغیر مبالغہ یوم عید سے زیادہ ہے جبکہ ہم اپنے آقاء رعایا پرور و قدرشناس کے پچیس سالہ دور حکومت کی مبارکباد بارگاہ عالی میں بصمیم قلب عرض کرنے کے لئے حاضر ہیں -

عالیجاہ

یوں تو حضرت مغفرت مآب کے بعد سے عہد ہمایونی تک مطلع دکن پر جتنے کواکب چمکے ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر رشک آفتاب و مہتاب تھا لیکن تدبر و فراست کی وہ چمک عدل گستری و رعایاء پروری کی وہ ضیا حکمت و سیاست کا وہ نور جس نے جبین انور سے چمک کر تاریخ دکن کو منور کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ بے مثل اور لاجواب ہے اور بے شبہہ ناممکن ہے کہ اس عہد مسعود کی ایک

ایک ترقی اور اصلاح کو اس مختصر معروضہ میں تفصیل کے ساتھ نہیں اجمال ہی کیساتھ بیان کیا جائے تعلیمات کے میزانیہ کا غیر معمولی اضافہ جامعہ عثمانیہ کا قیام عدلیہ کا انتظامی اداروں سے الگ ہو کر مصروف انصاف رسانی ہو جانا محکمہ زراعت کی کوششیں، صنعت و حرفت کی ترقی، محکمہ امداد باہمی کی مساعی، مالگزاری میں بے مثل رعایتیں، رعایا کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی طرف ظل سبحانی کی خاص توجہ آبپاشی کی عظیم الشان تجاویز دارالسلطنت میں بلدیہ کا قیام آرائش بلدہ کے ذریعہ بلدہ کی گنجان اور غیر صحت بخش آبادیوں کی اصلاح و درستی اور قیام باب حکومت کے بعد ہی مجلس وضع قوانین کی توسیع کی طرف توجہ اُن میں سے ہر ایک کا تقاضہ ہے کہ ع "سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کیلئے"

ظل اللہ

جو کچھ عرض کیا گیا وہ ان توجہات شاہانہ سے متعلق ہے جو رعایا کی عام فلاح و بہبود کیلئے مبذول فرمائی گئی مملکت آصفیہ میں جو سلطنت مغلیہ کی تنہا یادگار رہے ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو ہمیشہ استحکام قصر حکومت کیلئے اہم ترستون تصور کیا گیا اس کے قیام و تحفظ پر شاہان حکمت مآب و سیاست شناس نے ہمیشہ سب سے زیادہ توجہ مبذول فرمائی اور خصوصاً سلاطین آصفیہ کی حکمت عملی یہی رہی کہ اس کی عظمت اور وقار کو ہمیشہ ترقی دی جائے تاکہ اُس سے حکومت کی عظمت اور حکومت کا وقار برقرار رہے۔ یہ طبقہ طبقہ جاگیرداران ہے جو سرکار کا سب سے زیادہ جان نثار اطاعت گزار ہے اس طبقہ میں اُنہیں افراد کو جگہ دیگئی جس کی وفاداری آزمودہ اور جس کی عقیدت و محبت ہر قسم کے شک

وشبہ سے پاک تھی۔ حضرت اقدس واعلی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اس طبقہ کے افراد نے سلطنت آصفیہ کے قیام و استحکام میں کیا کیا خدمات انجام دیں اور کس طرح اُن کے خون سے گلستان دکن سینچا گیا یہ جملے کسی اور کو ممکن ہے خود سرائی نظر آئیں لیکن ہم کو یقین ہے کہ ایک سلطان کی بارگاہ میں بعید از حقیقت تصور نہ کیئے جائیں گے۔

آقائے ولی نعمت

ہم معترف ہیں ہمارا ہر سر مو شاہد ہے کہ سلاطین آصفیہ نے ایک قدر شناس مالک کی طرح ہماری ہر ایک خدمت کو بہ نظر استحسان ملاحظہ فرمایا، اُس کا استحقاق سے بڑھکر صلہ دیا اور ہم کو اپنے آغوش رافت و رحمت میں اپنی اولاد کی طرح پرورش فرمایا۔ داستان ماضی کو صرف نظر کر کے بھی ہم سرکار کے عہد مقدس و مسعود کی ربع صدی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے سر عقیدت سے خم اور ہمارے قلوب محبت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ شاید دنیا کی نگاہ نہ دیکھ سکے لیکن ہم نے دیکھا اور ہم نے سمجھا کہ ایک عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ جو زاید ایک لاکھ مربع میل کے رقبہ اراضی اور تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ نفوس پر حکومت کر رہا ہو اپنی سادہ زندگی سے ہم کو ایسا سبق دے رہا ہے جس کی مثال آج تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔

ف ۲ ۔ مدرسہ جاگیرداران کے قیام کی طرف توجہ شاہانہ نے فی الحقیقت اس طبقہ کیلئے مسیحائی کا کام کیا ہے ہم کو یقین ہے کہ اگر مدرسہ کے نصاب اور طریقہ تعلیم میں اُن اصلاحات کی طرف توجہ کی گئی جس کا خاکہ مجلس جاگیرداران

نے پیش کیا ہے تو یقیناً یہ مدرسہ طبقہ جاگیرداران ہی کی نہیں بلکہ ملک کی کشتی کو ساحل مراد تک پہنچانے کا باعث ثابت ہوگا۔

ف ۳۔ حضرت اقدس ہی کے عہد مسعود میں مجلس جاگیرداران کو جو گزشتہ چالیس سال سے قایم ہے جاگیرداروں کے جملہ مسایل میں قطعی اور آخری فیصلہ سے قبل ذمہ دارانہ اور آزادانہ طور پر اظہار رائے کا موقع دیا گیا۔

ف ۴۔ جاگیرداروں کے مالی مشکلات کو رفع کرنے کے لئے ان کو نہ صرف امداداً قرضہ دینے کا انتظام فرمایا گیا بلکہ شرح سود میں بھی تخفیف فرمائی گئی۔

ظل اللہ! یہ ساری باتیں ہمارے سمند عقیدت و محبت کیلئے تازیانہ ہیں ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا ہر ایک فرد اپنے مال اپنی جان اور اپنے خون کے ہر قطرہ کو ہر وقت اپنے آقا، اور اس کی سلطنت پر قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔

آقاء ولی نعمت! یہی الطاف خسروانہ اس امر کی جرأت دلاتے ہیں کہ اس موقع پر جب کہ ہم کو بارگاہ سلطانی میں افتخار لب کشائی حاصل ہے بکمال ادب چند اور امور کو سمع ہمایونی تک پہنچانے کی عزت حاصل کریں اس عہد مسعود میں گو ہم حضرت اقدس واعلی کی ذات ستودہ صفات کو جاگیرداروں کی فلاح و بہبود کی طرف ہر طرح متوجہ پاتے ہیں لیکن یہ عرض کرنیکی باادب اجازت چاہی جاتی ہے کہ حالات حاضرہ اور فضاء موجودہ کے مدنظر یہ طبقہ حضرت ظل سبحانی کی مزید توجہات کا مستحق ہے یہ طبقہ جو کچھ دنوں قبل تک بڑی بڑی ذمہ داریوں کا حامل رہا ہے اس اعتماد و اقتدار سے جس کا

ہر لحاظ سے وہ مستحق ہے محروم ہو رہا ہے اس کے استحکام اور مضبوطی کیلئے جو اختیارات و اقتدارات عطاء کئے گئے تھے وہ روز بروز گھٹتے اور کمزور ہوتے جا رہے ہیں ہم جان نثاران موروثی اور وابستگان دامن آصفی باادب ملتجی ہیں کہ حضرت ظل اللہ کی نظر سیاست اثر بعجلت ممکنہ ملک کی اس اہم ترین ضرورت کی طرف متوجہ ہوگی اور طبقہ جاگیر داران کو پھر ایک مرتبہ وہی عزت و وقار اور ملک کی تاریخ میں وہی مقام عطا فرمایا جائیگا جو ان کے اجداد کو حاصل تھا۔

جہان پناہ! بندگان عالی کے اس پچیس سالہ دور حکومت میں طبقہ جاگیر داروں کے نوجوانوں نے علم و عمل کے میدان میں ثابت کر دیا کہ وہ کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہیں طبقہ جاگیر داروں کے افراد باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ملک کی ضرورت کی تکمیل کی اہلیت و قابلیت رکھنے کے ملک و مالک کی خدمت گزاری سے محروم رکھے جا رہے ہیں حالانکہ خود حضرت نے ایک سے زیادہ مرتبہ اس کا اظہار فرمایا ہے کہ ہم جان نثار ہی ملک کی آبیاری کے مستحق ہیں اور رہینگے۔

عالیجاہ! طبقہ جاگیر داران سلطنت آصفیہ کے ساتھ ایسی وابستگی اور اتنا گہرا اور قریبی تعلق رکھتا ہے کہ سلطنت اور جاگیر دار آپس میں غیر منفک اور بہر حیثیت ایک ہیں ملک کی کوئی سیاسی تحریک ملک کے اس ممتاز طبقہ کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکی لہذا ہر ایک سیاسی کیفیت سے ہم جان نثاروں کی کماحقہ واقفیت ضروری ہے تاریخ کے ہر ایک دور میں ہم جان نثاروں نے ملک

کی سیاسیات میں سب سے زیادہ پیش پیش حصہ لیا ہے موجودہ حالات میں بھی جب کہ وفاق کے مسائل ہندوستان اور خصوصاً حیدر آباد کی سیاست میں غیر معمولی اہمیت پیدا کر رہے ہیں یہ جان نثار اس کا یقین کامل رکھتے ہیں کہ ہم ملک کے سیاسی حالات سے ناواقف نہ رکھے جائیں گے اور ہم کو قبل از قبل اظہار رائے کا موقع دیا جائیگا - ہماری دعا ہے کہ خدائے قادر قیوم ہمارے شاہ ذیجاہ کے اقتدارات شاہی و عظمت و وقار کو ہمیشہ برقرار رکھے اور سلطنت آصفیہ ہر قسم کے نقصان اور اندیشہ سے محفوظ رہے سرکار کے عہد مسعود میں جو قیمتی سبق ہم نے اپنی ذمہ داریوں اور رعایا کی بہبود کے متعلق حاصل کیا ہے - ہم یقین دلاتے ہیں کہ اُن ذمہ داریوں کو جو ایک طرف مالک سے وفاداری اور دوسری طرف رعایا کی خوشحالی کے متعلق ہم پر عاید ہوتی ہیں سرکار کے زیر سایہ عاطفت ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے اور سرکار کی خوشنودی کا باعث ہوں گے ہم جان نثاران موروثی بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر حضرت جہان پناہ کو تخت سلطنت دکن پر بکمال عظمت وجبروت جلوہ فرما رکھے اور ہم اسی طرح بارگاہ عالی میں گولڈن و ڈیمنڈ جوبلی کی مبارک باد عرض کرنے کی عزت حاصل کریں -

الٰہی آفتاب عمر و اقبال شاہ رعایا پرور قدما نواز ہمیشہ تابان و درخشان باد -

گزرانیدگان جان نثاران موروثی و نمک خواران قدیم

طبقۂ جاگیرداران سلطنت آصفیہ

*6

سپاسنامہ

منجانب وکلاء ممالک محروسہ سرکار عالی
بہ تقریب سلور جوبلی مبارک خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
جو بتاریخ ۵ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ ھ گزرانا گیا۔

بہ پیشگاہ بندگان اعلحضرت نوشیروان معدلت قدر قدرت
قوی شوکت رستم دوراں ارسطوے زمان
ہز اکزالٹیڈ ہائینس آصفجاہ سابع مظفر الملک و الممالک
نظام الدولہ فتح جنگ محی الملۃ والدین
سلطان العلوم نواب سر میر عثمان علی خان
بہادر

معدلت پناہ! ہم متوسلین دربار معدلت وکلائے ریاست ابد مدت اُس عادل حقیقی کے آستانہ پر سر بسجود ہیں جس کے الطاف بے کراں نے یہ مبارک دن دکھایا جبکہ ہم شاہ ذیجاہ کی بارگاہ نصفت پناہ میں اس زندہ جاوید پچیس سالہ عہد معدلت مہد کی مبارک تقریب کے موقع پر بکمال احترام انتہائی قلوب اور وفاداری سے معمور مبارکباد عرض کرنے کی عزت حاصل کر رہے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ۲/۱ ۲ صدی قبل کے پر آشوب زمانہ میں حضرت آصفجاہ اول نے جس ایوان مملکت کی داغ بیل ڈالی اور جس کی تدریجی ترقی سنین مابعد میں دودمان آصفجاہی کے تدبر کی منت پذیر رہی وہ

حضور پر نور کے بحر العقول پچیس سالہ عہد حکومت کی بدولت آج اپنی سیاسی استواری - مالیاتی اقبالمندی - انتظامی کامرانی اور عدالتی اساس کی مضبوطی کی وجہ سے ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی آپ نظیر ہے -

شعبۂ عدالت میں خاص طور پر حضرت اقدس واعلی کی نگاہ عدل گستر نے وہ کام کئے ہیں کہ سلطنت آصفیہ کا عدالتی نظام ہر جگہ رشک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے - چند مہینے ہوے کہ ہمارے فاضل چیف جسٹس صاحب نے (سال نو کی نوید) کے ساتھ ایک (Brouche) شائع فرمایا ہے جن میں اُن خوش آئینوں کی بصیرت افروز تفصیل درج ہے جو سر رشتہ عدالت کو شاہی توجہ سے حاصل ہوئی ہیں اس لئے یہاں اجمالاً یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ بندگان اقدس کے عہد زرین میں عدالتی اور انتظامی فرائض کی علٰحدگی حکامان عدالت کے معیار قابلیت کی بلندی عدالت العالیہ کیلئے منشور خسروی کا اجراء اور زمانہ کے حالات اور ضرورتوں کے مدنظر آئین وقوانین کا نفاذ ایسے اساسی امور ہیں جو اصلی انصاف کی بنیاد اور رعایا کی وفاداری اور خیر سگالی کے ضامن ہیں - حضور انور کے سایۂ عاطفت میں مذہب ملت کے امتیاز کے بغیر انصاف کی حکمرانی ہے اور یہاں کی رعایا یہاں کے وکلاء اور حکامان عدالت اپنے آقائے ذی وقار میں معدلت و نصفت گستری کا ایسا قابل تقلید نمونہ پاتے ہیں جس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی -

اس عہد زرین کی یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کا شکریہ ادا کرنا ہمارے امکان سے باہر ہے ان کے علاوہ امتحان وکالت کے معیار کی بلندی جامعہ عثمانیہ

میں شعبۂ قانون کا قیام اور طبقۂ وکلاء کے ممتاز افراد کی حوصلہ افزائی ایسی مستزاد عنایتیں ہیں جنھوں نے نقش امتنان کو ہمارے دلوں پر ہمیشہ کیلئے مرتسم کردیا ہے اور ہم بکمال احترام یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ ہمارا طبقہ اپنے فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دیکر اپنے مہربان مالک کی خوشنودی حاصل کرنے کو اپنا شعار سمجھتا ہے - رعایائے ملک کی اخلاقی - تعلیمی - معاشی سماجی اور آئینی اصلاح کی تحریکات میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کو اپنا فرض جانتا ہے اور ملک و مالک کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کو اپنا سیاسی مذہب تصور کرتا ہے -

ان ہی جذبات کی یہ کارفرمائی ہے کہ ہم آج آستان معدلت نشان پر عقیدتمندانہ مبارک کا نذرانہ بکمال ادب گذرانتے ہیں اور درگاہ رب العزت میں صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضور والا کی معدلت نوازیوں سے ایک مدت مدید تک ملک کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے اور پرچم آصفی کو پورے آب و تاب کے ساتھ مملکت دکن پر تا قیام شمس و قمر سایہ گستر رکھے -

جہانت بکام و فلک یار باد — جہاں آفرینت نگہدار باد

درونت بتائید حق شاد باد — دل و دین و اقلیمت آباد باد

منجانب وکلاء دکن

خواجہ عبدالعزیز ایڈوکیٹ - صدر انجمن وکلاء

سپاسنامہ

طبقۂ ساہوکاران

جو بتاریخ ۵۔ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ

کو بمقام جوبلی ہال باغ عام گزرانا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھدیہ تبریک و تہنیت

بہ بارگاہ رفعت پائیگاہ آقائے نامدار اعلیحضرت قدر قدرت مظفر الملک والممالک نظام الملک آصفجاہ سابع نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ جی۔سی۔ یس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ای۔ سلطان العلوم خسرو دکن و برار زاد اللہ عمرہٗ واقبالہ، وخلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہ۔

پرماتما اللہ جل شانہ کی درگاہ میں اس امر کا مخلصانہ شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ کے پچیس سالہ عہد حکومت کے جشن سیمین کی خوشی منانے کا مسرت بار موقع ہم کو عطا فرمایا ہم خادمان در دولت آقائے ذیجاہ حضرت آصف جاہ سابع کی بارگاہ ہمایونی میں طبقہ ساہوکاران و تجاران کی جانب سے بہ کمال ادب و عقیدتمندی یہ ہدیہ تہنیت ایسے نیک مآل و ہمایون فال موقع پر پیش کرنے کی عزت حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ اعلیحضرت کے پچیس سالہ دور سریر آرائی کی خوشی

جشن سیمین سے منائی جاکر اس کا سلسلہ عہد میمنت مہد کے پچاس سالہ جشن طلائی میں بہ افضال الٰہی شامل ہو چکا ہے - چنانچہ اس مسعود و مبارک موقع پر ہم جان نثاروں کے ساتھ سرکار و الا تبار کی جمیع رعایا، عقیدت سرشت ہر گوشہ ملک میں آج اپنے آقائے ولی نعمت کی ترقی عمر و اقبال و ازدیاد دولت و ثروت کے لیے بکمال خلوص دست بدعا ہے -

شاھا! خداوند عالم کے فضل و کرم اور خود بدولت واقبال کی نظر رعیت پروری و ہمدردی سے اعلیٰحضرت کے عہد حکومت میں جمیع رعایا، سرکار عالی وقار کو جو بے شمار نعمتیں عطا ہوئی ہیں اور ہر حصہ ملک و شعبہ سلطنت میں محض ذات شاہانہ کے الطاف آمود توجہات سے ترقی و اصلاحات رو بہ عمل لائے جاکر جو امن و سکون اور مرفہ الحالی ہر طبقہ رعایا، کو حاصل ہوئی ہے اُس کا کماحقہ، شکریہ ادا کرنے سے زبان و قلم قاصر ہے - اعلیٰحضرت کے فیوض و برکات سے اس ملک کی خوش نصیب رعایا کا ہر فرد بلالحاظ مذہب و ملت بہ درجہ اتم فیضیاب ہونے سے یہاں جو بین الاقوام اتحاد و رواداری قایم ہے اس کی نظیر ممالک دیگر میں بمشکل نظر آتی ہے -

بندگان اقدس و اعلی کی نظر فیض اثر ہر طبقہ رعایا کی فلاح و بہبود پر شبانہ روز مبذول رہتی ہے جس کی بدولت بہ الطاف شاہانہ دو عظیم الشان ادارہ جات یعنی مجلس وضع قوانین و مجلس بلدیہ میں مختلف گروہ رعایا کے نمایندے شریک فرمائے گئے ہیں تاکہ ہر طبقہ رعایا کو ملک کی صلاح و فلاح میں حصہ لینے کا موقع ملے - چنانچہ اس اطاعت گذار و جان نثار گروہ ساہوکاران و تاجران کو بھی معروضہ صدر ادارہ جات میں شرف نمایندگی سے سرفراز فرمایا

گیا ہے تا کہ ہم فدائیوں کو بھی اپنے مالک اور ملک کی خدمت ادا کرنے میں دیگر طبقات رعایا کے دوش بدوش رہنے کی عزت حاصل رہے۔ اس ذرہ نوازی کے لئے ہم جان نثاران شاہ پرست بہ صمیم قلب حضور پرنور کے مشکور ہیں اور بارگاہ ایزدی میں ہماری ہر دم دعا ہے کہ ہماری جان و مال اپنے آقائے ولی نعمت اور ملک پر نثار کرنے میں خداوند عالم ہمکو ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔

خسروا!

ہم فدائیان وفاشعار و اطاعت گذار کو آج یہ ہدیہ تہنیت بارگاہ ظل اللہی میں گذراننے کا جو افتخار بخشا گیا ہے اس کا بکمال عجز و ادب شکریہ پیش کرتے ہوئے درگاہ قاضی الحاجات میں ہم بصدق دل و فرط اخلاص دست دعا اٹھائے ہیں کہ خداوند کریم ہمارے ہر دلعزیز پادشاہ جمجاہ نواب میر عثمان علی خان بہادر کو کامیابی و بامرادی اور فتح و نصرت و اقبال مندی کے ساتھ دیرگاہ سریر آرائے سلطنت حیدرآباد فرخندہ بنیاد و برار رکھے اور ان کے سایہ عاطفت میں شاہزادگان والاشان و خانوادۂ شاہی کے جملہ ارکان نیز جمیع گروہ رعایاء ریاست ابد قرار اور برار خوش حال و فارغ البال رہیں اور سلطنت سرکار ذی وقار روز افزوں شان و شوکت کے ساتھ ہمیشہ قایم و دایم رہے فقط

فدائیان اطاعت کیش

ساہوکاران و تاجران ممالک محروسہ سرکار عالی وقار

سپاسنامہ

طبقہ دیسمکھان
جو جوبلی ھال باغ عامہ میں
۵ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ ھ کو گذرانا گیا

به بارگاه ملازمین اقدس واعلی حضرت قدر قدرت - قوی شوکت
سکندر صولت - دار احشمت - رستم دوران - ارسطوے زماں
مظفر الدوله مظفر الممالك نواب میر عثمان علیخان بہادر
فتح جنگ نظام الدوله نظام الملك جی - سی - ایس -
آئی - جی - سی - بی - ای - سلطان العلوم -
هزا کزالٹیڈ ھائینس دی نظام آف
حیدر آباد اینڈ برار آصف جاه سابع
خلد الله ملکه' وسلطنته'

بعداز آستان بوسی ——————— مودبانه عرض هے

ظل اللہ :-

ہم جان نثاران و نمکخواران قدیم طبقہ زمینداران دیسمکھان و دیسپانڈیان دولت آصفیہ کیلئے جشن سیمین کا یہ دن نہایت مبارک و مسعود ہے کہ ہمیں اپنے پر خلوص و دلی جذبات و فاداری و عقیدت مندی کو جو ہمارے لئے ایک فطرت ثانی کا درجہ رکھتے ہیں اپنے بادشاہ ذیجاہ کے بارگاہ ہمایونی میں اس

سپاسنامہ کا جامہ پہنا کر پیش کرنیکی عزت و خوش نصیبی کا موقع سرفراز ہوا ہے -

ہم جان نثاران کا طبقہ اسی ریاست ابد مدت کا ایک نہایت قدیم و باوقار و وفادار طبقہ ہے جس نے نہ صرف محنت و مشقت سے اس خطہ زمین کو سرسبز و شاداب بنانے میں اور عملی حکمرانی میں نمایاں حصہ لیا ہے - بلکہ عموماً شاہان سلف اور خصوصاً خانوادۂ آصفی سے اس طبقہ کی عقیدت مندی و وفاداری کی خصوصیت ایک حقیقت رہی ہے جو ہمارے لئے باعث فخر و مباہات ہے - اور سلاطین آصفیہ نے اس قدیم طبقہ کے ساتھ جو گرانبہا احسانات و عنایات مرعی رکھے ہیں اور جو عزت افزائی فرمائی ہے وہ شاہان آصفی کے روایتی مراحم خسروانہ کی ایک روشن دلیل ہے - اور اس طبقہ کے لئے ایک طرۂ امتیاز ہے -

اس موقع پر جبکہ بفضلہ تعالیٰ جشن سیمین مبارک منعقد ہو رہا ہے اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام رعایا کے قلوب خواہ وہ کسی طبقہ یا درجہ یا ملت کے ہوں - جذبات عقیدت مندی و شکر گزاری سے بریز ہیں - اس طبقہ کا اپنے آقائے ذیجاہ کے عنایات بے غایات کی شکر گزاری میں رطب اللسان ہونا اور اس مبارک تقریب میں اپنے اخلاص و نیازمندی کا حقیر ہدیہ تہنیت پیش کرنیکی سعادت حاصل کرنا اپنا فریضہ خیال کرتی ہے -

انفرادی حیثیت سے حضرت ہمایونی کی ذات بابرکات ایسے اعلیٰ صفات کا مجموعہ ہے کہ سلاطین پیشمن میں مشکل سے کوئی ایسی نظیر ملسکتی ہے - دولت و حشمت - جاہ و جلال - حکومت و صولت کے ساتھ تدبر و روشن ضمیری محنت و جفاکشی اور زندگی کی عدیم المثال سادگی اور ان سب کا طرۂ امتیاز رعایا پروری

یہ ایسے صفات ہیں جنکا حقیقت میں ذات شاہانہ میں مجتمع ہونا ہم رعایا کی خوش قسمتی ہے اور اپنی آپ نظیر ہے۔ اور اس خوش قسمتی پر رعایا جسقدر فخر و ناز کرے بجا و درست ہے۔ اجتماعی حیثیت سے اگر اس پچیس سالہ عہد حکومت کو فی الحقیقت اس ریاست ابد پائدار کی تاریخ میں ورق زرین کے نام سے موسوم کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کونسا ایسا شعبہ حکومت ہے جسپر ذات شاہانہ کی ذاتی توجہات عالی معطوف نہ ہوئی ہوں اور جسکی ترقی و اصلاح کی جانب خود ذات ہمایونی نے توجہ مبذول نہ فرمائی ہو۔ شعبہ تعلیمات و تعمیرات میں جو ترقی اس قلیل عرصہ میں ہماری مملکت نے ظل اللہ کے الطاف شاہانہ کی بدولت کی ہے وہ نہ صرف ہمارے لئے مایۂ ناز ہے بلکہ بیرونی علماء مدبرین و سیاحوں سے بھی بارہا خراج تحسین حاصل کرچکا ہے۔ صنعت و حرفت۔ تجارت۔ زراعت۔ طبابت غرض کوئی شعبہ حکومت ایسا نہیں ہے جسنے عہد عثمانی میں قابل قدر ترقی نہ کی ہو۔ ملک کی دماغی و عملی ترقی کیلئے ذات ہمایونی نے جو مساعی اس قلیل عہد حکومت میں فرمائی ہیں انکی صرف ایک جھلک اُس لقب سلطان العلوم میں دکھائی دیتی ہے۔ جس کو ملک کے جذبہ تشکر نے بطور ہدیہ ذات شاہانہ کے بارگاہ میں پیش کرنیکی عزت حاصل کی ہے۔ ذرائع آبپاشی کی توفیر۔ سڑکوں تالابوں اور دیگر عمارات ہائے سرکاری کی تعمیر اور اسی طرح کے سیکڑوں اصلاحی پروگرام جو رعایاء کے حق میں برکت و رحمت نازل کرنے والے ہیں جو ابتک عمل میں آچکے ہیں اور جو آرہے ہیں اور آیندہ آنے والے ہیں اسی سرچشمہ رعایاء پروری کے فیوض جاریہ ہیں جن سے رعایا شکر گزاری کے ساتھ مستفید ہورہی ہے اور ہوتی رہیگی۔

عہد عثمانی میں نہ صرف ملک و رعایا کے فلاح و بہبود کے تعمیری کاموں میں اصلاح و ترقی ہوئی ہے۔ بلکہ خود طریقہ حکمرانی میں دیگر ممالک متمدنہ کے ترقی پذیر رجحانات و حالات کے مدنظر بذریعہ فرامین مبارک ایک گونہ تبدیلی فرما کر تدبر و روشن ضمیری و رعایا پروری کی ایک بے مثال نظیر قایم فرمائی گئی ہے۔ اسی طرح عالمگیر اقتصادی مشکلات کے نازک زمانہ میں رعایاء کے ساتھ جو رعایتیں مرعی رکھی گئی ہیں اور رقم سرکاری کی معافیاں عطا فرمائی گئی ہیں انکے لئے رعایائے سرکار عالی جسقدر بھی اظہار تشکر کرے کم ہے۔ اور اسی طرح رعایاء کے فلاح و بہبودی و اقتصادی کی حالت درستی سے متعلق جو مفید تجاویز ذات ہمایونی اور حکومت کے پیش نظر ہیں انکے لئے بھی رعایاء ذات شاہانہ کی توجہ خاص کی ممنون احسان ہے۔ الغرض ذات اقدس و اعلی نے اپنے عہد فرمانروائی میں رعایائے ملک پر جن میں ہم فدویان و فاکیشان شامل ہیں جو گرانقدر احسانات ابتک فرمائے ہیں اُن میں روزانہ اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ان سب کی تشریح و شکر گزاری سے زبان قلم قاصر ہے۔ سچ تو یہ ہے

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

آخر میں ہم جان نثاران اپنی روایتی و فاکیشی و شہ پرستی اور عقیدت مندی کا دوبارہ یقین دلاتے ہوئے بارگاہ ملازمین حضرت اقدس میں یہ عرض کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں کہ نمکخواران موروثی کا یہ طبقہ انکے مورثوں کی طرح ملک و مالک کے خدمات بجالانے۔ اور اپنی جان نثاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے بسر و چشم ہر وقت تیار و آمادہ ہے۔ اور فدویان بارگاہ رب العالمین میں

بدل و جان یہ دعا کرتے ہیں کہ آقائے ولی نعمت مدظلہ العالی کے عمر واقبال و جاہ و جلال میں ترقی دے اور ذات شاہانہ کی رعایا پروری سے ایک مدت مدید تک ملک کو مستفید ہونیکا موقع مرحمت فرمائے - اور پرچم آصفی کو مملکت دکن پر تا قیام شمس و قمر سایہ گستر رکھے -

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد



سپاسنامہ

طبقہ کایستھان حیدرآباد

جو جوبلی ہال باغ عامہ میں بتاریخ ۵ - ذیحجۃ الحرام
سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا -

بحضور لامع النور اعلحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دار احشمت فریدون سطوت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی ارسطوے زمان افلاطون دوران خسرو دکن و برار ہز اکز الٹڈ ہائینس نواب میر عثمان علی خان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ سابع سلطان العلوم جی - سی - یس - آئی - جی - سی - بی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و دولتہ -

ہم جان نثاران و خانہ زادان موروثی ماتھر کایستھان حیدرآباد اہل خاندان واقربا، راجہ شیوراج دھرم ونت جو قیام سلطنت آصفی سے وابستہ دامان مبارک فرمانروایان سلطنت ابدمدت رہے ہیں آج اس مبارک و مسعود تقریب سلور جوبلی پر بکمال ادب و صدق دل سے مبارکبا دعرض کرنے کی عزت وسعادت حاصل کرنے کے لئے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوئے ہیں -

یہ امر اظہر من الشمس ہے جس کی تاریخ بھی شاہد ہے کہ فرقہ کایستھان قدیم الایام سے کیا بزمانہ عہد سلاطین مغلیہ و کیا بزمانہ حال اپنی خدمت گذاری

و جان نثاری کے صلہ میں مورد الطاف عنایات شاہانہ رہا ہے چنانچہ یہ ہی الطاف و مکارم تھے کہ جس کی بناء پر حضرت مغفرت مآب نواب آصفجاہ اول نے ہم خانہ زادوں کے خاندان کو اپنے ہمراہ رکاب دہلی سے حیدرآباد لاکر جاگیرات مناصب - سررشتہ جات اور اہم دفاتر ملکی و مال کی سردفتری اور قانون گوئی سے بصلہ خدمات جلیلہ و امانت و دیانت مفتخر و ممتاز فرمایا اس کے بعد ہر فرمانروائے وقت کے عہد میمنت مہد میں اس خاندان کے اعزاز و مراتب میں ترقی فرمائی گئی - بعہد حضرت غفران مکان علیہ الرحمتہ بمواقع سالگرہ مبارک بجواب اڈریس ہم خانہ زادان کے متعلق جو ارشاد ھمایونی شرفصدور لایا تھا وہ حسب ذیل ہے :—

نہیں آسان ہے کچھ منصب قانون گوئی
حاصل ملک کی رکھیں خبر بیش و کم
کیوں نہ آصف کو رہیں ایسے نمکخوار عزیز
جنکے ہیں نیک چلن - نیک روش - نیک خیال

یہ امر ہمارے لئے باعث فخر مباہات و مایہ ناز ہے کہ خود ملازمان جہاں پناہی کے عہد میمنت مہد میں بھی اس قدیم خاندان پر نوازشات خسروانہ مبذول رہی ہیں اور آئندہ بھی ہم جان نثاران موروثی کو ذات ہمایونی سے یہی توقعات وابستہ ہیں کہ جس طرح اور دیگر ممتاز خاندان ریاست ابد مدت اپنے آقائے ولی نعمت کے نظر لطف و کرم سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں اُسی طرح ہم وابستگان و دودمان آصفی کو نظر الطاف شاہانہ سے محروم نہ رکھا جائیگا -

یہ ہمارے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہوگی اگر ہم اُن تمام برکات دور عثمانی

کا اعادہ کریں جو ملک پر شامل حال ہیں اگرچیکہ حیدر آباد رفتار زمانہ کے تحت ہر دور میں کچھ نہ کچھ منازل ترقی طے کرتا رہا ہے مگر دور عثمانی وہ دور ہے جو نہ صرف آب زر سے لکھنے کے قابل بلکہ جس کی نظیر تاریخ میں ملنی محال ہے۔ بارگاہ صمدی سے ذات ہمایونی میں وہ تمام اوصاف معدلت و حکم رانی ودیعت فرمائے گئے ہیں جو ایک الوالعزم رعایا پرور سیاست دان حکمران میں ہونے چاہئیں۔ قیام جامعہ عثمانیہ۔ کارہائے تعمیرات و آبپاشی۔ عالمگیر کساد بازاری کے زمانہ میں ریاست کے مالیہ کا استحکام۔ حصول و توسیع ریلوے استرداد رقبہ رزیڈنسی۔ تصفیہ معاہدہ برار۔ اُمراو جاگیرداران ملک کا قرض سے سبکدوشی۔ رعایاو کاشتکاران کے ساتھ عمل معافی غرضیکہ ایسے ان گنت برکات کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے:۔

شکر نعمت ہائے تو چنداں کہ نعمت ہائے تو

آخر میں ہم خانہ زادان و نمکخواران پشتنی بارگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہیں کہ ہمارے ہر دل عزیز بادشاہ جمجاہ فریدون کلاہ کو اس ملک پر تاابد سایہ فگن رکھے اور ترقی عمر و اقبال معہ شہزادگان فرخ فال و شہزادیان ہمایوں خصال ابدالاباد تک سلامت باکرامت رکھے اور خدا مان جہاں پناہی کو ایسے ہی جلسہ ہائے گولڈن اور ڈائمنڈ جوبلی کی مسرت حاصل ہو۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

گذرانیدہ

خانہ زادان و جان نثاران موروثی ماتھر کایستھان اہل خاندان و اقرباء راجہ شیوراج دھرم ونت

سپاسنامه

طبقه زرتشتهان

جوجوبلی حال باغ عامه میں

بتاریخ ۵ - ذیحجة الحرام سنه ۱۳۵۵ھ

گزرانہ گیا

بنام خدا ایزد داد بخش

زہرگونہ شادی بما داد بخش

بذروہ عرض اقدس معلی حضرت پیر و مرشد جہان پناہ

ظل سبحانی اعلحضرت حضور پر نور بندگانعالی

متعالی مدظلہ العالی وخلد اللہ ملکہ

فرخا آرد بخوبی در پے ہم روزگار
شادمانی در نہاد و کامرانی رو بہ کار

ہست اکنون گاہ آن گیہان کتائے دادگر
آنکہ بودش ہست بود بندگان کردگار

شاہ عثمان آصف ہفتم جہاندار دکن
روشن از نامش نکونام نیاگان وتبار

آن گران سایہ کہ شد از پرتو خورشید او
مارا آورد ارہا خوشیدہ پیرار و پار

هر سخنور تر زبان و هر هنر در نیک خواه
بندگان شاه را در کار باشد هر دو کار

بر همه آمد سپاس آن جهان پرور خدیو
بر ستایش گر بویژه تا بگوید بی شمار

دادیزدان است آن دست و دل شاه دکن
دل بدستش داده از صدر روزگاران روزگار

ارجمند و ارج دان دانشور و آگاه دل
کس ندیده در جهان مانند او دانای کار

جشن بست و پنجساله گاه شاه نامور
رونما شد در دکن از بخشش پروردگار

جشن قربانی و این جشن شهی آمد بهم
ای خوشا سال هزار و سیصد و پنجاه و چار

یک بیک آواز ساز شادمانی شد بلند
رنج و اندوه رفت و دل بشگفت همچون لاله زار

خرمی و خوشدلی فرخندگی و فرخی
خان بخان و کو بکوی و سو بسو شد آشکار

نیکوئی با خود گرفته کار بزم آرائش
کار فرما فرهی سرگرم اندر کار و بار

*7

هر یکی خواهد ز یزدان دست برافراشته
کردگارا این همایون جشن بادا سازگار

تا مدست و هم دگر نائید چو او فرماندهی
تا جهان ماند بماند در جهان آن نامدار

رو مثا باد و از رخ گلزار او هنگام گل
سر پیچا و از سر شمشاد او باد بهار

هر که نتواند به بیند این شه جم جاه را
باد پر خون چشم او چون دیده اسفندیار

بادشاه چرخ چهارم تا بود گیتی فروز
شاه ماند شادمان و کامران و کامگار

تا ز آصف و ز سلیمان در جهان ماند سخن
گاه آصف جاه بادا جای گاه شهریار

پس از ستایش و نیایش پروردگار بی نیاز و خداوند بنده نواز ما زرتشتیان ریاست ابد مدت حیدرآباد فرخنده بنیاد با ادب تمام عقیدت مندی تمام بموقف عرض آستان بوسان بارگاه فلک پائیگاه جهان پناهی میرسانیم که دریں ایام فرخنده فرجام و هنگام میمنت ارتسام جشن سیمیں تکمیل سال بست و پنجمین عهد میمنت مهد حضرت ظل اللهی باعث فتح ابواب مسرت و فرحت بر قلوب خاص و عام و ما بندگان عقیدت التزام گشته نشاطی تازه و انبساطی بی اندازه دست داد۔

الحمد للہ والمنہ کہ دریں مملکت دکن صانہا اللہ عن الشر والفتن خلقی کثیر
وجمعی غفیر از ہرگروہ وملت از مائدۂ پرفائدہ دولت ابد مدت آصفیہ کامیاب
گردیدہ اند وازان جملہ برخی از فارسیان بہ مراحم خسروی بعہدہ ہائے
جلیلہ ومدارج عالیہ بملازمت سرکار مامور و مفتخر وبسیاری بہ تجارت وکاروبار
مصروف ومشتغل می باشند وبا دیگر رعایائے ایں سرکار ابدپائدار در زیر
ظلال ابد اتصال حضرت اقدس واعلی پرورش می یابند وبلا تفریق کیش و
ملت منظور نظر بادشاہی بودہ بہ مہد امن وامان مال وجان باسائش وآرامش
تمام آسودہ شب وروز دست دعائے ترقی عمرودولت وجاہ وحشمت خدایگانی
بدرگاہ ایزد متعال وقادر ذوالجلال برمی دارند کہ از روے فرمان مذہب
شان برایں طبقہ عقیدت کیشان لازم آمدہ کہ بہر جائی وشہر کہ در ظل عاطفت
وکنف حمایت پادشاہ وقت بسر برند در بند اختلاف مذہب نہ بودہ در ہر جشن
مذہبی ومجالس امثال آں بعد تقدیم لوازم ذکروعبادت رب العالمین کلمات
دعاء خیر بحق آں سلطان زمان از دل بزبان بر آرند کہ "اے ایزد کارساز
بی نیاز کہ لمعات اشراقات فیوضات تو جمیع مبدعات ارضی وسماوی را فرا
گرفتہ ماں بندگان بصدق دل بہ دعاے دوام عمرودولت شہریار کامگار ما
پرداختہ نصرت وفیروزی وامن وامان وحفظ وحراست ملکی وصحت وعافیت
واعتدال مزاج وہاج آں پادشاہ ذی جاہ را بجان ودل طالب وخواہان باشیم
چنانچہ ما اطاعت گزاران ہم برطبق این فرمان عمل نمودہ آن راسعادت دارین
می شماریم وایں سپاسنامہ فدویت شمامہ رابہ اظہار دعاء دلی خود بہ اختتام
آریم کہ حق سبحانہ جل شانہ ظہور این جشن مسعود ومبارک را نسبت بہ آں

سلطان ذیشان و شاهزادگان اقبال نشان و جمیع دودمان والاشان و تمامی دوستان و هواخواهان فرخنده و میمون و خجسته و همایون گرداناد.

همیشه تا که دوام بقا بود ممکن دوام مدت عمر و بقاء جاه تو باد

آمین ثم آمین یارب العالمین الی یوم الدین

عرضـــه

فدویان جان نثار زرتشتان



سپاسنامہ

انگلو انڈین باشندگان ممالک محروسہ

بمقام باغ عامہ جوبلی ہال بتاریخ ۵ ۔ ذیحجة الحرام سنہ ۵۵ ھ گزرانا گیا

Address presented by the Anglo-Indians of H.E.H. the Nizam's Dominions at the Jubilee Hall, Public Gardens on the 5th Zilhejja 1355 H.

---

*Lieutenant-General, His Exalted Highness, Asaf Jah,
Muzaffar-ul-Mulk-wal-Mamalik, Nizam-ul-Mulk,
Nizam-ud-Doula,
NAWAB MIR SIR OSMAN ALI KHAN, BAHADUR,
Fateh Jung, Faithful Ally of the British Government,
G.C.S.I., G.B.E., Nizam of Hyderabad.*

MAY IT PLEASE YOUR EXALTED HIGHNESS,

We, the Anglo-Indian Citizens of Your Exalted Highness's Dominions have assembled here to offer you our Loyal and Hearty Felicitation on this most Auspicious Occasion of Your Exalted Highness's Silver Jubilee.

We desire to take this opportunity of expressing to you our deepest gratitude for the unvarying and kindly treatment we have at all times received from the Illustrious House of Asaf Jah for the past four generations.

We take special pleasure and pride in proclaiming ourselves as contented and happy subjects and residents of this the Premier State of India and in having so enlightened a Ruler, the Faithful Ally of the British Government to guide our destinies.

We are confident that as Your Exalted Highness has during the last twenty-five years of your happy reign had the interests of the city of Hyderabad so close at heart that to-day it ranks as the fourth city of India, so also Your Exalted Highness has always had the improvement and amelioration of your subjects at heart of which we are an integral part.

Amongst this delegation are the descendants of those who have loyally and faithfully served your august forbears. We are specially gratified that Your Exalted Highness has so graciously left open every possible avenue of the various departments both Civil, Military and Railway to us, so that the necessity does not arise for us to leave the Country of our birth and adoption to seek fresh and strange fields of work elsewhere.

We are sanguine that in the years to come Your Exalted Highness will extend to us the same sympathy and fatherly care as in the past.

We shall be failing in our duty if we allow this opportunity to pass without expressing to Your Exalted Highness that our relationship with the other communities of the State are most cordial and harmonious.

We pray that Almighty God may spare you to rule over us for many years to come and endow you with His Choicest Blessings.



سپاسنامہ

طبقہ سکہان

بمقام جوبلی ہال باغ عامہ

بتاریخ ۵ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گذرانا گیا

ایک اونکار ست گورو پرساد

سری واہ گروجی کا خالصہ — سری واہ گروجی کی فتح

به تہنیت مبارک تقریب جشن سلور جوبلی حضرت قدر قدرت

سکندر شوکت حضور پر نور نواب سر میر عثمان علی خان بہادر

جی - سی - یس - ای - جی - بی - ای فتح جنگ

سلطان العلوم فرمانروائے

ریاست حیدرآباد دکن

بافراط جوش مسرت ہم قوم سکھ پنجابی النسل جان فدائیان مالک و ملک جو ہمارے آباو اجداد کو ممتاز و فیاض ہستیان شاہان سلف والیان دکن نے اس سرباز قوم کی جراری و شجاعت کی بیش بہا قدر کر کے ملک دکن کے اکثر و بیشتر اہم اموریں محض میدان کارزار کی سپاہیانہ و سربازانہ و فاتحانہ کارناموں کے مدنظر و نیز آنے والی موقتی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوے اپنی خاص فیاضی و سرفرازی سے نہایت عزوشان کے ساتھ حیثیت سے زیادہ مالا مال کر کے ہم کو

دواماً نسلاً بعد نسلاً سایہ عاطفت میں پرورشی کا شرف بخشا جس کی وجہ ہم قوم سکھان بدرگاہ حق جل وعلیٰ دامن مراد کو پھیلائے ہوے روزافزوں ملک و مالک کی جان ومال کی عمرودرجات کی آل واولاد کی اس طرح دعاگوئی کرتے ہوے امن چین سے بسر کررہے ہیں کہ - رباعی

سال فال ومال حال و اصل ونسل وتخت و بخت
یا آلٰہی ہر دوگیتی بر قرار و بر دوام
سال خرم فال نیک و مال وافر حال خویش
اصل ثابت نسل باقی بخت عالی تخت رام

گزرانیدۂ

منجانب قوم سکھان متوطن حیدرآباد دکن

1853



سپاسنامہ

صدر جمعیتہ امداد باہمی جو جوبلی ہال باغ عامہ میں

بتاریخ ٥ - ذیحجة الحرام سنہ ١٣٥٥ھ گزرانا گیا -

سپاسنامہ بہ بارگاہ فلک پائیگاہ اعلحضرت قدر قدرت بلند

شوکت مظفر الملک و الممالک نظام الملک آصفجاہ نواب

سر میر عثمان علی خان بہادر فتح جنگ جی - سی - یس

آئی - جی - سی - بی - ای یار وفادار سلطنت

برطانیہ سلطان العلوم سلطان دکن

دام اقبالہ و حشمتہ

صدر جمعیتہ اتحاد امداد باہمی ملک کے ایک لاکھ ارکان انجمنہائے امداد باہمی اور ان کے چار لاکھ متعلقین کی طرف سے بندگان اقدس کے (٢٥) سالہ درخشاں دور حکومت پر بارگاہ جہاں پناہی میں پرخلوص اور وفاشعارانہ ہدیہ تبریک و تہنیت گزراننے کی سعادت حاصل کرتی ہے - ملازمان اقدس و اعلی کے عہد ترقی مہر کے بیسیوں اصلاحات کے منجملہ تحریک امداد باہمی کی اشاعت ایک یادگار کارنامہ ہے جس کا سلسلہ ملک کے گاؤں گاؤں میں پھیلا ہوا ہے اور جس کے کاروبار گذشتہ بیس سال میں ڈھائی کر ڑروپیہ تک پہنچ چکے ہیں - غریب کسان جن کو چوبیس سیکڑے پر بھی قرضہ میسر آنا دشوار تھا آج

ان انجمنوں کی بدولت تو سیکڑے سے قرضہ حاصل کرکے ایک حد تک سود کی زد اور زحمت سے محفوظ ہو رہے ہیں - اور وہ دن دور نہیں کہ باہمی اتحاد اور کفایت شعاری کی برکت سے زراعت پیشہ اور اہل حرفہ نہ صرف سودی لین دین پر بڑی حد تک قابو پا جائیں گے بلکہ موجودہ معاشی پستی سے ابھر کر زندگی کے ذہنی اور معاشرتی شعبوں میں بھی اپنی اصلاح و ترقی کا سامان پیدا کریں گے -

شاہ والا تبار کی دقیقہ رس سیاسیات سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ عہد حاضر میں کوئی ملک اور حکومت اپنے استقلال اور عظمت کو برقرار نہیں رکھ سکتی تاوقتیکہ وہ معاشی ترقی کو اپنا مذہب عمل قرار نہ دے اس لئے تمام ترسماجی ترقیوں کی بنیاد اقتصادی استحکام ہے -

ہمارے وطنی حالات و روایات اور ذات ہمایونی کے ارشادات کا تقاضہ یہ ہے کہ بلا تفریق ذات و مذہب ملکی اتحاد اور مالک سے وفا کیشی کو ہم اپنی دنیوی مشکلات کے عقدہ کشائی کا ذریعہ اور اپنے قدیمی تاریخی شوکت و خصوصیت کے تازہ رکھنے کا وسیلہ بنا رکھیں - ہم فدویوں کا ایقان ہے کہ اُس فوقیت کو جو ہر عہد میں خطہ دکن کو حاصل رہی ہے اور جس کی دو صدی سے ضامن اور محافظ فلک نشان دودمان آصفجاہی ہے اگر کوئی تحریک دوام و استحکام بخش سکتی ہے تو وہ زراعت - تجارت اور صنعت کی ہمہ گیر ترقی ہے ہم فدویوں کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ معاشی و معاشرتی سیادت کو جو حال حال تک دکن میں ہمارے ملک کو حاصل تھی پھر سے قابو پانے کے لئے ایک طرف اس کی ضرورت ہے کہ اُن امور کے سرانجام کو جن کا تعلق پیدائش و تقسیم دولت سے ہے حکومت اپنے دست قدرت میں رکھے اور دوسری جانب تحریک امداد

باہمی معاشی قوت کو کام میں لاکر ملک کی دولت اور اہل ملک کی راحت میں اضافہ کرے - ترقی کے امکانات کا کوئی پایہ نہیں اگر حکومت تحریک امداد باہمی کو ان اغراض کے حصول کا ذریعہ بنائے ہم جان نثاران کو یقین ہے کہ اس کے بعد نہ صرف دکن بلکہ تمام ہندوستان کے لئے ہمارا ملک قابل تقلید ہوگا - اور ہم اپنی یہ آرزو پوری ہوتی دیکھیں گے کہ جس طرح ہمارے بادشاہ جمجاہ کے عہد مسعود میں امداد باہمی نے جنم لیا اُسی طرح شاہ والا تبار کے ظل عاطفت میں وہ ایسی پھلے پھولے کہ ملک کا گوشہ گوشہ اُس کی برکتوں سے فیضیاب ہو اور زبان و مذہب کی بندشوں سے گزر کر ہمارے ملک کا بچہ بچہ اتحادی ترقیوں کا علم بردار اور متحد قوم کا نام لیوا اور اپنے آقائے نامدار کا سچا جان نثار و پرستار ہو -

الٰہی آفتاب عمر و اقبال ہمیشہ تاباں و درخشاں باد

گزرانیدہ

صدر جمعیتہ اتحاد امداد باہمی حیدرآباد دکن



سپاسنامہ

انجمن اطباء یونانی

جوبلی ہال باغ عامہ مین

بتاریخ ۵۔ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا

بشرف ملاحظہ اقدس و اعلی خدامان بارگاہ ظل سبحانی

خلیفہ رحمانی اعلحضرت سلطان العلوم والحکمتہ

شہریار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و

دام حشمتہ

للئہ الحمد۔ ہم تمام نمکخواران موروثی اراکین انجمن اطباء یونانی بکمال عجزوادب بارگاہ جہان پناھی میں عقیدت آمیز اور مودبانہ ہدیہ تبریک حضرت اقدس و اعلیٰ کی اس مبارک جشن جوبلی کی مسعود تقریب پر گزراننے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

تابعدار اراکین انجمن اطباء یونانی کے قلوب سے حضرت ظل سبحانی کے وہ احسانات جو اس فن شریف طب یونانی پر فرمائے گئے ہیں کبھی محو نہیں ہوسکتے اور وہ اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر اس وقت اس شریف فن کا زندہ کرنے والا اور سرپرست کوئی ذات ہے تو وہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی ذات مبارک ہے۔

کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اس زمانہ میں اس شریف فن اور اس کے حاملین پر ادبار کی گھٹا چھا رہی تھی۔ اطباء اپنے فرائض سے غافل اور تحصیل علوم میں کاہل۔ آئے دن نت نئے تجربے کرنے اور معلومات میں اضافہ کرنے سے قاصر ہو رہے تھے۔ ملک ان حالات کو دیکھ دیکھ کر اس شریف فن کی طرف سے بے پروائی اور عدم اعتماد کی طرف گامزن ہو چلا تھا مگر حضرت جہاں پناہی کی ایک ادنیٰ توجہ فرمائی نے اس شریف فن کے حاملین میں ایک نئی زندگی کی روح پھونک دی۔ ملک میں ان کی عزت قائم کردی اور آئندہ کے واسطے ایسا سامان پیدا فرما دیا کہ یہ شریف فن کبھی فنا نہ ہونے پائے۔

صدر دواخانہ نظامیہ کا قیام اور سررشتہ طبابت یونانی کی تنظیم جدید ایک ایسا کارنامہ ہے جو صدیوں تک اس ملک کے واسطے مایۂ فخر و ناز اور تمام عالم میں اپنی مثال آپ ہونے کی وجہ سے تا قیام قیامت ذات اقدس گرامی کی یادگار رہیگا۔

مختلف موقعوں پر اس ارشاد مبارک نے کہ حضرت ظل سبحانی یونانی علاج سے عادی اور اس کو پسند فرماتے ہیں طب یونانی کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ڈوبنے سے بچالیا اور اس طرح تمام ملک کو اس طریقۂ علاج کی طرف متوجہ فرما کر ہم حاملان طب یونانی میں حیات تازہ فرما دی۔

ہم تمام موروثی نمکخوار اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت ظل سبحانی کے احسانات کا شمار ہماری طاقت سے بالاتر۔ ہماری گردنیں جھکی ہوئیں۔

اور ہمارے قلوب عقیدت و وفاداری اور احسانمندی کے جذبات سے لبریز اور ہماری زبان اس دعا میں مصروف ہے کہ الٰہی ہمارے محسن عظیم بادشاہ ذی جاہ کو مع شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان والا تبار تادیر سلامت باکرامت رکھ - این دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد - بحق سید العباد و آلہ و اصحابہ الامجاد

گزارندہ

نمک خواران موروثی اطباء یونانی اراکین انجمن اطباء یونانی حیدرآباد دکن



سپاسنامہ

مہتماں

جو جوبلی ھال باغ عامہ میں

بتاریخ ٥ - ذیحجۃ الحرام سنہ ١٣٥٥ھ گزرانا گیا

بہ پیشگاہ سکندر شوکت فلک مرتبت اعلیٰحضرت قدر قدرت نواب

میر عثمان علی خان بہادر سلطان العلوم تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بعرض اقدس عالی .... میرساند

اے بادشاہ دکن - آج آپکی تخت نشینی کے جشن سیمین کے مبارک موقع پر ہم سادھو لوگ باشندگان حیدرآباد آپکی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں آپ نے اپنے اس پچیس سالہ حکومت کے عہد زرین میں ریاست حیدرآباد کو سیاسی مالی و اخلاقی نظر سے ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں سب سے اعلی مرتبہ حاصل کرایا ہے -

زمانہ قدیم سے خاندان آصفیہ کے حکمرانوں کے قائم کردہ سادھو سنت رشی منی فقیر فقراء ولی اولیاء وغیرہ کے ساتھ ہمدردانہ سلوک و محبت کو آپنے حسب سابق قائم رکھا ہے نیز انکی بہبودی وروحانی ترقی کیلئے پورے ذرائع مہیا کئے ہیں - آپ نے ہی ریاست میں مندر مساجد مٹھ مقبرہ وغیرہ کی مناسب نگرانی کے لئے پورا انتظام کیا ہے اور فقیروں کی و سادھوں کی حفاظت کو پوری طرح سے برقرار رکھکر ایک عجیب مثال قائم کی ہے -

فائدہ بخش نئی نئی ایجادات کا استعمال امیر و غریب سب یکسانیت سے کرتے ہیں یہ آپ ہی کا خاص کارنامہ ہے - آپ کی صداقت پسندی انصاف پسندی اور دوراندیشی کیوجہ سے تمام رعایا کا آپ پر پورا اعتماد ہے -

فی الحقیقت آپ ہم سب کے دلی بادشاہ ہیں - آپکی ہر دلعزیزی تمام دنیا میں مشہور ہے آپکی سلطنت میں ہم سادھو لوگ ہمیشہ انصاف و آرام حاصل کرتے رہے ہیں -

آج چونکہ آپ نے اپنے دور حکومت کے پچیسویں سال میں قدم رکھا ہے اس لئے ہم سادھو لوگ آپ کا اس حقیر تحفہ پھل پھول پان وغیرہ سے استقبال کرتے ہیں اور آپکو نیز خاندان شاہی کو دلی دعا دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ اسے قبول فرمائینگے -

اے سلطان السلاطین ! آپکی شہرت جو کہ چاند کے مانند صاف ہے تمام اسمات میں رونق افروز ہو اور خدا آپکی نیز ولی عہد بہادر کی عمر دراز کرے اور آپ ہم پر زمانہ دراز تک حکمران رہیں -

ہم ہیں آپ کے سادھو

مہنت نارائن داس مٹھ دھول پیٹھ

مہنت گوپال داس مٹھ دیول دھول پیٹھ

مہنت جگناتھ داس مٹھ جگناتھ دوارہ . بیگم بازار

مہنت بابا پورن داس اداسین نربان مٹھ حسینی علم

مہنت بالک داس مٹھ کھیم داس چوڑی بازار

سپاسنامہ

متولیان دیولات

جو جوبلی ہال باغ عامہ میں

بتاریخ ۵ - ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ ھ گزرانا گیا

سپاسنامہ متولیان دیولات حیدرآباد بتقریب جشن سلور جوبلی
حضرت آصف سابع بہ پیشگاہ اعلی حضرت قدر قدرت قوی
شوکت نظام الملک آصفجاہ مظفرالملک ہزا کزالٹیڈ
ہائینس نواب میر عثمان علیخان بہادر جی - سی -
ایس - آئی - جی - سی - بی والی ملک دکن و برار
ادام اللہ ملکہ ودولتہ وحشمتہ

مملکت آصفیہ کے ہم جملہ متولیان دیولات اس مبارک تقریب جشن جوبلی شاہانہ میں ایک جگہ جمع ہوکر پرعقیدت سپاسنامہ پیش کرنے کیلئے آج حاضر ہوے ہیں اور سرکار کی بارگاہ میں باادب اظہار عقیدت کرتے ہوے درازی عمر و اقبال اور ترقی جاہ وجلال کیلئے دست بدعا ہیں - سالہاسال سے ہم عقیدت مندوں کے دلوں میں جو آرزوئیں موج زن تھیں آج وہ شکر اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پرماتما (خدا) کے فضل و کرم سے پوری ہو رہی ہیں - سرکار کے عہد میمنت مہد کا تفصیلی ذکر کرنا تحصیل حاصل اور عیاں را چہ بیاں کا مصداق ہے -

سرکار کے مبارک دور میں جہاں ہر شعبہ نے کامل ترقی کی ہے وہاں سب سے اعلیٰ اور سب سے اہم ضروری صیغہ امور مذہبی پر سرکار کی خاص توجہ فرمائی باعث تشکر ہے - سرکار کے ہی توجہات خاص اور عنایات و مراحم شاہانہ کی یہ برکت ہے کہ دیولات کی ترقی اور اصلاحات ہو رہی ہیں اور جملہ معمولات رسومات مقطعہ جات اور جاگیرات وغیرہ بلا کم و کاست اجرا ہیں جو تکمیل فرائض مذہبی میں بے حد ممد و معاون ہیں - سرکار نے ان سب کی اجرائی اور تحفظ سے نہ صرف سلطنت آصفیہ کی قدیم روایات کو تازہ فرمایا بلکہ اپنی غیر معمولی شہرت اور عدلگستری کو چار چاند لگا دئے -

جہاں پناہ! ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہماری طاقت سے باہر ہے کہ ہم سرکار کے ان مراعات کا تفصیلی ذکر کریں جو ہمارے دیولات کے ساتھ مرعی ہیں البتہ یہ عرض کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ ہندو قوم جو ہمیشہ اپنے مالک مجازی کو ظل سبحانی جانتی ہے اور اپنے عمل سے ہمیشہ اسکا ثبوت دیتی رہی ہے کہ وہ کبھی ان احسانات کو فراموش نہیں کر سکتی جو اسکے شامل حال ہیں - کسی تیرتھ یا مقدس مقام پر جب کوئی ہندو زائر جاتا ہے تو وہ مذہباً اُس وقت تک اسکی تکمیل نہیں مانتا جب تک کہ وہاں کے راجہ (یعنی بادشاہ وقت) کے درشن نہیں کرتا - ہمیں یہی تعلیم دیگئی ہے اور ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ ہم سرکار کو ظل اللہ علماً و عملاً سمجھتے ہیں اور اس پر کاربند ہیں -

اے ظل سبحانی! ہم رات دن یہی دعا کرتے ہیں اور ہر روز اپنے منادر میں اور صدائے ناقوس میں یہی راگ گاتے ہیں کہ خدائے عز و جل سلطنت حیدرآباد پر سرکار جیسے روشن خیال، عالی دماغ اور پر مغز حکمراں کو صدوسی سال معہ

شہزادگان و شہزادیان بلند اقبال قائم اور برقرار رکھے جس کے دور حکومت میں ہر مذہب و ملت کو مذہبی آزادی حاصل ہے اور ہماری دعا ہے کہ سرکار کے سایہ عاطفت میں ہم بھی خواہان سلطنت اسیطرح امور دینی و مذہبی ادا کرتے رہیں اور ہماری تمنائے دلی ہے کہ ہم سرکار کی گولڈن اور ڈائمنڈ جوبلی اپنی آنکھوں دیکھکر اپنی زندگی کی اعلیٰ مسرت کا افتخار حاصل کریں - اس سپاسنامہ کے اختتام پر ایک دعائیہ رباعی عرض کیجاتی ہے :—

رباعی

شامل بہ عقیدت ہیں وفائیں دلکی   شہ خوش رہیں آتی ہیں صدائیں دلکی
ناقوس کی ہر صدا سے ہر مندر میں   جاری رہتی ہیں بس دعائیں دل کی

گزرانیدہ

جمیع متولیان دیولات حیدرآباد



سپاسنامہ

چیمبر آف کامرس حیدرآباد

جو جوبلی ہال باغ عامہ میں

۵ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا

Address presented by the Chamber of Commerce Hyderabad at the Jubilee Hall, Public Gardens, Hyderabad on the 5th Zilhejja 1355 H.

Lieutenant-General His Exalted Highness, Asaf Jah, Muzaffar-ul-Mulk-wal-Mamalik, Nizam-ul-Mulk, Nizam-ud-Daula,

NAWAB SIR MIR OSMAN ALI KHAN BAHADUR,

Fateh Jung, Faithful Ally of the British Government, G.C.S.I., G.B.E., Nizam of Hyderabad (Deccan) and Berar.

MAY IT PLEASE YOUR EXALTED HIGHNESS,

We, the members of the Hyderabad (Deccan) Chamber of Commerce, which was inaugurated by the Gracious Firman Mubarak, issued by Your Exalted Highness, beg to tender our most sincere, respectful and loyal congratulations to Your Exalted Highness on the auspicious occasion of the Silver Jubilee Celebrations of Your Exalted Highness' epoch-making reign.

During this momentous period—25 years—which witnessed cataclysmic events affecting the course of civilization all over the world, the State of Hyderabad has under the able guidance of its beloved Ruler passed from achievement to achievement and the unique and unprecedented progress made in all the administrations and nation-building departments of State Services has inevitably led to the development of Commerce also, to which this Chamber has been fortunate enough to contribute its due quota and for which it begs to offer Your Exalted Highness its humble but nonetheless sincere thanks.

We may in this connection appropriately mention the establishment of a special department of Commerce and Industries and another of Agriculture, the inauguration of the State Wireless Department and the Bureau of Public Information, the creation of the One Crore Industrial Trust Fund, the commencement and completion of colossal Irrigation Projects, with further vast schemes still under contemplation, the extension and development of Roads, Railways and Bus Services and the munificent grants made in the cause of Education as items which have directly or indirectly fostered indigenous industry, facilitated transport and communication and given an impetus to commerce unparalled in the history of the State.

In conclusion we sincerely hope and fervently pray that God Almighty in His unbounded mercy, may bless Your Exalted Highness with the best of health and prosperity for many long years to come to rule over the destinies of millions of Your Exalted Highness' loyal and dutiful subjects and to preside over the Illustrious House of Asaf Jah, and that Your Exalted Highness' beloved subjects may in due course witness the celebration of your Golden and Diamond Jubilees.

With profound and dutiful respects,

We beg to subscribe ourselves,
Your Exalted Highness'
most obedient and loyal servants.



سپاسنامہ

کریسچین رعایائے ممالک محروسہ

جو جوبلی ہال باغ عامہ میں

۹ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا

Address presented by the Christians of H.E.H. the Nizam's Dominions at the Jubilee Hall, Public Gardens, Hyderabad-Deccan on the 9th Zilhejja 1355 H.

Lieutenant-General, His Exalted Highness, Asaf Jah, Muzaffar-ul-Mulk-wal-Mamalik, Nizam-ul-Mulk, Nizam-ud-Daula,

NAWAB SIR MIR OSMAN ALI KHAN BAHADUR,

Fateh Jung, Faithful Ally of the British Government, G.C.S.I., G.B.E., Nizam of Hyderabad (Deccan) and Berar.

MAY IT PLEASE YOUR EXALTED HIGHNESS,

On the happy occasion of the Silver Jubilee of Your Exalted Highness's accession to the historic throne of the Asaf Jahis, we the Christian subjects in Your Exalted Highness's Dominions, numbering over a lakh and fifty thousand, respectfully beg to submit our sincere, hearty and loyal congratulations.

We thank God that the twenty-five years of your benevolent and illustrious rule have been marked by progress in many departments of your Government, whereby the subjects of Your Exalted Highness have been greatly benefited in many ways. The deep interest of Your Exalted Highness in the welfare and happiness of your people and your strenuous efforts to advance their prosperity have commanded our deep gratitude.

We beg to reiterate our humble gratitude for the broadmindedness, impartiality and magnanimity, which have characterized Your Exalted Highness's dealings with your Christian subjects, and we beg to express our feelings of deep thankfulness to Your Exalted Highness for the opportunities of service, that your Government have invariably given us in common with our fellow-subjects of other faiths without any distinction whatever.

We thankfully rejoice at the opportunities graciously afforded to us by Your Exalted Highness to contribute our humble share of service towards the uplift of the less fortunate of our fellow-citizens of the State. The Christian village schools have not only given education and enlightenment to the depressed classes in the rural areas, but with the aid of institutions like the Boy Scouts and the Girl Guides have served as centres for the propagation of new ideas of personal cleanliness and public sanitation, for the development of character and for instilling in them a sense of respect for themselves, service to others and loyalty to their Ruler. Efforts at rural reconstruction have been organised to touch as far as possible all phases of village life including the economic, and to promote an all-round development of the village people. With the close co-operation and assistance of the authorities concerned attempts are being made in the cities of Hyderabad and Secunderabad to develop a sense of civic consciousness in people living in the slum areas.

Our service towards the relief of suffering is being rendered chiefly through hospitals and dispensaries, the Leper Home at Ditchpally, the Home for the Aged, through the provision of devoted nursing sisters to the Government Hospitals, Isolation Camps and the Home for the Disabled and through other similar means.

Realising the important part played by women in the national regeneration of a country, we have attempted, through Girls' Schools and social institutions, to bring them out of their seclusion, give them education and help in creating facilities for their coming together for fellowship and for service to their fellow-women and the State.

In conclusion we beg to reaffirm our whole-hearted loyalty and devotion to your Illustrious House and your Person and assure you of our readiness for unstinted service to the State and of our earnest prayers that God may bestow upon Your Exalted Highness long life, prosperity and the richest of His gifts.

With due respect and humble submission,
We beg leave to remain,
Your most obedient servant.

سپاسنامہ

پست اقوام

جو جوبلی ہال باغ عامہ میں

بتاریخ ٥ ـ ذیحجۃ الحرام سنہ ١٣٥٥ھ گزرانا گیا

بشرف ملاحظہ اقدس ماوائے بیکسان و ملجائے غریبان
پشت پناہ و دستگیر بیوسیلگان اعلحضرت نواب
میر عثمان علیخان بہادر بادشاہ حیدر آباد و برار
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بعرض اقدس عالی متعالی ـــــ مدظلہ العالی ـــــ میرساند

شاہ ـ غریب پرور ـ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم و مقہور سب سے زیادہ بھوکی اور مفلس قوم آدی ہندو (پست اقوام) کے ہم چند نمایندے حضرت اقدس و اعلی کے پچیس سالہ کامیاب عہد حکومت کی مبارکبا دعرض کرنے کے لئے اپنے ٹوٹے ہوے دلوں کا ہار اس پیوند لگے ہوے کپڑے کی شکل میں لیکر حاضر ہیں۔

اعلحضرت کی نگاہ اقدس سے پوشیدہ نہیں ہے کہ آج صفحۂ ہستی پر ہم سے زیادہ کوئی قوم غریب نہیں ہے کسی قوم کو انسانیت سے انسان ہونیکے باوجود اس طرح محرومی نصیب نہیں ہے۔

سرکار کا ہر دن یوم عید اور ہر رات شب برات ہے اسی لئے یہ جشن سلور جوبلی فی الحقیقت ہم غریبوں کی عید ہے اور ہم بیکسوں کا تہوار کہ ہم اپنے پالنے والے اور ہماری درخواست کے بغیر ہماری ہر ضرورت پر نظر رکھنے والے کی کامیاب (۲۵) سالہ حکومت کا جشن منارہے ہیں۔

آقائے ولی نعمت۔ آپ نے اس وقت جبکہ ساری دنیا ہم کو ٹھکرا اور دھتکار رہی تھی ہمارا ہاتھ پکڑا۔ اس وقت جبکہ ہم جانور سمجھے جارہے تھے دنیا والوں کو بتلایا کہ ہم انسان ہیں۔ اس وقت جبکہ ہم کو نور علم کے حاصل کرنے کا مستحق ہی نہ سمجھا جارہا تھا ہمارے لئے اطراف ملک میں علم کی قندیلیں روشن کردیں کہ ہم ہزاروں برس کی تاریکی کے بعد ایک مرتبہ اپنے قلب و دماغ میں روشنی محسوس کریں۔

چنانچہ حضرت ہی کے عہد مسعود میں ہم پر سے بیگار کی سختی حکماً مسدود کی گئی گو عملاً بعض جگہ باقی ہے۔ آدی ہندو شوشیل سرویس لیگ کے مدارس کو ہزارہا روپیہ کے مصارف کے ساتھ گورنمنٹ کے انتظام میں لیکر ہماری اولاد کی تعلیم کا بہتر انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ تین لاکھ روپیہ حیدرآباد کے بجٹ میں اس لئے محفوظ کیا گیا کہ ہماری اولاد کے لئے اطراف ملک میں مدارس قائم کئے جائیں۔

چنانچہ وہ مدارس قایم ہیں اور ہم یہ سنکر اپنے دلوں میں خوشی کی لہر محسوس کررہے ہیں کہ اس گنجایش میں معتدبہ اضافہ کی تجاویز حضرت اقدس و اعلی کی حکومت کے پیش نظر ہیں۔

ہم اپنی قسمت پرجس قدر ناز کریں کم ہے کہ خدا نے ہمکو بندگان عالی کے جیسا غریب پرور بادشاہ عطا فرمایا کہ بغیر ہماری درخواست کے سرکار نے ہم بے وسیلوں کا خیال رکھا اور مجلس بلدیہ میں ہمارے لئے ایک نشست محفوظ فرماکر دنیا کو یہ محسوس کرایا کہ ہم بھی کوئی وجود رکھتے ہیں -

پیر و مرشد - ہمکو یقین ہے کہ سرکار عالیجاہ کی توجہات شاہانہ ہماری طرف روز بروز افزوں رہینگی اور سرکار ہی کے عہد میمنت مہد میں ہم اپنے آپ کو کسی دوسری انسانی جماعت سے پیچھے نہ دیکھینگے -

آندا تا - اس مبارک موقع پر جبکہ ہم لوگوں کو (جنکی آواز کبھی گوش ہوا نے بھی نہ سنی ہوگی) آپ کی بارگاہ فلک رکاب میں عرض مدعا کی عزت حاصل ہے - اجازت دیجئے کہ چند حقیر معروضوں کو سمع ہمایونی تک پہنچانے کی جراٴت کریں -

ف ۱ - بندگان عالی ! جس طرح سرکار نے براحم خسروانہ بیگار کی موقوفی کے احکام صادر فرمائے ہیں ضرورت ہے کہ ان احکام کی کماحقہٗ تعمیل کی طرف بھی توجہ شاہانہ مبذول ہو -

ف ۲ - سرکار کی بے انتہا عنایتوں سے ہماری اولاد کی تعلیم کے لئے جو مدارس قائم ہیں - ہماری مودبانہ درخواست ہے کہ ان مدارس میں ہماری ہی قوم کے اساتذہ کا تقرر کیا جائے جو ادنی توجہ سے آسانی کے ساتھ فراہم ہو سکتے ہیں -

ف ۳ - ہماری غربت اور ہمارا افلاس سرکار سے پوشیدہ نہیں ہے اس لئے ہماری یہ درخواست ہمکو یقین ہے کہ شرف منظوری حاصل کریگی کہ ہمارے

لڑکے جو مختلف مدارس اعلیٰ یا ادنیٰ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اُن کی فیس ایک عام حکم کے ذریعہ معاف فرمائی جائے اور اُن کے لئے خاص وظائف کا انتظام فرمایا جائے۔

ف ۴۔ اس گری ہوئی حالت کے باوجود ہم میں تعلیم یافتہ افراد بالکل مفقود نہیں ہیں۔ ہماری پستی اور بے وسیلگی (کہ ہم نہ کسی کا سہارا رکھتے ہیں نہ کسی کی سفارش کا بھروسہ) اس امر کی مقتضی ہے کہ یہ حکم مرحمت رقم نافذ فرمایا جائے کہ ہماری تعلیم یافتہ اولاد کو ملازمت ہائے سرکاری میں سب سے پہلے موقع دیا جائے۔

ف ۵۔ بندگان عالی۔ آرائش بلدہ کی اسکیم حضرت اقدس کے عہد مبارک کا وہ کارنامہ ہے جس کو حیدرآباد کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی لیکن جب ہم اسی جنت نگاہ شہر میں گھومتے ہوے (جہاں کی فلک بوس عمارتیں، وسیع سڑکیں، فرحت بخش چمن اور صحت بخش محلے اسکو بلاد عالم میں باعث رشک بنا رہے ہیں) ان گندہ جھونپڑوں کے قریب سے گذرتے ہیں جن میں ہمارے غریب بھائی آباد ہیں اور ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں جو ایک انسان کی زندگی نہیں ہوسکتی تو ہمارے دل غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اس مبارک موقع پر جبکہ بذل و نوال سلطان سے مساکین اور غرباء کے دامن پر مراد ہو رہے ہیں۔ یقین ہے کہ ہماری یہ درخواست ناموزوں نہ تصور فرمائی جائیگی کہ جس طرح آرائش بلدہ کی جانب سے متوسط طبقہ کے لئے صحت بخش مکانات کا انتظام فرمایا گیا ہے اسی طرح اس انتہائی پست طبقہ کے لئے بھی ایسے مکانات اور محلے تعمیر کئے جائیں

جن میں پر عافیت زندگی بسر کرتے ہوئے ہم اپنے آپ کو سرکار کی عمرو اقبال میں دعا کے لئے وقف کر سکیں۔

ف ۶ - حضور اقدس - سرکار کی حکومت کا ہر ایک محکمہ اپنی اپنی جگہ پر رعایائے سرکار کی فلاح و بہبودی کی فکر میں لگا ہوا ہے لیکن ان کے روبرو سرکار کی ایک کروڑ چوالیس لاکھ رعایا کا عام مفاد ہے۔ ان کو کثرت کار کی وجہ سے بہت کم موقع ملتا ہے کہ ہم غریبوں کی حالت زار کی طرف بھی توجہ کریں اسلئے اس مبارک موقع پر اس درخواست کی اجازت مرحمت فرمائی جائے کہ مدراس گورنمنٹ کی طرح سلطنت آصفیہ میں ایک لیبر ڈپارٹمنٹ کی بندگان عالی کی شاہانہ توجہ کی ضرورت ہے تاکہ یہ محکمہ صرف ہماری فلاح و بہبود کی فکر میں لگا رہے اور ہماری تمام ضروریات اسی کے توسط سے پوری ہوتی رہیں۔

ف ۷ - سرکار کے عہد میمنت مہد میں جبکہ ہر جماعت اور ہر گروہ مجموعی اور جداگانہ حیثیت سے اپنے اپنے حقوق حاصل کر رہے ہیں ہماری یہ درخواست ناموزوں نہ تصور فرمائی جائیگی کہ ایک جداگانہ جماعت کی حیثیت میں سرکار کی رعایا تصور فرمایا جائے۔ ہم بالاتفاق اور بارہا اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہم ہندو قوم کا جزو نہیں ہیں - اس کے باوجود سرکاری مردم شماری میں ہمارا شمار ہندو قوم میں کیا گیا ہے - ہماری مودبانہ درخواست ہے کہ ہم کو ایک جداگانہ گروہ کی حیثیت سے مردم شماری میں جگہ دی جائے اور ہندو قوم کا جزو نہ تصور فرمایا جائے۔

ف ۸ - اسی طرح آقائے ولی نعمت - ہم حیران ہیں کہ ہمارے بارہا

اعلان کرنے کے باوجود ہم ہندو قوم نہیں ہیں ہمارے مقدمات وراثت عدالت ہائے سرکاری میں دھرم شاستر کی رو سے طے کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ خود ہندو قوم نے ہم کو ہندو نہیں تصور کیا اور وہ حقوق ہم کو نہیں دئے جو ایک ہندو کو حاصل ہیں۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ جب تک ہم کسی دوسرے مذہب کا اعلان نہ کریں ہمارے مقدمات وراثت سیول ماریج لا کے تحت طے ہوا کریں اور ہندو لا سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا کرے۔

جہاں ہم کو اس بارگاہ عالی میں اس قدر عرض کرنے کی عزت بخشی گئی ہے۔ آخر میں اس قدر صرف اور گذارش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے کہ ہماری موجودہ معاشی پستی کا ایک علاج یہ بھی ہو سکتا ہے کہ افتادہ خارج کھاتہ اراضیات ہمارے نام لاونی کیجائیں اور محکمہ امداد باہمی کو حکم دیا جائے کہ ان کے آباد کرنے میں ہماری ممکنہ امداد کرے۔

ہماری خوشی سے پھولے ہوے دلوں کی بارگاہ رب العزت میں یہ دعا ہے کہ خدا ہمارے شاہ رعایا پرور کو ہمارے سروں پر ہمیشہ باعظمت و جاہ سلامت رکھے۔ ان کے دوست خوش اور دشمن پائمال ہوں اور ہم کو اسی طرح ان کی گولڈن اور ڈائمنڈ جوبلی منانے کی عزت حاصل ہو جس طرح آج ہم سرکار کی جوبلی منا رہے ہیں فقط



سپاسنامہ

منصبداران جو بمقام جوبلی ہال باغ عامہ
بتاریخ ۵ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ ھ گزرانا گیا۔

بشرف ملاحظہ خدام بارگاہ اقدس و اعلی قدر قدرت سکندر
صولت - داراحشمت لفٹنٹ جنرل ہزاگزالٹیڈ ہائینس
آصف جاہ مظفر الملک و الممالک نظام الملک
نظام الدولہ آفتاب علوم نواب سر میر عثمان علی خان
بہادر فتح جنگ یاروفادار سلطنت
برطانیہ جی - سی - ایس - آئی - جی -
بی - ای - حیدرآباد و برار خلد اللہ
ملکہم و سلطنتہم

رباعی

آقا کا ہمارے جشن سیمین آیا ❊ باعیش ونشاط و عز و تمکین آیا
اب پیش کریں اہل مناصب اڈریس ❊ صد شکر کہ یہ موقع زرین آیا

جہان پناہا!

آج ہم سب نمک خواران قدیم و اطاعت گزاران موروثی یعنی منصبداران
دولت آصفیہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہیں اور بکمال انبساط و بہ انتہائے مسرت

اپنے آقائے ولی نعمت کا جشن جوبلی منا رہے ہیں -

وقت آن است کنوں از اثر عیش و نشاط
مے نہ گنجد بہ صراحی و صراحی بہ بغل

خداوند نعمت ! طبقہ منصبداران کی ابتدا ہندوستان میں سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں سنہ ۷۲۵ ہجری سے ہوئی جبکہ سلطان ممدوح نے شرفا، و نجباء علماء و اہل کمال کے ایک گروہ کو جو شرافت و دیانت سے متصف تھا گروہ منصبداران قرار دیا اور اُس کو انواع و اقسام کی عنایات سے ممتاز فرمایا - من بعد دیگر شاہان ہند نے بھی اس طبقے کی عہدہ ہائے جلیلہ سے عزت افزائی کی - حتیٰ کہ سلاطین مغلیہ اپنے قرابت داروں کو بھی منصب داری کے لقب سے مخاطب فرماتے تھے حیدرآباد دکن صانہا اللہ تعالے عن الشرو الفتن میں مغفرت مآب آصفجاہ اول کے مبارک زمانے میں منصب کی بنیاد پڑی اور اُن کے ہمراہ دہلی سے جو منصبدار یہاں آئے تھے اُن کی خاص منزلت و توقیر بارگاہ آصفی میں رہی - حضرت مرحوم نے منصبداروں کو مادر وطن کی آغوش شفقت میں چھوڑا اور اُس وقت سے آج تک ہم منصبدار زسایہ عاطفت خداوندی میں آرام و آسایش سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور گوناگوں عنایات شاہانہ و مراحم خسروانہ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں - ہمارے اس طبقے کا اعزاز جو قدامت و شرافت پر مبنی ہے وہ ذات اقدس ہمایونی اور الطاف شاہانہ سے وابستہ ہے - اور ہمارا قیام و بقا صرف حضرت پیر و مرشد ہی کی قدردانی اور قدما نوازی پر منحصر ہے - ملک و مالک کی وفا شعاری میں جان دینا ہم جان نثاروں کی روایات

ہیں داخل ہے اور اپنے مالک پر تصدق ہو جانا ہمارے لئے موجب فخر و مباہات ہے۔

حضور کا سایہ جو دراصل خدا کا سایہ ہے ابر رحمت بن بن کر رعیت پر برس رہا ہے اور آفتاب کی طرح چمک چمک کر ذرے ذرے اور گوشے گوشے کو منور کر رہا ہے۔ خدا نے ہم کو گرداب مصیبت سے بچانے کے لئے ذات ہمایونی کو ہمارا ناخدا بنایا ہے ہماری کشتی آرزو کو ساحل مراد پر پہنچانے والا سوائے سرکار کے کوئی نہیں ہے۔ حضرت بندگانعالی کے عہد میمنت مہد میں ہزاروں اصلاحیں ہو چکی ہیں جن کا شمار کرنا حیطۂ خیال سے باہر ہے اور ہمارا یہ عرض کرنا کسی طرح مبالغہ نہیں ہے کہ۔

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند
کہ دست جود تو با خاندان آدم کرد

ہمارے بادشاہ شرفا پرور و شرفا نواز کی نظر دوربیں سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بوجہ وضعات وراثت و کنٹرو بیوشن ملازمت منصب اور منصبداروں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے جس سے اندیشہ ہے کہ منصبداروں کا طبقہ جو شاہان آصفی کے بذل و عطا کی ایک زندہ یادگار ہے رفتہ رفتہ معدوم ہو جائے۔

ہم جاں نثاروں کی حیات و ممات کا سوال اور سرکار کے خانہ زادوں یعنی ہم نمک خواروں کی اولاد کی تعلیم کا مسئلہ ظل اللہ کی نظر کیمیا اثر کا محتاج ہے۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ جہاں پناہ نے جاگیرداروں کے بچوں کی تعلیم کا جس

طرح انتظام فرمایا ہے اُسی طرح طبقہ منصبداران کے خانہ زادوں پر بھی نظر شفقت مبذول فرمائیں گے تاکہ ان قدیم جان نثاروں کی اولاد بھی تعلیمی مدارج طے کر کے سرکار کی اعلیٰ خدمت گذاری کے قابل ہو جائے۔

آخر میں ہم نہایت صدق دل سے بارگاہ ایزد متعال میں دعا کرتے ہیں کہ حضرت بندگانعالی کی فتح ونصرت کا پھریرا فضائے عالم میں ہمیشہ لہراتا رہے۔

ہز ہائینس والاشان پرنس آف برار و ہر ہائینس پرنسز آف برار و شہزادۂ والاشان نواب معظم جاہ بہادر علیہ حضرت فرحت بیگم صاحبہ و دیگر شاہزادگان بلند اقبال و شہزادگیان فرخ فال کا نیر اقبال ہم دعاگویان دولت پر ہمیشہ ہمیش پرتو افگن رہے اور ہم جان نثاروں کو اسی طرح اپنے آقائے ولی نعمت کی گولڈن و ڈائمنڈ جوبلی منانا نصیب ہو۔

آمین یارب العالمین

رباعی

دنیا میں شہا تیرا سدا راج رہے　　اقبال رہے تخت رہے تاج رہے
ہو جاہ وحشم میں ترے دن رات عروج　　قائم تری عالم میں یہ معراج رہے

عرضـــــــــــــــــــ

آستان بوسان درگہ آصفی جان نثار منصبداران سلطنت آصفیہ

سپاسنامہ

پست اقوام آروندھی مہاسبھا

قدیم قوم سلطنت آصفیہ حیدرآباد دکن

جو بمقام باغ عامہ جوبلی ہال

بتاریخ ۵۔ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا

بحضور لامع النور اعلحضرت قوی شوکت قدر قدرت سکندر

صولت دارا حشمت رستم دوران ارسطوے زمان

مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک

سلطان العلوم نواب سر میر عثمان علی خان بہادر

فتح جنگ جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی

بی۔ای ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام

آف حیدرآباد اینڈ برار آصفجاہ

سابع فرمان روائے دکن

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

اے ہمارے بادشاہ عالم پناہ۔ ہم ممبران آروندھی مہاسبھا حضور لامع النور کے وفاشعار و فرمان بردار آدی ہندو قوم کے ادارہ کی جانب سے

جو ملک سرکار عالی کی (چھبیس لاکھ آدمی ہندو) قوم کا ایک مخصوص ادارہ ہے حضور پرنور کے پچیس سالہ جشن سیمین کے موقع پر بیحد فرط انبساط۔ اخلاص وعقیدت کے ساتھ بارگاہ ابد پائدار میں اس عجز آگین اڈریس کی وساطت سے بادشاہ جمجاہ کے قدمبوسی کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ ہم خدا کے بندوں کو بالعموم اچھوت سمجھا جاتا ہے اور ہم نیچ قوم کے تصور کئے جاتے ہیں لیکن تصورات دنیا میں گو ہم کچھ ہی ہوں ہمارے مالک مجازی ظل اللہ سے عقیدت مندی اور وفاداری میں ہم کسی اور گروہ و فرقہ و قوم سے کمتر نہیں ہیں۔ یہی ایک امر ہمارے لئے باعث مایہ صد فخر و ناز ہے۔ اس بہجت آگین (۲۵) سالہ مبارک جشن ہمایونی کے موقع پر ہم اپنی کامل جماعت کی جانب سے اولاً ہدیہ تبریک عقیدت بارگاہ اقدس میں پیش کرنیکی سعادت حاصل کرتے ہیں اور ہم ان شاہانہ مکارم و احسانات عمیم کے شکر گزار ہیں جن سے اس مبارک و درخشان دور ہمایونی میں ہماری اصلاح و فلاح اور بہبودی کی غرض سے ہم کو سرفراز فرمایا گیا فرامین خداوندی کے ذریعہ بیگاری و بھگیلگی کا انسداد فرمایا گیا۔ حضور ظل سبحانی کی انسانی ہمدردی۔ حق شناسی۔ علم پروری۔ چاردانگ عالم میں شہرہ آفاق ہے۔ پست اقوام کی تعلیمی پستی کو دور کرنے کے لئے خاص طور سے موازنہ میں رقم کی گنجائش مہیا فرمائی گئی۔

شاہ بےنظر و عدیل کی ارادت و وفاداری ہمارا فرض اولین ہے اور اس ادائی فرض کے واسطے آج کا روز نہایت مبارک و سعید ہے کہ ذات اقدس پر ہماری آسائش و زندگیوں کا دارومدار ہے مزید عقیدت مندانہ و وفادارانہ ہدیہ شکر گزاری کی پیش سازی کے ساتھ بارگاہ قادر المطلق میں صمیم قلب و

حسن عقیدت کے ساتھ دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالی ہمارے خسرو ذی حشم کے سایہ ہمایونی کو ملک اور اہل ملک کے سروں پر تا ابد قایم و دائم اور دودمان شاہی کو باقبال و حشم سلامت باکرامت رکھے ۔ آمین ثم آمین۔

منجانب آروندھی مہاسبھا

۱۶- فروردی سنہ ۱۳۴۶ف

م ۱۷- فبروری سنہ ۱۹۳۷ع



جواب شاہانہ سپاسنامہ جات

پیش کردہ منجانب فرقہ جات و ادارہ جات وغیرہ

مترشدہ بمقام جوبلی ھال باغ عامہ بتاریخ ۵- ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ
اعلحضرت بندگانعالی کا جواب جو مندرجہ ذیل طبقہ جات و
ادارہ جات کے سپاسناموں پر مرحمت فرمایا گیا



(۱) مجلس بلدیہ (۲) جاگیرداران (۳) وکلاء (۴) ساھوکاران
(۵) طبقہ دیسمکہ و زمینداران (۶) فرقہ کایستہ
(۷) پارسیان (۸) قوم سکہ (۹) صدر جمعیتہ امداد باھمی
(۱۰) اطباء یونانی (۱۱) مھنتان دیول
(۱۲) چیمبر آف کامرس
(۱۳) قوم عیسائیان
(۱۴) پست اقوام
(۱۵) قوم
انگلوانڈین

میری عزیز رعایا کے عام اڈریس کے جواب میں میں نے یکم ذی حجہ کو اپنے جذبات کا اظہار کردیا ہے - لہذا اب میں مختلف انجمنوں - قوموں اور فرقوں کے سپاسناموں کا مختصر طور پر علحدہ علحدہ جواب دیتا ہوں -

بلدیہ ۔ مجلس بلدیہ میرے ملک میں پہلی مجلس ہے جس میں ایسے لوگ بقدر نصف کے شریک ہیں جن کا انتخاب خود شہر کے باشندوں نے کیا ہے ۔ بلدیہ کی مجلس کو میں عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ اتنے بڑے شہر کے انتظام کے اہم فرائض اس کے ذمہ ہیں جیساکہ یہ پایہ تخت ہے ۔ مجھے امید ہے کہ حیدرآباد کے لئے یہ امر مابہ الامتیاز رہے گا کہ ایلکشن (———) اورعملی انتظامات کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے بعض شہروں کی میونسپلٹیاں بدنام ہیں ان سے یہ بلدیہ جس طرح اس وقت پاک ہے ہمیشہ پاک رہے گا اور ایلکشن (———) کے اصول کو ارکان مجلس بلدیہ کامیاب ثابت کرکے دکھائیں گے ۔

جاگیرداران ۔ میں جاگیرداروں کے سپاسناموں کی بہ طور خاص قدر کرتا ہوں ۔ یہ شرفا کا ایک ایسا طبقہ ہے جو حیدرآباد کی ریاست کے ساتھ امتیازی خصوصیت رکھتا ہے ۔ میرا بھی مثل میرے بزرگوں کے اصول یہی رہا ہے کہ حتی الامکان جاگیرات کو برقرار رکھا جائے اور فنا ہونے سے بچایا جائے مگر یہ امر ایک حدتک خود جاگیرداروں کے ہاتھ میں ہے ۔ یعنی اگر وہ قرضہ کی زیرباری اور وراثت کی نزاع سے باز رہیں اور اپنی جاگیر کا انتظام عمدہ کریں اور بالخصوص اپنی جاگیر کی رعایا کی فلاح اور بہبودی میں کوشاں ہوں تو مجھے امید ہے کہ ریاست کے لئے یہ طبقہ باعث تقویت ثابت ہوگا ۔ میں نے صاحبزادہ بسالت جاہ کو اُن کے کالج کا پریزیڈنٹ بنایا ہے تاکہ میرے خاندان کی اس طبقہ کی وابستگی اوراس کے ساتھ دلچسپی ظاہر ہو ۔

وکلاء- میں حیدرآباد کے وکلاء سے توقع کرتا ہوں کہ ان میں ایسے لائق افراد پیدا ہوں گے جو مشیر قانونی اور ارکان عدالت العالیہ کی اعلیٰ خدمتیں پر کرسکیں گے اور دیگر طریقوں سے ملک کی قانونی خدمت بجالاسکیں گے - میں ان کے وفادارانہ جذبات کی قدر کرتا ہوں -

ساہوکاران - اس معزز اور متمول فرقہ کے سپاسنامہ سے میں بہت خوش ہوا - ساہوکاروں کا وجود ملک کے تمول کی علامت ہے - مجھے خوشی ہوئی یہ سنکر کہ ان کا کاروبار اچھا چلتا ہے - بنکنگ (Banking) اور روپیہ کا لین دین ہر ایک متمدن ملک کے کاروبار کا لازمی اور بہت اہم جز ہے - مجھے امید ہے کہ جدید اصول پر بنکنگ کو میرے ملک میں ترقی ہوگی اور اس سے رعایا کے مالی کاروبار میں سہولتیں پیدا ہوں گی اور تجارت کے چلانے میں مدد ملے گی - تجار بھی ملک کی مالی ترقی کے معاون ہیں - میں اس طبقہ کی قدر کرتا ہوں -

طبقہ دیسمکھان اور زمینداران - دیہات کے مقامی عمائدین میں یہ طبقہ ممتاز ہے ان لوگوں کے ذریعہ سے بہت کچھ دیہی اصلاحات عمل میں آسکتی ہیں - بہ حیثیت میری دیہی رعیت کے سربرآوردہ نمایندے ہونے سے میں ان کو قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں اور ان کے اظہار عقیدت سے خوش ہوں - مجھے امید ہے کہ یہ طبقہ دیہات میں ترقی پھیلائے گا اور وہاں کا معاشرتی معیار بڑھائے گا -

کایستھ - اہل ہنود کے بعض سب سے قدیم اور معزز خاندان اس فرقہ

کے ہیں جن کو میں بہ طور خاص قابل اعزاز سمجھتا ہوں بایں وجہ کہ اکثر قدیم وابستگان دولت ان میں سے ہیں۔ میں ان کے سپاسنامہ کو مسرت کے ساتھ قبول کرتا ہوں اور ان کی عقیدت مندی اور خیر خواہی کی قدر کرتا ہوں۔

پارسیان۔ ان کے اڈریس کی شستہ فارسی نظم ان کے قدیم وطن یعنے ایران کی یادگار ہے میری ریاست میں پارسی گو کم تعداد میں ہیں تاہم وہ بڑی خدمتوں پر فائز رہے ہیں۔ مثلاً ایک زمانہ میں منصرم صدر اعظم سر فریدون الملک تھے جن سے بہتر اس ریاست کی خدمت کم لوگوں نے کی ہے۔ کونسل کی ممبری سے لیکر معتمدی۔ صوبہ داری۔ تعلقداری۔ تحصیلداری ان سب خدمتوں پر ان کی قوم کے لوگ مامور رہ کر باحسن وجوہ میری ریاست کی خدمت انجام دے چکے ہیں۔ اس گروہ کے بعض افراد معزز ملکی خاندانوں میں شمار ہوتے ہیں ان کی مشہور تجارتی قابلیت اور کام انجام دینے کے سلیقہ سے یہ ریاست مدتوں تک مستفید ہوتی رہی ہے۔ حیدرآباد میں ان کا مذہبی عبادت خانہ بھی موجود ہے جو ایک زمانہ سے قائم ہے ان کے سپاسنامہ کی میں دل سے قدر کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کے لوگ حسب عادت حیدرآباد میں آباد اور سکون سے زندگی بسر کرتے رہیں گے۔

اینگلوانڈین۔ لوگوں کے بھی میری ریاست میں کئی ایک قدیم خاندان آباد ہیں جو حقیقی معنی میں ملکی ہیں۔ انہوں نے جو فوجی خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخی ہیں اور سیول (————) میں بھی وہ نامور رہے ہیں۔ ان کا ایک خاص مدرسہ یعنے گرامر اسکول یہاں کی مشہور تعلیم گاہوں میں سے ہے۔ میں انگلوانڈینس کو اپنی حقیقی رعیت سمجھ کر ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں

اور ان کے سپاسنامہ سے بہت محظوظ ہوں۔

سکھ۔ ان کی بہادر اور سپاہی پیشہ قوم کے کثیر التعداد افراد میری ریاست میں آباد ہیں اور بعض نے پولیس میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں یہ امتیاز اسی ریاست کو حاصل ہے کہ سکھوں کے تمام گردواروں میں جو اہمیت کے لحاظ سے سب گردواروں میں دوسرے نمبر پر ہے وہ ناندیڑ میں واقع ہے جس کے لئے میری حکومت سے معاش مقرر ہے۔ میں سکھوں کو اپنی وفادار رعایا میں شمار کرتا ہوں اور ان کے سپاسنامہ کی دل سے قدر کرتا ہوں۔

نمایندگان صدر جمعیتہ امداد باھمی اور اطباء یونانی۔ امداد باہمی اور طب یونانی کے بارے میں میں عام اڈریس کے جواب میں کافی کہہ چکا ہوں لہذا اس کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں ہر دو گروہ کی کارگزاری کو اپنی حد تک ملک کے لئے بیحد مفید سمجھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ زمانۂ دراز تک ملک کو فائدہ پہنچاتے رہیں گے۔

میں ان کے سپاسناموں کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں اور ان کے اظہار عقیدت سے بہت خوش ہوا۔

مھنتان دیول۔ یہ دیکھ کر مجھے مسرت ہے کہ میری ریاست میں قدیم دیولوں اور مندروں کو معاشیں مقرر ہیں جو مذہبی رواداری پر دلالت کرتی ہیں۔

میری عزیز رعایا کا زیادہ حصہ اہل ہنود پر شامل ہے اور زمانہ گذشتہ سے تا ایں وقت اس گروہ نے دوسرے گروہ کے ہمدوش میرے اور میرے اسلاف کے وقت ضرورت جو کارنمایاں کئے ہیں اُس پر تاریخ دکن شاہد ہے لہذا

اس سے زیادہ کہنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا اور ان کی وفاداری کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہوں۔

چیمبر آف کامرس۔ کے سپاسنامہ کا میں ممنون ہوں چونکہ میں تجار کے متعلق اس سے پیشتر اظہار خیالات کر چکا ہوں اس لئے یہاں دوبارہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

عیسائی مذہب۔ کے لوگوں کے سپاسنامہ کے بارے میں جس میں فرقہ رومن کتھولک بھی شریک ہے مجھے اسقدر کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مثل دیگر انبیا علیہم السلام اہل اسلام کے نزدیک اولوالعزم پیغمبر مانے گئے ہیں اور اسی طرح سے مسلمان بھی ان کا احترام کرتے ہیں کہ وہ صاحب کتاب تھے۔ عیسائیوں کے جتنے مشن ہیں ان کو بھی میری ریاست میں ہر ایک مذہب کی طرح تبلیغ کی آزادی حاصل ہے اور ان کے اکثر مدرسوں کو میری گورنمنٹ سے امداد ملتی ہے ان کے متعدد کلیسا بھی موجود ہیں اور بحیثیت رعیت کے یہ گروہ بھی بہت امن پسند اور ریاست کا خیرخواہ ہے اور میرے حکام سے ان کے اچھے تعلقات ہیں لهذا میں اپنی عیسائی رعایا کو بھی مثل دوسروں کے عزیز رکھتا ہوں اور ان کے سپاسنامہ کو امتنان کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔

پست اقوام۔ کے اڈریس کے جواب میں مجھ کو صرف اس قدر کہنا ہے کہ میری نظر میں نہ کوئی قوم بلند و پست ہے اور نہ کوئی اچھوت ہے۔ جب تک کہ وہ نیک کرداری کی حامل ہے۔ بلکہ میں سب کو بحیثیت بنی نوع ایک طرح سے

۱ برابر سمجھتا ہوں - اس قوم کے افلاس اور کمی تعلیم کی وجہ سے میری گورنمنٹ کی توجہ کے وہ زیادہ مستحق ہیں بالخصوص اسس لئے کہ ان کی تعداد میری ریاست میں بہت کثیر ہے - میں سنکر خوش ہوا کہ ان کی تعلیم کی طرف توجہ کیجارہی ہے مجھے امید ہے کہ ان کی تعلیمی ترقی اور فلاح و بہبود کی طرف میری گورنمنٹ بہ طور خاص توجہ کرے گی تاکہ اس گروہ کے حق میں آئندہ مفید نتائج پیدا ہوں اور موجودہ صورت حال مبدل ہوکر اس قوم کا شمار بھی دوسری اقوام کے ساتھ ہوسکے - بشرطیکہ کام باضابطہ طریقہ پر کیا جائے -



اڈریس

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جو کنگ کوٹھی مبارک میں ٦ - ذی الحجۃ الحرام سنہ ١٣٥٥ھ کو گزرانا گیا

العظمۃ للہ

میر عثمان علی خان بہادر

تہنیت نامہ

بتقریب جشن سیمین

اعلی حضرت قدر قدرت حضور پرنور سلطان العلوم فتح جنگ

مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ سابع

لفٹنٹ جنرل ہز اگزالٹڈ ہائینس نواب یار وفادار

حکومت برطانیہ جی سی ایس آئی جی بی ای۔

فرمانروائے مملکت حیدرآباد و برار

چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بعرض | عالی | میرساند

ہم وابستگان دولت اراکین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ انتہائی ادب و اخلاص سے اس تقریب مسعود پر حضرت عالی متعالی کی خدمت بابرکت میں اپنا حقیر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جس کی ترجمانی کا اس دربار والاتبار میں ہمیں شرف حاصل ہے، مسلمانان ہند کی مرکزی درسگاہ اور اُن کی ذہنی ترقیوں کا محور ہے، اور تمام اقطاع ہند اور دیگر بلاد اسلامیہ کے طالبان علم و فن اس سرچشمہ تربیت و تعلیم سے سیراب و فیض یاب ہوتے ہیں - اس لیئے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا یہ ہدیہ تہنیت سارے اسلامی ہند کا ہدیہ تہنیت ہے -

اعلیٰ حضرت معظم   یہ دور حکومت جس کے پچیس سال بافضال ایزو متعال بخیر و خوبی گذرنے پر آج مملکت حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں اور براعظم ہند کے گوشہ گوشہ میں جشن سیمین منایا جارہا ہے، عصر حاضر کی مبارک ترین یادگار کہلانے کا مستحق ہے اور اس کی کامیابی اور فروغ اعلیٰ حضرت ہی کی دوراندیشی بیدارمغزی اور حسن عمل کا رہین منت ہے اور اعلیٰ حضرت ہی کی ذات بابرکات جو ملک و ملت کے لیئے ایک سرچشمہ رحمت ہے مملکت دکن کی حیات جدید کی کفیل ہے- اس دور میں مملکت ہذا کے ہر شعبہ کے نظم و نسق میں جو اعلیٰ ترقیاں رونما ہوئی ہیں اور جس طرح تمام طبقات رعایائے حضرت اعلیٰ واقدس نے فراغ بالی اور سرسبزی میں تیز گامی کے ساتھ ترقی کی ہے اُس کی نظیر یہاں کی تاریخ ماضی میں نہیں ملتی اور دول عالم کی تاریخ میں خال خال نظر آتی ہے - اسی عہد ترقی کا یہ ایک ادنی کرشمہ تھا کہ جس وقت ساری دنیا کے حاکم و محکوم اقتصادی دشواریوں کی روح فرسا گرفت میں مجبور تھے حضرت اعلیٰ اقدس کی مدبرانہ قیادت نے اس سلطنت کو اور اس کی رعایا کے تمام طبقات کو ایک پرآشوب زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رکھا اور صرف یہی نہیں بلکہ اسی زمانہ میں اعلیٰحضرت کی حکومت نے خزانہ عامرہ کے استحکام و استواری پر

اثر ڈالے بغیر رعایا کی خوشحالی اور بہبودی کے کاموں میں شاہانہ فیاضیوں کا اظہار فرمایا -

اس دور کی تمام ترقیوں پر مختصر ترین تبصرہ بھی طویل داستان ہوگی اور جن لوگوں نے اس عہد کے فیض بخش کارناموں کا حال سنا ہے یا بلدہ حیدر آباد کی روز افزوں رونق و آراستگی کا بچشم خود معائنہ کیا ہے اُنہیں ان خصوصیات پر توجہ دلانے کی ضرورت نہیں ہے خصوصاً اس حالت میں کہ انہیں ترقیوں سے حضرت اقدس و اعلیٰ کے دور حکومت کو عالمگیر امتیاز حاصل ہوگیا -

اعلیٰ حضرت معظم بحیثیت ادنیٰ خادمان علم کے ہم حضور پر نور کی علمی قدردانی اور سرپرستی کو خاص کر بنظر افتخار دیکھتے ہیں اور حضور پر نور کا "سلطان" العلوم کا خطاب ہماری نظر میں خاص معنویت رکھتا ہے - اور ہم پر کیا حصر ہے ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ حضور پر نور کی یہ شاہانہ قدردانی اور سرپرستی اس مملکت ہی کی حدود میں محدود نہیں ہے بلکہ سارے ہندوستان اور نیز ممالک غیر کو بھی سیراب و فیض یاب کر رہی ہے - خود ہماری مسلم یونیورسٹی تو اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک برابر عطوف شاہانہ کی برکات سے کامیاب و کامران رہی ہے اور اب حضور پر نور نے اسکے چانسلر کا منصب قبول فرما کر نہ صرف اس ادارہ اور اس کے کارکنوں کو شرف و امتیاز بخشا ہے بلکہ تمام مسلمانان ہند کو سپاس گزار اور رہین منت بنا دیا ہے - ایسے بابرکت اور فیض گستر حکمران کی خدمت میں اس تقریب مسعود پر اپنا حقیر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے ہم جسقدر فخر و ابتہاج محسوس کریں وہ کم ہے -

جو احسانات مسلم یونیورسٹی پر حضرت اقدس و اعلیٰ کے ہیں اُن کی کماحقہ سپاس گذاری سے زبان و قلم قاصر ہیں - اِلا بطور ادنیٰ ترین اظہار احسان شناسی کے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ یونیورسٹی میں آج کی مبارک و مسعود تقریب کی مستقل یادگار قایم کریں تاکہ آیندہ نسلوں کی نگاہوں میں اس دور بابرکت کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ایک محسوس شکل پھرتی رہے -

آخر میں ہم پھر ایک بار اس جشن مبارک پر حضرت اقدس و اعلیٰ کو مبارکباد دیتے ہوے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس و اعلیٰ کو ایسے ہی بہت سے جشن دیکھنا نصیب کرے اور حضرت اقدس و اعلیٰ کی شاہانہ فیض گستری سے وابستگان دولت ابدالآباد تک سیراب و کامران رہیں -

آمین -

ہم ہیں اعلیٰ حضرت معظم کے نہایت ہی فرمانبردار اور عاجز
خادم ممبران علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ



جواب سرکار دام ظلہ

جبکہ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے وفد نے بتقریب سلور جوبلی
۶ - ذیحجہ کو اڈریس پیش کیا تھا کنگ کوٹھی میں -

علی گڈھ یونیورسٹی کے نمایندوں نے اپنے یونیورسٹی کی طرفسے مجھکو میرے جوبلی کے موقع پر جو مبارک بادی اس کا میں ممنوں ہوں اور جس دلی خلوص اور عقیدت کا انہوں نے اپنے اڈریس میں اظہار کیا ہے اس کی میں پوری قدر کرتا ہوں -

چونکہ میں چاہتا تھا کہ میری جوبلی کسی قدر خاموشی سے منائی جائے اس لئے میری خواہش تھی کہ سوائے خود ریاست حیدرآباد کے باشندوں کے کوئی دوسری جماعت ملک کے باہر سے وفد بھیجنے اور اڈریس پیش کرنے کی تکلیف نہ اُٹھائے - لیکن میں اس قاعدہ سے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی اور اس کے وفد کو اس لئے مستثنیٰ سمجھتا ہوں کے میری نظروں میں یہ کوئی بیرونی ادارہ نہیں ہے اور نہ اس کے لوگ کوئی غیر ہے بلکہ یہ حیدرآباد سے اس طرح وابستہ ہیں کہ گویا اپنے ہی لوگ ہیں سر سید احمد خان مرحوم و مغفور جو دارالعلوم علی گڈھ کے بانی تھے اور جن کا احسان قلمرو ہند کے سب مسلمانوں پر ایسا ہے جو فراموش نہیں ہو سکتا - ان کے وقت سے لیکر ابتک میری ریاست نہ صرف انکی قائم کی ہوئی تعلیم گاہ کے مقاصد سے ہمدردی کرتی رہی

۱
ہے بلکہ عملاً ان کے ساتھ شریک کار بھی رہی - چنانچہ محسن الملک - وقار الملک اور عماد الملک مرحوم جیسے مشہور اشخاص جو اپنی قابلیت اور شخصیت میں ممتاز تھے اور جو میری ریاست میں بڑے عہدوں پر مامور تھے انہوں نے وقتاً فوقتاً علی گڈھ کی اور مسلمانان ہند کی خدمت بھی انجام دی جس طرح وہ ایک زمانہ تک خود میری خدمت انجام دیتے رہے تھے - ان کے بعد بھی علی گڈھ کا حیدرآباد سے تعلقات کا سلسلہ (جس کا انقطاع ممکن نہیں ہے) کسی نہ کسی طریق سے قائم رہا حتیٰ کہ خود میرے چانسلر ہو جانے سے یہ سلسلہ اور بھی مستحکم اور مضبوط ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ آیندہ آنے والی نسلوں تک بھی مسلم یونیورسٹی کا اس ریاست اور اس کے رئیس سے ارتباط (جو اب ہمارے روایات میں داخل ہو گیا ہے) قایم اور دایم رہیگا -

نمایندگان علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کورٹ میں نے اپنی بست و پنجسالہ دور حکمرانی میں تائید اور توفیق ایزدی سے جو تھوڑی بہت خدمت اپنے ملک کی کی ہے اس میں میں علم کی ترقی کو سب پر ترجیح دیتا ہوں اور تعلیم کی اشاعت کو ایک حکمران کا سب سے بڑا فرض سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر کسی دوسرے قسم کی ترقی ممکن نہیں اور نہ کوئی قوم بلا اس کے فلاح پاسکتی ہے اسی وجہ سے مجھکو تعلیمی اداروں سے بالعموم اور مسلم یونیورسٹی سے بالخصوص دلچسپی رہی ہے کہ یہ قوم کے ڈھالنے کا ایک سانچہ یا اس کے بنانے کا ایک کارگر آلہ ہے - قوم کی تعمیر اس کے عاملوں کے ہاتھوں میں ہے - جس سرگرمی اور انہماک سے یہ کام کر رہے ہیں اور خصوصاً اس کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے جس ایثار سے کام لیا ہے وہ قابل تحسین ہے -

تاہم میں امید کرتا ہوں کے وہ اپنی یونیورسٹی کے تعلیمی معیار کو اور بھی زیادہ بلند کرینگے - کیونکہ آج کل تعلیم بڑے اعلی معیار پر جانچی جاتی ہے اور جب تک کہ کوئی شخص اعلی سے اعلی معیار پر پورا نہ اترے وہ دنیا کی کش مکش میں مشکل سے بازی جیت سکتا ہے - علاوہ بریں مجھے امید ہے کہ درسی تعلیم کے سوا اخلاقی تربیت اور جسمانی ورزش کے میدان میں بھی وہ آگے بڑھتے جائینگے اور ان باتوں میں علی گڈھ کی ان قیمتی روایات کو برقرار رکھینگے جو ابتدا سے چلی آتی ہیں اور جن سے علی گڈھ کی شہرت ہندوستان میں بلکہ اس کے باہر بھی ہو رہی ہے -

اختتام پر میں دوبارہ مسلم یونیورسٹی کی مبارکباد کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خدا سے امید کرتا ہوں کہ وہ یونیورسٹی کو فروغ دے اور اُس کی مساعی میں قوت اور برکت عطا کرے -



سپاسنامہ

باشندگان سکندرآباد

جوبتاریخ ۸۔ ذیحجۃالحرام سنہ ۱۳۵۵ھ سکندرآباد میں گزرانہ گیا

Address presented by the Residents of Secunderabad and Bolarum at Secunderabad on the 8th Zilhejja 1355 H.

Lieutenant-General His Exalted Highness, Asaf Jah, Muzaffar-ul-Mulk-wal-Mamalik, Nizam-ul-Mulk, Nizam-ud-Daula,

NAWAB SIR MIR OSMAN ALI KHAN BAHADUR,

Fateh Jung, Faithful Ally of the British Government, G.C.S.I., G.B.E., Nizam of Hyderabad (Deccan) and Berar.

MAY IT PLEASE YOUR EXALTED HIGHNESS,

This is a memorable day in the annals of Secunderabad when, on the auspicious occasion of your Silver Jubilee, Your Exalted Highness has graciously honoured us with your august presence and has consented to receive our humble address. It is an honour done to the town of Secunderabad which we, its inhabitants, will ever remember with pride and gratitude.

The commercial prosperity of Secunderabad owes a great deal to clients from Hyderabad, whilst much of our business depends on raw material derived from the natural resources of the State. Many of our people are employed in your Railways as well as in the civil and military departments of your Government. The facilities for higher education provided for your people under your enlightened rule are open to our sons and daughters also without discrimination. Notable among them is the Osmania University which has adopted the chief vernacular of India as its medium of instruction, and also the Nizam College, one of the most brilliant among the institutions affiliated to the Madras University. While our sons derive full benefit from these institutions, our daughters have equally the advantage of

efficient education in schools like the Mahbubia Girls' School or the Osmania College for Women, each of which is a unique institution of its kind in India.

Moreover, many of the benefits of modern advancement which have been bestowed by Your Exalted Highness on the people in your jurisdiction with such a lavish hand, have fallen also in no small measure to our share, thus earning for you our deepest gratitude. For example, the water-supply from the State reservoirs and the supply of electric current from the Hyderabad Power House, extend their manifold benefits to Secunderabad, whilst as regards the latest improvements such as Wireless and Aviation, in which your Dominions have not lagged behind the rest of India, Secunderabad has also greatly benefited by the progress your State has made. Thus we have enjoyed the amenities of the Hyderabad Wireless Station since its inception, while we are also indebted to your Government for the diversion of the Air Mail Service between Madras and Karachi to Hyderabad, which has greatly speeded up our communications. In the new Aerodrome opened in pursuance of your progressive policy, the Secunderabad public foresee the further development of communications which will bring welcome facilities both to the people of Hyderabad and to ourselves alike.

This silver casket which we have the honour of presenting to Your Exalted Highness to-day, is a small token of the gratitude which we owe to you for the numerous benefits that have flowed to us directly or indirectly from the administration of the State which is so fortunate as to be under your benign rule. While asking Your Exalted Highness to graciously accept the casket, together with this our humble Address, we at the same time take this opportunity to congratulate you most sincerely on the completion of 25 years of your progressive and enlightened rule. We rejoice equally with our fellow subjects of Hyderabad on this happy occasion, and pray to God Almighty that you may long be spared to rule over your people and that He may shower on you His choicest blessings.

Assuring Your Exalted Highness of our humble duty and loyal devotion,

We beg to remain,

Residents of Secunderabad and Bolarum.

ارشادِ اعلیٰحضرت بندگانعالی

مورخہ ۲۰- فبروری سنہ ۱۹۳۷ع

Speech by His Exalted Highness the Nizam at Secunderabad on 20th February 1937.

I greatly appreciate the sentiments expressed in the Address of the inhabitants of Secunderabad and Bolarum and the beautiful casket they have presented to me which I have much pleasure in accepting.

2. I am glad to hear that some of the educational institutions under the administrative control of my Government are also supplying the educational needs of the sons and daughters of my people living in that part of my territory which is under British administration. I am also glad to hear that many of the amenities introduced under my Administration have also proved useful to you.

3. I feel gratified by the references made in your Address to what I have been able to do under God's will for the people of my Dominions without distinction of caste and creed.

4. I appreciate the good wishes you have expressed and also your loyal congratulations on my Silver Jubilee, and I hope that the relations existing between all the peoples of my Dominions will continue to be marked by a spirit of mutual concord and harmony. I shall always look with sympathy on your aspirations and watch your progress with interest.

In conclusion, I wish to thank you for the cordial reception you have given me to-day.



یہ نظم بہ تقریب نقاب کشائی

محکمہ بلدیہ میں بتاریخ ۱۱- ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ پڑھی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تہنیت جشن سلور جوبلی اعلحضرت قدر قدرت بندگانعالی
متعالی حضور پرنور آصفجاہ سابع تاجدار دکن
خلد اللہ ملکہ ودولتہ وسلطنتہ

تعال اللہ زہے تابندگی مہر سلطانی
زہے فرخندگئی طالع اوج نگہبانی

نشاط افزا ہے جشن جوبلی اور کیوں نہو آخر
کہ ہے یہ یادگار دولت و اقبال عثمانی

وہ شاہ عدل گستر وہ جہاندار سخاپرور
ہوا ہے وضع جس کے واسطے چتر جہانبانی

بنائے مدرسے قایم کئے دارالشفاء اس نے
نمایاں کردی اس نے علم و صحت کی فراوانی

چمن بندی کی وہ کثرت ہے اس عہد مبارک میں
کہ ہے ہر ذرۂ بلدہ سے پیدا رنگ بستانی

وجود اس کا ادب آموز اخلاق صفا پرور
ہمایوں ذات سے اس کی فروغ نور ایمانی

زباں کا اُسکی ہر اک لفظ آئینہ صداقت کا
ہر اک پہلو عمل کا اسکے روشن درس انسانی

قیام مجلس بلدیہ سے اس نے کیا پیدا
ہمارے قلب میں احساس فرض میر سامانی

وہ خود تصویر سے اپنی اُٹھاتا ہے نقاب اپنا
زہے افضال ربانی زہے اکرام یزدانی

خدایا تا قیام گردش گردوں رہے قائم
ہمارے سر پہ ظل میر عثمان علی خانی

گذرانندہ ادب

مجلس بلدیہ



اڈریس فری میسنان

حیدرآباد جو بتاریخ ۱۴ - ذیحجة الحرام سنه ۱۳۵۵ ھ
بمقام ایڈن گارڈن گزرانا گیا

سپاسنامہ سلور جوبلی

بشرف ملاحظہ ملازمان

اعلحضرت قدر قدرت رستم دوران ارسطوے زمان سلطان العلوم ہز اگزالٹیڈ ہائنس لفٹنٹ جنرل نواب سرمیر عثمان علی خان بہادر آصف جاہ مظفر الملك والممالك نظام الملك نظام الدوله سپه سالار فتح جنگ یار وفادار سلطنت برطانیه جی - سی - ایس - آئی - جی - بی - ای - خسرو دکن و برار خلد الله ملکه -

اعلحضرت واقدس ہم جو اعلحضرت بندگانعالی کے جشن سیمین کی مبارک و مسعود تقریب میں بارگاہ جہاں پناہی میں مودبانہ اور مخلصانہ مبارکباد پیش کرنے کی عزت حاصل کررہے ہیں ایک ایسے طبقہ کے اراکین ہیں جو انتہائی قدامت کا شرف رکھتا ہے - ہماری روایات یہ بتلاتی ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے اُلو العزم پیغمبر اور دانشمند بادشاہ ہوے ہیں، ہمارے اس طریقہ کے پہلے قائد اعظم تھے جس کی شہادت ہماری

تاریخ میں موجود ہے - اس عظیم المرتبت بادشاہ کے عہد سے اس وقت تک بہت سے نامور شاہان وقت اور رؤساء نے نہ صرف اس کی صدارت فرما کر عزت افزائی کی بلکہ اس طریقہ میں شامل ہو کر اُس کے مقاصد و اغراض کو ترقی دینے میں رہبری فرمائی اور اپنی مربیانہ ہدایات اور حاکمانہ عمل سے ہمارے دائرۂ اخوت کو ترقی دی - ہمارے موجودہ شاہنشاہ کرم گستر ملک معظم جارج ششم ہماری برادری کے ایک رکن رکین اور ہمارے طریقہ کے مربی اور محافظ ہیں - ہز رایل ہائنس ڈیوک آف کناٹ تمام انگریزی فری میسنری کے گرانڈ ماسٹر ہیں - ہندوستان کے مختلف صوبوں میں ہمارے کاروبار کی رہبری ایسے معزز اراکین کرتے ہیں جو اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہیں - جو لاج سرکار عالی کے قلمرو میں واقع ہیں اُن میں وہ جو انگلستانی ہیں مدراس کے رائٹ ورشپ فل برادر جی - ٹی - بوگ - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای - آئی - سی - یس - کے تحت ہیں اور جو اسکاچستانی لاج حضور پر نور کے سایۂ عاطفت کا شرف رکھتے ہیں وہ بمبئی کے موسٹ ورشپ فل برادر سر ٹیمل جی ، بھیکاجی نریمان کے - ٹی - کے - ایچ - جے - پی کے تحت ہیں ہر لاج کا ورشپ فل ماسٹر چاہے وہ انگلستانی ہو یا اسکاچستانی اپنے لاج کا اپنی میعاد عہدہ تک حاکم ہوتا ہے مگر اجتماعی طور پر ہم سب اغراض و مقاصد کے لحاظ سے ایک متحدہ جماعت کی صورت رکھتے ہیں اور ہم سب کا مطمح نظر اور نصب العین ایک ہی ہے - چنانچہ ہماری عظیم الشان برادری تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہے ہم کو نہ دنیاوی اقتدار کی ہوس ہے اور نہ ہم جنگ و فتح کے خواہشمند ہیں اور نہ بحیثیت جماعت سیاسیات میں دخل دیتے ہیں - ہمارا حقیقی مقصد برادرانہ محبت اور باہمی

استعانت کو بڑھانا ہے اور ہمیشہ ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ ایسا اتفاق پیدا کریں جو جملہ بنی نوع انسان کو بلا امتیاز مذہب و ملت و مرتبہ و نسل شریک کرلے - ہماری مالی بچت انہیں مقاصد کے فروغ میں صرف کی جاتی ہے اور گذشتہ ایک صدی سے زائد عرصہ میں ہم نے کروڑہا روپے نہ صرف ہندوستان اور انگلستان میں بلکہ تمام عالم میں بیواؤں کی دستگیری - بدنصیبوں کی امداد اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد میں صرف کئے ہیں - ہمارے فرائض میں سب سے مقدم چیز جس کو ہمارے طریقہ فری میسنری نے ہم پر فرض کیا ہے وہ رئیس ملک کی اطاعت اُس کا احترام اور اُس کی فرمانبرداری ہے اور ہم نہایت فخر اور یقین کے ساتھ یہ عرض کرسکتے ہیں کہ اس قدیم اور اہم فرض کی ادائی میں ہم سے کسی وقت بھی کوتاہی نہیں ہوئی - چنانچہ اسی فرض کی ادائی کے لئے آج ہم یہاں حاضر ہوے ہیں تاکہ اعلیحضرت بندگانعالی کے درخشاں دور حکومت کے پچیس سال کی تکمیل پر جو نہایت حکیمانہ اور فیض رساں کاموں سے مملو ہے اپنی طرف سے مودبانہ و مخلصانہ مبارکباد عرض کریں - ہمارے اس طریقہ فری میسنری کی جو سرکار نے خصوصیت سے سرپرستی فرمائی ہے وہ میسانک ہال گوشہ محل کی صورت میں ایک زندہ یادگار ہے جو ہماری قائم مقام نسلوں کو یہ بتلائے گی کہ کس طرح ایک اُولوالعزم بادشاہ نے جو قدیم خاندان آصف جاہ کے تخت پر زینت بخش ہے ہم کو اپنے تلطف اور مہربانی سے سرفراز فرمایا -

ہم حضور پرنور کے اُن شاہانہ الطاف اور مہربانیوں کا جو ہمارے طبقہ پر مبذول رہی ہیں احسان مندانہ شکریہ پیش کرنے کی عزت حاصل

کرتے ہیں اور ہماری اس برادری کے ساتھ سرکار کے مربیانہ اور فیاضانہ سلوک پر اپنی مخلصانہ ممنونیت اور تشکر کے اظہار کی جرأت کرتے ہیں. جس نے سرکار کے عالی مرتبت اور شاہانہ اقتدار کے لئے ہماری غیر متزلزل تعظیم اور تابعداری کو مستحکم کر دیا ہے۔

ہم اس مودبانہ دعا پر اس سپاسنامہ کو ختم کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ اعلیٰ معمار عالم اعلیحضرت بندگانعالی اور خاندان آصفی پر رحمتوں کی بارش جاری رکھے ساتھ ہی ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو ایسے متعدد دوسرے جشن منانے کے لئے سلامت باکرامت رکھے اور سرکار کی رعایا کے دوسرے طبقات بھی. جن کو ہماری طرح الطاف شاہانہ کا شرف حاصل ہے سرکار کے مدبرانہ اور حکیمانہ سیاست سے جو اس دور حکومت کی خصوصیات ہیں ہمیشہ بہرہ اندوز ہوتے رہیں۔

۲۸ - فبروری سنہ ۱۹۳۷ء حیدرآباد دکن

ہم ہیں آپ کے نہایت وفادار سپاس گزاران
فری میسنان ممالک محروسہ سرکار عالی



ارشاد سرکار

بجواب سپاسنامہ فریمیسنان حیدرآباد

مترشدۂ بمقام اڈن گارڈن بتاریخ ۱۴ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ

Speech by His Exalted Highness the Nizam in reply to the address presented by the Freemasons at Eden Gardens on the 14th Zilhejja 1355 H.

I appreciate the trouble which the Freemasons have taken to come here and present to me their Address as they could not, according to the rules of their craft, have appeared in a public place in their masonic robes and regalia. At the same time, I thank them for their congratulations on my Silver Jubilee.

The ancient Craft of Freemasonry has been practised for many years in my Dominions where several Lodges exist and are being worked regularly. I consider Freemasonry to be an influence for good as it promotes brotherly feeling among men, whilst the masonic banquets are happy social gatherings where men of every caste and creed meet and dine together. This promotion of brotherly feeling is specially valuable in a country like India, divided as it is by castes and religions. Besides this, a great deal of charitable work is done among the poor by the Freemasons with their own funds, but all these useful activities are without any political or other ulterior aim. The Craft is, therefore, of genuine services, and my appreciation of its utility to my people has been shown by the fact that an ancient and beautiful building, *viz.*, the Goshamahal Baradari, has been set aside for the use of all the three Lodges in Hyderabad after being repaired and altered so as to suit the purposes of Masonic Temple. General Sir Terence Keyes, a distinguished British Resident, who was a great personal friend of mine, took a keen interest in this matter, and his portrait befittingly decorates the wall of the Temple.

In conclusion, I may assure you that so long as Freemasonry continues to spread its beneficent influence in my Dominions under the constitutions which govern its Lodges, it will always continue to receive my countenance and protection. I wish your Lodges all prosperity and a long period of usefulness for many generations to come.

سپاسنامہ

عہدہ داران و ملازمین صرفخاص مبارک

پریڈ گرونڈ علاقہ صرف خاص مبارک پر بتاریخ ۱۷ - ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ گزرانا گیا -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَدَامَ اللّٰہُ اِجْلَالَکُمْ وَلَا زَالَتْ شُمُوسُ اِقْبَالِکُمْ

بشرف عرض بارگاہ فلک پائیگاہ گردون حشم انجم خدم مسند آرائے سریر سلطنت نیر برج سعادت گوہر درج شہامت معدن جود وسخا منبع لطف وعطا جم مرتبت سکندر صولت ارسطوئے زمان رستم دوران سپہ سالار سلطان العلوم اعلحضرت قدر قدرت مظفر الملک والممالک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ سابع ہز اگزالٹڈ ہائینس فرمانروائے حیدر آباد دکن و برار جی - سی - ایس - آئی - جی - بی - ای

آقائے ولی نعمت - الحمدللہ کہ آج ہم تمام رعایائے جان نثار اور

خاص وفادار ملازمان صرف خاص کے لیے جو ذلہ ربائے خوان نعمت شاہی اور وابستگان دامان دولت جہان پناہی ہیں یہ ساعت سعید کیسی مسرت بار اور موجب تشکر وامتنان ہے کہ شرف آستان بوسی سے مشرف ہو کر بارگاہ سلطانی میں حضوری کی سعادت و عزت حاصل کر رہے ہیں - اس خاص اعزاز وافتخار پر حضرت رب العزت میں ہزار ہا شکر ادا کرتے ہوئے جتنا بھی فخر کریں بجا ہے -

کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید

کہ سایہ برسرش انداخت چوں تو سلطانے

عطوفت پناہا ! ہمارے قلوب آج مسرت سے لبریز ہیں ہم اپنی زندگی میں ایک نہایت خوشگوار جذبہ مسرت محسوس کر رہے ہیں آج ہر فرد بشر کو اظہار مسرت و انبساط کا جوش ہے ہر صغیر و کبیر بادہ طرب و نشاط سے مدہوش ہے - ہماری مستحکم عقیدت اور ہمارا جان نثارانہ جذبہ خلوص اس کو محسوس کرتے ہوئے کہ ہمارے بادشاہ ظل اللہ جن کے اوصاف و محاسن کا حد ہے نہ حساب - جن کے عہد انصاف مہد میں مملکت دکن نے از بس رونق پائی ہے اور دیسی پردیسی سب نے یکساں عزت کمائی ہے - رعیت شاد ملک آباد ہے اور ہزار ہا قسم کے مراعات و بذل و نوال سلطانی و معافیات مالگزاری سے مثل علاقہ دیوانی سرفراز ہیں -

مدح آں ممدوح کل اے دل چہ می پرسی زمن

صلح کل گردیدہ خوئے اوپے صلح جہاں

عدل و دانش فصل و بینش بذل و احسان آن او
رائے روشن روئے خندان خلق احسن شان آن

جہاں پناہا ! پیشگاہ حضرت اقدس و اعلی سے ہم فرمان برداروں جان نثاروں پر ہمیشہ رحم و کرم کے بادل برستے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالی مادام الریاست برستے رہیں گے لہذا اس مسعود و مبارک جشن پر ہم بہزاران ہزار ادب و جذبات وفاشعاری و جان نثاری بارگاہ قدسی میں تبریک و تہنیت کا پر خلوص ہدیہ پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں -

خداوند نعمت ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اس دور مامون و مسعود سے متمتع ہونے کا ہم کو زیادہ سے زیادہ موقع ملا اور ظل سبحانی کے نوازشات شاہانہ و مراحم خسروانہ سے مالامال ہیں -

جہاں پناہ ! ہمارے جذبات و فاشعاری و جان نثاری حد سے فزون ہیں مگر ہم ظل سبحانی کے اس قیمتی وقت میں جس کا ہر دقیقہ کروڑوں جانوں کی فلاح و بہبود کا حامل ہے - اپنے حقیقی جذبات عقیدت و ارادت کے رسمی اظہار کے لئے زیادہ وقت لینا نہیں چاہتے اور ہم جان نثاروں کو عرض نیاز میں طول کلامی کی حاجت بھی کیا ہے -

جام جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر
تشریح اور بیان کی حاجت نہیں ہمیں

بندگان حضرت اقدس و اعلی کی دور رس نگا ہیں ہمارے قلوب کی گہرائیوں تک خود ہی پہنچتی ہوئی ہیں ہمارے پاس عقیدت و محبت کے بعد

دل کی آواز ضمیر کی صدا ہے جو دعا کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ ہم شہنشاہ حقیقی کی بارگاہ میں جو پروردگار عالم و عالمیان ہے انتہاء خلوص و ادب کے ساتھ دست بہ دعا ہیں کہ :—

ہمارے بادشاہ کو ایسی ہی مسرتیں دیکھنی نصیب ہوں اور مستقبل کی ہر ساعت جشن سیمین سے زیادہ مسرت انگیز و مسعود و مبارک ہو اور ہم جو آج جشن سیمین کے پرانوار مناظر دیکھ رہے ہیں اپنی آنکھوں سے اپنے بادشاہ جمجاہ کا جشن زرین و جواہر بھی دیکھیں۔ آمِینْ یَا رَبَّ الْعَالَمِینْ

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و بخت و تخت
بادت اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سال خرم فال نیکو مال وافر حال خوش
اصل ثابت نسل باقی بخت عالی تخت رام

الٰہی شاہزادگان بلند اقبال و شہزادیان فرخندہ فال اور جمیع خانوادہ شاہی خوش و خرم رہیں اور خدائے برتر و توانا کی تائید ہمیشہ جہاں پناہی کے ہمقرین ہو۔

این دعا از من و از جملہ جھان آمین باد
بحرمت النون و الصاد و آلہ الامجاد

گزرانیدہ

اطاعت گزار و جان نثار رعایا و وفادار عہدہ داران
و ملازمان صرف خاص مبارک

11

جواب سرکار دام ظلہ جو کہ صرفخاص کے اڈریس کے موقع پر بعد پریڈ ۱۷- ذیحجہ کو-

صدر المہام صرفخاص

علاقہ صرفخاص کے سپاسنامہ میں جو وفاداری اور جان نثاری کے خیالات اور جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اور میری سلور جوبلی کے موقع پر جو تحفۂ تہنیت و تبریک پیش کیا گیا ہے اس کی بین قدر کرتا ہوں -

صرفخاص کی انتظامی کمیٹی کے ارکان سے لیکر دیگر بڑے، اور چھوٹے عہدہ داروں و عمال نے میرے اس اسٹیٹ کی جو خدمت کی ہے اور اس علاقہ کے نظم و نسق میں جو مدد دی ہے اس سے میں خوش ہوں اور ان کی کارگزاری کو بنظر استحسان دیکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اسی طرح کی مستعدی اور جانفشانی سے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہیں گے اور اس علاقہ کی خوش انتظامی میں کوشاں رہکر میری خوشنودی حاصل کریں گے-

ف ۲- یہ علاقہ رئیس کے خانگی مصارف اور اس کے افراد خاندان کی پرورش کے لئے مخصوص ہے -لہذا اس کا تحفظ ضروری ہے تاکہ یہ نسلاً بعد نسل رئیس وقت اور اس کے خاندان کے کام آتا رہے اور ہمہ قسم کی بدنظمیوں یا حوادث روزگار سے محفوظ رہے - پس اسی وجہ سے میرا یہ اصول رہا ہے کہ

بعض قدیم تجربہ کار اور متدین عہدہ دار جو علاقہ دیوانی میں طویل ملازمت کے بعد وہاں سے وظیفہ پر علحدہ ہوتے ہیں اُنہی کو صرفخاص کے بعض اعلی عہدوں پر (مثلاً صدرالمہامی-معتمدی-تعلقداری یا رکنیت کمیٹی وغیرہ) مقرر کیا جاتا ہے تاکہ علاقہ ہذا کا انتظام بھی باقاعدہ اور باضابطہ طریقہ پر ہو کیونکہ چھوٹے پیمانہ پر یہ بھی مثل دیوانی کے بجائے خود ایک گورنمنٹ ہے اور اس کے سررشتوں کو بھی (مثلاً مالگزاری-پولیس-آبکاری وغیرہ) حتی الامکان دیوانی کے سررشتوں کے مانند باقاعدہ اور منتظم طریق پر چلانے کی کوشش ہونی چاہیئے خصوصاً اس لیئے کہ اس سے مقصود نہ صرف علاقہ صرفخاص کا حسن انتظام ہے بلکہ ایک بہت بڑی غرض اس کی یہ بھی ہے کہ غریب رعایاء کا وہ کثیر حصہ جو اس علاقہ میں آباد ہے وہ آسودہ اور فارغ البال رہے اور اس کی زندگی کی معمولی ضروریات پوری ہوتی رہیں-کیونکہ اس رعایا کو بھی میں اپنے ملک کی دوسری رعایا کے مانند عزیز رکھتا ہوں-بلکہ میری خاص رعایا ہونے کی وجہ سے مجھکو اس کے ساتھ ایک گونہ خصوصیت ہے-پس جس طرح میں نے اپنی سلور جوبلی کے مبارک اور مسعود موقع پر اس جشن کی یادگار میں علاقہ دیوانی کی رعایا کو ان کی مالگزاری کے بقایاء کا ایک حصہ معاف کیا تھا اسی طرح اب میں علاقہ صرفخاص کی رعایا کو بھی سنہ ۱۳۴۲ف کے آخر تک مالگزاری کا بقایا مثل دیوانی کے معاف کرتا ہوں جس کی مقدار تخمیناً بیس یا بائیس لاکھ روپیہ ہوگی-اور حکم دیتا ہوں کہ اس معافی کا پبلک میں اعلان کیا جائے تاکہ اُن کی مسرت کا باعث ہو اور وہ آئندہ ملک و مالک کے زیر سایہ عاطفت آسودہ زندگی بسر کرسکیں-

دعا نامہ

دعا نامہ مشائخین و علماء

جو بتاریخ ۱۴۔ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۵ھ
جوبلی ہال باغ عامہ میں پیش کیا گیا

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

دعا نامہ

امت اسلامیہ سے إِسۡتِخۡلَافۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ کا قرآنی وعدہ آج سرزمین ہند میں جس وجود باجود کے ذریعہ سے پورا ہو رہا ہے اور إِذۡ جَعَلَكُمۡ مُلُوكًا کی نعمت الہیہ مسلمانان دکن کو جس پیکر ہمایونی کی شکل میں عطا ہوئی ہے۔ وہی جس کی اطاعت کو اے أَحۡكَمُ الۡحَاكِمِيۡنَ تونے اپنی اطاعت اور اپنے رسول صَلوٰةُ اللهِ عَلَيۡهِ وَسَلَامُهُ کی اطاعت کے ساتھ ضروری قرار دیا ہے۔

کریما! اسی أُولُوا الۡأَمۡرِ (اللّٰهم أَيِّدۡهُ بِنَصۡرِكَ الۡعَزِيۡزِ) کے دامان دولت کے وابستگان جو ترے دین اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے خادم ہیں، حق نمک کا اعتراف اپنی مخلصانہ دعاؤں کی صورت میں کرنے کے لیۓ تیری آستان صمدیت پر خَاشِعًا وَّ تَذَلُّلًا حاضر ہوئے ہیں۔

رَبَّنَا الرَّحۡمٰن! تو جانتا ہے اور تجھ سے کونسی بات پوشیدہ ہے کہ جس کی ذات

والاصفات کو آج تو نے بنی آدم کے ڈیڑھ کروڑ نفوس کا راعی اور رکھوالا مقرر فرمایا ہے اور تیرے سوا انسانیت کا یہ منصب جلیل اور کون عطا کر سکتا ہے کہ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ صرف تیری ہی شان یکتائی ہے، اس راعی ذوالمفاخر والمعالی نے تیری مرضیات کے تحت ان کی نگرانی و حفاظت کا فرض کس اخلاص اور دلی جوش و خروش کے ساتھ پچیس سال کی اس دراز مدت میں ادا فرمایا ہے جس کی زندہ شہادتیں "اس جشن مسعود" کی مبارک تقریب سے مختلف طبقات و شعب متفقہ آواز کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور جس کا ثبوت دہلی - مدراس - بمبئی اور حال میں کلکتہ کے انسانوں کے اس مواج سمندر سے ملتا جارہا ہے جس میں ہر ایک مسلمان اپنی امیدوں کے آخری ملجا و ماوی تاجدار اسلام کے شوق دید میں دیوانہ وار (چشم بد دور) منہمک نظر آتا تھا -

يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ ! اے جہر و اخفا کے جاننے والے اس سلسلہ میں تو خوب واقف ہے کہ جس ذات ستودہ صفات کو ہمارے سروں کا تو نے "اپنا ظل پاک" بنا کر ہمیں زندگی کے ہر قسم کی راحت و سکون و فراغ و طمانیت کا موقع میسر فرمایا اس نے مسلسل اپنی "پچیس سالہ" دور حکومت میں خصوصیت کے ساتھ تیرے رسول ختم الرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین شریعت کی پاسبانی و ترقی و عروج کی اُن تھک کوششوں سے اپنی زندگی کے تقریباً ہر لمحہ کو معمور رکھا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ حسب ارشاد نبوت (عَلَى صَاحِبِهَا أَلْفَ سَلَامٍ وَتَحِيَّةٍ) حیطہ سلطنت کا ہر وہ باشندہ جس کی یہ حکومت ذمہ دار ہے خواہ کسی دین و مذہب کا ہو مساوی حقوق کے ساتھ عافیت

و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے اور زراعت و تجارت۔ صنعت و حرفت تعلیم و تربیت کے فیوض سے یکساں طور پر متمتع ہو رہا ہے۔

أَرْحَمُ الرَّاحِمِين! آج اسلام کا بھی وہ بادشاہ ذیجاہ ہے جس نے "ملت اسلامیہ" کی سب سے بڑی ہستی خَلِيفَةُ الْاسْلَام کی طرف اسوقت دست اعانت دراز فرمایا جب اس کا گوشہ گوشہ کرۂ ارض ایسے گرامی قدر سلطان کے لئے تنگ ہو رہا تھا یہ نہیں کہ ان کی مالی امداد انتہائی فیاضی کے ساتھ روبعمل آئی۔ بلکہ اے قادر ذوالجلال تری کارفرمائیوں کا یہ عجیب و غریب غیبی لطیفہ تھا کہ خانوادۂ آصفی اور خلافت عثمانی کا باہمی پیوند ایک ایسی شاندار شکل میں چہرہ پرداز ہوا کہ سمجھنے والے اس کو سلسلہ تاریخ اسلام کا ایک حلقہ زریں قرار دیتے ہیں۔

قَادِرٌ وَمُقْتَدِرا! امت اسلامیہ کی اس ارمان کو شرف قبول عطا فرما شاہ اسلام پناہ خلداللہ ملکہ اور ان کے ولیعہد والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر و حضرت والاشان نواب معظم جاہ بہادر اور شہزادۂ بلند پائیگاہ حضرت مکرم جاہ بہادر (اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَيَاتِهِمْ) کے افق وجود سے اس خورشید امید کو طلوع فرما جس کی طرف ساری دنیائے اسلام کی نگاہیں اٹھی ہوئی ہیں۔

إِلٰهُ الْعٰلَمِيْنَ! تیرے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ پھر اے پروردگار آج جو تیرے خاص محبوب سرزمین ارض حرم اور خطہ طیبہ مدینہ منورہ کے

باشندوں پر بذل ونوال کی موسلا دھار بارش اس طرح برسا رہا ہے کہ شائد تیرے گھر کے پڑوسیوں اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایوں میں بہ مشکل کوئی ایسا ممتاز فرد مل سکتا ہے جو سحاب کرم کی اس جھڑی سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔

فَیَا غَفُوْرَ الرَّحِیْمَ! رحم فرما اور اپنی نعمتوں کے پھول برسا اُس پر جس نے تیرے شہر اور تیرے محبوب کے شہر کے باشندوں پر رحم کیا اور روشنی کا اضافہ فرما اُس کے نیر اقبال عزو جلال میں جس نے تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد پاک کو روشن کرنے کا عزم فرمایا ہے۔ استحکام و مضبوطی بخش اُسکی حکومت کو جس نے تیرے پاک گھر مسجد بیت المقدس کے استحکام و تزئین میں کوشش کی اس سلطنت کے حدود میں وسعت عطا فرما جس نے تیری عبادت کے لئے انگلستان جیسے دور دراز ملک میں مسجد نظامیہ کی تعمیر کے لئے ایک گران قدر رقم منظور فرمائی۔

کارسازا! یہ تو بیرون ہند کے بے شمار خدمات کے سلسلہ کے چند نمایاں مہمات ہیں اور تو جانتا ہے کہ ان سارے کارناموں میں بجز تیرے دین کے رشتہ اور تیرے رسول کی قائم کی ہوئی عام اخوت اسلامیہ کے سوا اور کسی چیز کو دخل نہ تھا لیکن بیرون ہند کے ان درخشان خدمات جلیلہ کے سوا خصوصیت کے ساتھ سرزمین دکن اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں نے عموماً "بست و پنج سال" کے عہد عثمانی کی کن کن برکات و فیوض کی سعادتیں حاصل کی ہیں عَلَّامُ الْغُیُوْبِ! تو ہی ان کا احاطہ و احصار کرسکتا ہے۔ آج دکن کے چپہ چپہ پر

بلا استثناء، مذہب و ملت ہر قوم کے معابد و آستانوں کے نام سے جاگیروں اور نقد رقم کی شکل میں اوقاف و خیرات مدد معاش و منصب وغیرہ کا جو سلسلہ پھیلا ہوا ہے اور پھیلتا جاتا ہے اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ تیرے نام کے جپنے والے کتنے ایسے ہیں جن کو ہر قسم کی فراغبالی عطا فرما کر عبادت خالق و خدمت مخلوق میں جود و عطا کے اسی سرچشمہ نے مشغول فرمادیا ہے۔ ان دینی و مذہبی معابد کے سوا سررشتہ امور مذہبی و صدارت العالیہ کے ذریعہ سے آج نہ صرف شہروں اور ان کے محلوں بلکہ ہر ہر گاؤں کی مسجدیں آباد اور تیرے پرستاروں سے معمور ہیں۔ جن مسجدوں میں کبھی مٹی کا چراغ بھی بہ مشکل جلتا تھا آج برقی پنکھوں اور بجلی کے قمقموں۔ جھاڑوں۔ فانوسوں سے جگمگا رہی ہیں۔ جس شہر میں پاک پانی کا ملنا بھی دشوار تھا آج ان کے حوضوں میں شفاف و تازہ پانی چھلک رہا ہے۔ اور طاہر و مطہر آب شیریں ان کے نلوں میں شب و روز جاری ہے تقریباً ہر مسجد میں اہل علم ائمہ اور خوش الحان موذنین اپنے اپنے فرائض منصبی میں مصروف ہیں ایک دن وہ بھی تھے کہ علوم دینیہ کے تشنہ کاموں کو اپنے وطن دکن سے ہجرت کر کے غیر ممالک جانا پڑتا تھا۔ لیکن آج وہی حیدرآباد ہے کہ اسلامی علوم کی تکمیل کے انتہا ہی ساز و سامان ہر کہ و مہ کے لئے بآسانی میسر ہیں۔ تمام مدارس سرکاری ہوں یا غیر سرکاری ان میں قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم لازم ہے۔ پھر جو پرانے اصول پر ان علوم کو حاصل کرنا چاہتے ہیں مدرسہ نظامیہ اپنے فاضل شیوخ اور وسیع کتب خانہ بلکہ قیام و طعام کے مفت انتظام کے ساتھ کھلا ہوا ہے۔ اور جو جدید اصول پر "اسلامیات" میں ماہر ہونے کے متمنی ہیں۔ ان کے لئے ایم۔ اے تک بلکہ

ریسرچ کے درجوں تک تمام علوم کی تکمیل کا نظم جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات میں نامی وگرامی اساتذہ کی زیر نگرانی موجود ہے - حفظ قرآن کے لئے مکہ مسجد میں مدرسۃ الحفاظ قائم ہے - سن رسیدہ اور کاروباری لوگوں کو اگر دینی علوم کا شوق ہو ان کے لئے بگی خانہ عامرہ کے مدرسہ دینیات کا دروازہ فرصت کے اوقات میں کھلا ہوا ہے - اور صرف یہی نہیں بلکہ اضلاع کے عام دیہاتی مسلمانوں کی اصلاح و تعلیم کے لئے ایک عظیم الشان انجمن اسلامیہ سیکڑوں علماء کی امداد سے کام کر رہی ہے - سررشتہ مذہبی کی جانب سے وعاظ و مذکرین الگ مقرر ہیں - علماء اسلام کے قدیم کارناموں کی حفاظت و صیانت کے لئے کتب خانہ آصفیہ کا خزانتہ الکتب سرگرم عمل ہے - آج اسنے مخطوطات عربیہ و فارسیہ کا جو قیمتی ذخیرہ اس محدود مدت میں مہیا کرلیا ہے - شاید ہی مشرق کا کوئی کتاب خانہ اب اس کی ہم سری کا دعویٰ کرسکتا ہے - پھر بتدریج اسلاف کے ان کارناموں کی نشر و اشاعت کا کام مجلس دائرۃ المعارف اس پیمانہ پر انجام دے رہی ہے کہ آج یورپ و ایشیا کے علمی معاہدہ میں اس کو نمایاں امتیاز حاصل ہے - خصوصیت کے ساتھ علم حدیث ورجال و تاریخ کا جو بیش بہا سرمایہ دائرہ نے علمی دنیا میں تقسیم کیا ہے بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کا کوئی دارالاشاعتہ اس کی نظیر نہیں پیش کرسکتا - اسی کے ساتھ مجلس اشاعتہ العلوم کے ذریعہ سے حضرت نواب فضیلت جنگ رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر علماء ثقات کی بلند پایہ تصانیف کا اردو فارسی عربی زبانوں میں اشاعت و نشر کا کام الگ انجام پذیر ہو رہا ہے - ارباب مناصب شرعیہ کی تعلیم و تربیت پر توجہ شاہانہ مبذول فرماکر اُن کو

جدید زندگی بخشی گئی ہے۔ اور اہل علم و دین کی فیاضانہ سرگرمیاں ماہوار و وظائف سے اُن کی دستگیریاں وقتاً فوقتاً اُن کو شاہانہ خاصوں سے سرفراز فرمانا۔ حتیٰ کہ خصوصیت کے ساتھ ان کے لئے "خطۂ صالحین" جیسا شاندار و خوبصورت "روضہ" تعمیر فرمانا۔ پھر ان بزرگوں کی یتیم و بے کس اولاد پر ہمیشہ نگاہ کرم رکھنا۔ یہ اور اسی قسم کے بے شمار الطاف و عنایات مثلاً حال میں عثمانیہ عدالت العالیہ کے عہدۂ افتاء کا احیاء جو انشاء اللہ منصب شیخ الاسلامی و صدر الصدوری کے اعادہ و نشاۃ جدیدہ کا مقدمہ ہے ان سب کی بدولت اہل علم و دین کے اس طبقہ کی کھوئی ہوئی منزلت و عزت بحمداللہ واپس ہو رہی ہے۔

مَعبُودَا! دیکھ! کہ آج انسانوں کا یہی ایک بادشاہ ہے جو ہر جمعہ میں اپنے غلاموں کے دوش بدوش تیرے آستانۂ جلال پر اپنی جبین نیاز جھکاتا ہے اور اپنی ہر مسرت و خوشی کے مواقع پر سب سے پہلے وہ تیری بارگاہ میں شکر و امتنان کے سجدے پیش فرماتا ہے۔ تیرا ہی کلام اب اُس کا روحانی قرار و سکون ہے۔ اس کی آنکھیں کس طرح اشکبار ہوتی ہیں جب کوئی خوش آواز قاری تیرے احکام اس کے سمع ھمایونی تک پہنچاتا ہے۔ حالانکہ تو نے اس کو سب کچھ دیا ہے اور جتنا اس کو ملا ہے۔ ہندوستان کیا بلکہ شاید دنیا میں بھی کم کسی کو اتنا ملا ہے لیکن اس کا دل درویشان باخدا سے کم نہیں۔ آج اس کی سادگی و تواضع نے کتنے دراز گردنوں کی گردنیں جھکا دی ہیں۔ عام مسلمانوں کے ساتھ بغیر کسی مکانی امتیاز کے مجالس وعظ و تذکرہ

میں شرکت فرمائی اور ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی پر سلام میں سبقت کرنا یہ وہ سنتیں ہیں جنھیں قرن ہا قرن سے امراءِ اسلام نے بھلا دیا تھا۔

پروردگار ! دکن اور باشندگانِ دکن کن کن برکتوں اور نعمتوں کو گن گن کر تیرے آگے پیش کریں۔ حق یہ ہے کہ اُن کا احاطہ صرف تیرا ہی علم محیط کرسکتا ہے۔ لیکن دکن سے باہر بھی آج ہندوستان کے ممتاز معابد و مساجد و مدارس مثلاً آستانۂ حضرت خواجۂ خواجگان اجمیری قدس سرہٗ العزیز کا دارالعلوم معینیہ عثمانیہ ہو یا دارالعلوم دیوبند، لکھنو کا مدرسۂ فرنگی محل ہو، یا دارالعلوم ندوۃ العلماء اسی طرح بدایون۔ بریلی۔ رامپور اور ان کے سوا لاتعداد اسلامی مدارس۔ ان میں کون ہے جو عہد عثمانی کے برکات و فیوض سے کلاً یا جزءً سعادت اندوز نہیں۔

مُجِیْبُ الدَّعْوٰتِ ! عہد عثمانی کے اس دور شاداب و عصر مسعود میں جو کچھ ہوا اور آئندہ جن عزائم کا ارادہ ہے وہ سب تیرے سامنے ہیں۔

پروردگار ! پھر جس نے تیرے دین مبین اور تیرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے آئین کی نصرت کا بیڑا اپنے دوش پر اوٹھایا ہے تو بھی اس بادشاہ دین پناہ حقیقت آگاہ محب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے خانوادۂ شاہی کے مہر و ماہ و حضرت شاہزادۂ مکرم جاہ والاشان حضرت شاہزادۂ اعظم جاہ (سپہ سالار عساکر قاہرہ و ولی عہد دولت آصفیہ) و ملجاء المساکین و ماواء الغربا حضرت والاشان شاہزادہ معظم جاہ و دیگر شاہزادگان بلند اقبال و شہزادیان فرخ فال و شہزادیان دودمان خلافت پناہی کو

اپنے احاطۂ حفظ و امان میں لیکر ہر قسم کی دینی دنیوی سعادتوں سے دن دونی رات چوگنی ترقیوں کے ساتھ دواماً و ابداً ابداً متمتع و سرفراز فرما!

مُجِیْبَ السَّائِلِیْنَ ! تیرے گھر بیت اللہ العتیق کے عاشقوں کا وہ قافلہ جسے سلطنت آصفیہ تیرے در پر ہر سال روانہ کرتی ہے اور اب جو عہد عثمانی کی ہر جہتی اصلاحات کی بدولت ہر قسم کی راحتوں سے بہرہ اندوز ہیں اپنے ملک و مالک کے لیئے دعاؤں میں مشغول ہونگے۔

پس جب عرفات، مسجد حرام و کعبہ، میزاب رحمت، مقام ابراہیم اور بالخصوص جب مواجہ نبوت کبری علیہما الصلوۃ و التسلیمات میں جن شاہانہ عزائم و کامیابیوں کی دعائیں تیرے آستانہ اقتدار کے آگے کریں، ارحم الراحمین، ہم سب کی اور اُن سب کی دعاؤں کو شرف استجابت سے مفتخر و مشرف فرما!

بِحَقِّ الْمُصْطَفٰی وَآلِهِ الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ

منجانب علماء و مشائخین دعاگویان موروثی سلطنت آصفیہ حیدرآباد دکن

صانہ اللہ عن الشرور والفتن

پیش کردۂ

فقیر سید محمد بادشاہ حسینی قادری

ارشاد خسروی بہ جواب دعانامہ مشایخین و علماء

۸٦ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ طٰہٰ   خَیْرِ الْخَلْقِ اَحْلَاھَا

وَالْکَرَّارِ اَبِی الْکَرَمَا   وَالزَّھْرَاءِ وَاَبْنَاھَا

(الف صلواۃ اللہ علیہم اجمعین)

حیدرآباد دکن کے متوطن علماء اور مشائخین وغیرہم نے جو دعانامہ پیش کیا ہے میری سلور جوبلی کی تقریب میں اُسکی میں دل سے قدر کرتا ہوں۔

قرآن مجید میں علماء کے بارے میں خداوندتعالیٰ کا یہ ارشاد کہ (اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا) یعنی خدا کے بندوں میں سے وہی اُس سے خوف کرتے ہیں جو اہل علم سے ہیں - پس جو طبقہ خدا کے اوامر و نواہی کا پابند ہو اور اُس کے سوا کسی سے نہ ڈرے اُس کا وجود ملک کیلئے غنیمت ہے کہ وہ لوگ صحیح علم و عمل کے حامل اور شریعت محمدی کے محافظ ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی مجھے افسوس ہے کہ اس قسم کے اشخاص کی کمی آجکل کی دنیا میں محسوس کرتا ہوں کہ جس زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے تھے وہ اب باقی نہیں رہے۔

ف ۲ - یوں تو خداوندتعالیٰ نے مجھپر اپنے فضل و کرم سے اتنے احسان کئے ہیں اور وہ نعمتیں بخشی ہیں جنکا احصاء مشکل اور جنکا تشکر طاقت انسانی

سے باہر ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ (وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا)

تاہم ان میں سب سے بڑی نعمت میرے لئے میرا آبائی مذہب دین اسلام ہے۔ چونکہ میرے تمام اسلاف کو صحیح معنی میں پیروان دین متین ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور میں نہ صرف اُن کا مقلد ہوں بلکہ میری دعا یہ ہے کہ بمصداق (وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) میرا خاتمہ بالخیر ہو تو اِسی پر ہو۔

ف ۳۔ اگرچہ میری کوششیں سب میری رعایا، برایا کے سود و بہبود کی خاطر صرف ہوتی ہیں۔ اور جو کچھ دنیوی متاع مجھکو حاصل ہے وہ میری نہیں بلکہ بطور امانت میرے پاس رکھی ہوی ہے۔ تاہم اگر کوئی چیز درحقیقت میری ذاتی ملک ہے اور وہ بھی ایسی جو بطور زاد آخرت میرے کام آسکے۔ اور یہاں سے میرے ساتھ جائے تو وہ فقط میر نور ایمان اور جذبۂ قلبی ہے باقی کچھ نہیں اور یہ صرف خداوند تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وبس۔

ف ۴۔ گروہ علماء!۔ جسطرح ایک طرف قرآن مجید میں خداوند تعالیٰ جل شانہ نے علماء کی تعریف کی ہے اسیطرح دوسری طرف کلام اللہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رئیس وقت کو بھی اللہ ہی نے منتخب کیا اور (اُولی الامر) مقرر فرمایا ہے۔ اور سب کو اُسکی فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کلام اللہ کی شان بلاغت کی ایک بین مثال ہے کہ (اُولی الامر) کے لفظ پر (مِنْکُمْ) کے لفظ کا اضافہ کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ جو والی قابل اِطاعت و مستوجب فرمان برداری ہے وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ تمہیں میں سے ہو یعنی تمہاری

قوم کا ہی ایک فرد ہو (اور اس میں ایسے خصائل موجود ہوں جسکا اہل اُس کو بناتے ہوں) لیکن ظاہر ہے کہ خدا کے مقرر کردہ (أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) کا مرتبہ جسقدر بلند ہے - اُسی قدر اُس کی ذمہ داریاں بھی سنگیں ہیں -

ف ۵ - الحاصل میں خدا سے امید کرتا ہوں کہ بمصداق (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ) مجھکو اس بارگراں کے برداشت کرنے کی طاقت عطا ہوتی رہیگی - اور دوسری طرف اِس گروہ کو بھی یہ توفیق حاصل ہوگی کہ (إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا) کا مصداق بنکر جنکی شان میں (وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) وارد ہوا ہے اُس کی تاسی صحیح معنوں میں کرتے ہوے علم اور عمل دنیا میں پھیلا کر خلق خدا کی قابل قدر خدمت کرتا رہیگا تاکہ جس فرض کی ادائی کے لئے یہ خلق ہوا ہے وہ بالآخر بیکار نہ ثابت ہو کہ (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا) ورنہ انسان کا عدم و وجود یکساں ہو جائے جبکہ اُسکی تخلیق کی کچھ غرض و غایت نہ ہو اور یہ ناممکن ہے - زیادہ (حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَ اِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر) فقط



تقریر جنرل نکلسن

بتاریخ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۳۷ع

Speech for Toast proposed by General Nicholson at the Dinner on 13th March 1937.

YOUR EXALTED HIGHNESS,

In the name of my Brother Officers I would like to tell you how much we appreciate the honour you have done us in coming to dine with us to-night. We welcome this opportunity of offering to you the sincere congratulations of the British and Indian Army units stationed within your Dominions on the occasion of your Silver Jubilee and of wishing you continued prosperity. But we wish also to tell you how much we value the happy co-operation and relation that exist between your State Forces and those of His Majesty the King Emperor. We hope the co-operation between us is of real value to your troops. It is most emphatically of value to us. Every year as the Training Season comes round my Brigade Commanders, my staff and I realize how much we owe to your Military Staff, to the Officers of your Medical Department, and to your District and Tahsil Officers for the easy way in which we are enabled to make all arrangements for manœuvres and to carry them out in good health and without any difficulties and without any friction between us and the country people.

Finally, we hope that Your Exalted Highness will accept your welcome here to-night as a token of the appreciation of the Officers of Secunderabad garrison for the unfailing courtesy and hospitality that we receive from you, from your Family, from your Nobles and your Officers.

Gentlemen, I ask you to drink to the health and prosperity of His Exalted Highness the Nizam of Hyderabad and Berar.



ارشاد سرکار

به جواب تقریر جام صحت

بتاریخ ۱۳ - مارچ سنه ۱۹۳۷ع

Speech by His Exalted Highness the Nizam in reply to the Speech of General Nicholson on the 13th March 1937.

THE HON'BLE RESIDENT, GENERAL NICHOLSON AND OFFICERS OF THE SECUNDERABAD GARRISON.

I thank you and the British and Indian Units stationed within my Dominions sincerely for the kind congratulations they have offered me, through you, on the occasion of my Silver Jubilee; and for the cordial manner in which you have proposed and drunk my health.

It has given me great pleasure to dine with you to-night and in this way to lay stress on the friendly relations that have so happily existed between the British Garrison on the one hand, and my State and its people on the other, for more than a century. I consider these cordial relations, and specially the pleasant social intercourse between us, to be one of the best features of life in Hyderabad, and I hope that these ties will become cemented still more closely as time goes on.

I can assure you that the British connection is of inestimable value to me. The British Forces are the best guarantee of peace and order wherever they are stationed. My own State Forces have reached a high standard of efficiency owing to the able organisation and leadership of their British Chief of the Staff and other British Officers lent to my State from the British Army, whilst my Imperial Service Troops which form, I believe, a strong link in the chain of our common defence, owe much to the training they have received from British Officers, and by manœuvring with British units in the field of exercise.

I am glad to hear that my Civil and Military Officers have been giving you their co-operation and have been of use to your troops during their movements. This is as may be expected from the officers of "the Faithful Ally of the British Government" which is the proudest of my titles.

In conclusion, let me assure you that the hospitality and co-operation of my State and its people will always be extended to you and to the British and Indian units so long as they are stationed in my territory, and that I together with my subjects wish them, and the great British Empire which is our common heritage all success and prosperity.



سپاسنامه

منجانب مدرسه نظامیه

جو بتاریخ ۲۹ - ذیحجة الحرام سنه ۱۳۵۵ ھ بمقام باغ عامه گزرانا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

به پیشگاه بندگانعالی متعالی اعلحضرت خلیفة المسلمین امیر المومنین

متعنا اللہ بطول حیاته و ادام سلطنته و شوکته

الحمدللہ رب العلمین و الصلواۃ والسلام علی سید المرسلین واله وا صحابه اجمعین

جس طرح ابر رحمت ہر وادی اور گھاٹی ہر شہر اور بادیہ کو یکساں فیاضی سے سیراب کرتا ہے یہ اللہ تبارک تعالی کا احسان عظیم ہے کہ اعلحضرت بندگانعالی متعالی کا اپنی عزیز رعایا و برایا پر خواہ وہ کسی طبقہ سے یا کسی فرقہ سے ہوں الطاف بیکراں عام ہے اور ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کی کماحقہ تعمیل ہر وقت پیش نظر ہے - جیسے ایک سچے مسلم بادشاہ کا شیوہ ہونا چاہئیے - جہاں ذاتی طور سے اپنے دین سے گہری محبت اور اس کے احکام کی انتہائی وقعت حضرت ظل اللہ کے دل میں ہے - اسی طرح بحیثیت سلطان المعظم ہر ایک جو دامن دولت سے وابستہ اور سایہ عاطفت میں پناہ گزیں ہے - ملازم ہو یا غیر ملازم ، امیر ہو یا غریب ، ہندو ہو یا مسلمان ، عیسائی ہو یا پارسی ، مساوی طور سے عزیز ہے - اور عدل و انصاف میں ، جود و سخا میں ، داد و دہش میں ،

برابر کا حصہ دار - ذات شاہانہ کا ہر ایک کی صلاح و فلاح میں ایک سا انہماک اور سب سے برابر کی محبت -

جوبلی سیمین کے مبارک موقعہ پر جب مدرسہ نظامیہ بھی خوش قسمتی سے اپنا شصت سالہ دور زندگی ختم کرچکا ہے اللہ تبارک و تعالی کے احسان عظیم کے تشکر اور بندگان تعالی متعالی کی خلق اللہ پر نوازش اور دین سے محبت کے اعتراف میں مدرسہ نظامیہ اپنی اور قوم کی جانب سے یہ آرزومند ہے کہ ملازمان خسروی "شمس الملتہ والدین" کو بھی اپنے القاب مبارک کا جزو بنائیں -

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فخر یار جنگ

منجانب اراکین مجلس انتظامی و علماء و طلباء قدیم مدرسہ نظامیہ

